www.roznamasahara.com @RoznamaRSahara @RoznamaRSahara

روزنامہ راشٹریہ سہارا

ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA NEW DELHI

ہندوستان کا نمبر ایک قومی اردو اخبار

Editions: New Delhi • Mumbai • Kolkata Lucknow • Gorakhpur • Kanpur Patna • Hyderabad • Bengaluru

NEW DELHI (CITY) Pages: 12 ₹ 4/- Vol:22 Issue :8174 •حب الوطنی •فرض شناسی •ایثار ﴿یعنی مکمل سچ﴾ 13/ شوال المکرم 1443ھ اتوار شمارہ نمبر:8174 سال:22 Sunday 15 May 2022

12

روس کے موقف میں کوئی لچک نہیں دکھائی دے رہی: اولاف شولس

گیان واپی مسجد احاطہ کے ویڈیوگرافی سروے کا نصف کام مکمل، سروے کا باقی کام آج

وارانسی (ایجنسیاں) اترپردیش کے ضلع وارانسی میں واقع گیان واپی مسجد کے تہہ خانوں اور دیگر حصوں کی ویڈیوگرافی سروے کا کام ہفتہ کو ہوا۔ ہندو اور مسلم فریق کے وکیلوں کے مطابق پہلے سے طے شدہ وقت کے مطابق صبح 8 بجے سے 12 بجے تک سروے کا نصف کام مکمل کرلیا گیا۔ بقیہ کام اتوار کو ہوگا۔ ہفتہ کے سروے میں عدالت کے ذریعہ نامزد ایڈووکیٹ کمشنر کی قیادت میں سروے ٹیم مسجد میں واقع چار تہہ خانوں میں گئی۔ ان میں سے کچھ تہہ خانے مسجد انتظامیہ کے قبضے میں ہیں جبکہ دیگر کاشی وشوناتھ مندر کے نیاس پریوار کے قبضے میں ہیں۔ نیاس پریوار گزشتہ کئی سالوں سے اپنے تہہ خانوں میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ سروے ٹیم کے مطابق اتوار کو مسجد کے اوپری حصے کا ویڈیوگرافی سروے ہوگا۔ دونوں فریقین کے وکیلوں نے آج کے سروے کے بارے میں کوئی بھی جانکاری دینے سے انکار کردیا۔ ان کا کہنا ہے کہ عدالت کی ہدایت کے مطابق سروے سے وابستہ خفیہ رپورٹ عدالت میں پیش کی جانی ہے۔ عدالت

17 مئی کو اس معاملے میں سماعت کرے گی۔ ضلع انتظامیہ کے مطابق متعلقہ فریقین نے سروے کے کام میں پورا تعاون کیا اور کارروائی پرامن طریقے سے انجام پذیر

ہوئی۔ سروے کے دوران گیان واپی مسجد، کاشی وشوناتھ دھام احاطے اور آس پاس پختہ انتظامات کئے گئے تھے۔ وارانسی کے ضلع مجسٹریٹ کوشل راج شرما نے بتایا کہ سخت سیکورٹی انتظامات کے درمیان ہفتہ کو گیان واپی مسجد کیمپس کی ویڈیوگرافی کی گئی اور تقریباً 50 فیصد سروے کا کام پورا ہوا۔ سروے کا کام اتوار کو بھی جاری رہے گا۔ سروے کا کام ہفتہ کو صبح 8 بجے سے دوپہر 12 بجے تک ہی کیا گیا۔ اس میں تمام فریق اور ان کے وکلا اور معاونین موجود رہے۔ سرکار کی جانب سے فریق ریاستی سرکار، ضلع مجسٹریٹ وارانسی، پولیس کمشنر، کاشی وشوناتھ مندر ٹرسٹ کے ٹرسٹی موجود رہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج کی کارروائی میں سبھی فریقوں نے عدالت کے حکم پر عمل کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل 4 گھنٹے کے سروے میں تقریباً 50 فیصد سے زائد مقامات پر سروے کیا جاچکا ہے۔ شرما نے بتایا کہ سروے کا کام خفیہ کام ہے اور یہ عدالت کی نگرانی میں کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کن کن مقامات کا سروے ہوا ہے اور کیا کیا ملا ہے، یہ ابھی بتا پانا ممکن نہیں ہے۔

شیخ محمد بن زاید النہیان یو اے ای کے صدر مقرر

ابوظہبی (یو این آئی) متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کی فیڈرل سپریم کونسل نے ہفتہ کو ولی عہد شیخ محمد بن زاید النہیان کو نیا صدر منتخب کیا۔ وزیراعظم شیخ محمد بن راشد المکتوم نے نئے صدر کو مبارکباد دی۔ صدارتی امور کی وزارت نے کہا کہ شیخ خلیفہ بن زید النہیان کا جمعہ کو انتقال ہوگیا تھا۔ وہ 3 نومبر 2004 سے ملک کے صدر تھے۔ ان کی موت پر غم کا اظہار کرتے ہوئے متحدہ عرب امارات کی صدارتی امور کی وزارت نے ملک میں 40 روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام وزارتوں اور نجی شعبوں میں تین دنوں تک کام کاج بند رہے گا۔ دریں اثنا متحدہ عرب امارات کے صدر خلیفہ بن زاید النہیان کو ابوظہبی کے البطین قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اس موقع پر حکمراں النہیان کے تمام ارکان نے شرکت کی۔ اس سے قبل جمعہ کو متحدہ عرب امارات نے ملک کے صدر کی موت کا اعلان کیا تھا۔ زاید النہیان 2014 سے شدید علیل تھے۔ زاید النہیان کو جمعہ کے روز سپرد خاک کیا گیا۔ زاید النہیان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جو ملک کی تمام مساجد، گھروں اور دوسرے مقامات پر غروب آفتاب کے بعد پڑھی گئی۔ اطلاع کے مطابق قبرستان میں ہونے والی دعائیہ میں حکمراں النہیان کے ارکان، زاید النہیان کے سوتیلے بھائی، ابوظہبی کے ولی عہد محمد بن زاید سمیت دیگر معززین نے شرکت کی اور متحدہ عرب امارات کے سابق رہنما کی تدفین میں مدد کی۔

نظریہ
اپیندر رائے
صفحہ 4

منقسم سماج، منقسم انصاف

بات یہ ہے کہ جب ہم میاں اور بیوی کے بیچ ایک شادی کے اندر مبینہ جبری جسمانی رشتہ کی مثالوں کیلئے ایک مخصوص قانون کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو یہ اتنا آسان نہیں رہ جاتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ جنسی تشدد کی سماج میں کوئی جگہ نہیں ہے اور شادی کے رشتہ کا بھی اس سے استثنیٰ نہیں ہے، لیکن ازدواجی عصمت دری کو جرم قرار دینے کیلئے قانونی راستہ کتنا مناسب ہے یہ غور طلب ہوسکتا ہے۔ 'یتر ناریستو پوجینتے، رمنتے تتر دیوتا' والی سوچ رکھنے والے ملک میں اگر اس سوال کا جواب سماج سے بھی نکل کر آئے تو اس کی قبولیت اور زیادہ مستحکم اور زیادہ مؤثر ہوگی۔

انصاف نہ ملنے سے پھیلے گی انارکی: رمنا

سری نگر (پی ٹی آئی) چیف جسٹس آف انڈیا این- وی رمنا نے ہفتہ کو کہا کہ ایک صحت مند جمہوریت کے لیے ضروری ہے کہ لوگ محسوس کریں کہ ان کے حقوق اور وقار کو تسلیم کیا گیا ہے اور ان کا تحفظ کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ انصاف سے انکار سے آخر کار انارکی پھیلے گی۔ یہاں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سی جے آئی نے وکلا اور ججوں پر زور دیا کہ وہ قانونی چارہ جوئی کے لیے سازگار ماحول بنائیں، جو اکثر بہت نفسیاتی دباؤ میں ہوتے ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ انصاف کی

فراہمی کا نظام ہندوستان میں بہت 'پیچیدہ اور مہنگا' ہے اور ملک عدالتوں کو سہل اور قابل رسائی بنانے میں بہت پیچھے ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ صحت مند جمہوریت کے لئے ضروری ہے کہ لوگ یہ محسوس کریں کہ ان کے حقوق اور وقار کا تحفظ کیا گیا ہے۔ تنازعات کا جلد تصفیہ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہے۔ انصاف سے انکار آخر کار انارکی کی طرف لے جائے گا۔ جلد ہی عدلیہ غیر مستحکم ہوجائے گی کیونکہ لوگ ایڈیشنل جوڈیشیری مشینری تلاش کریں گے۔ چیف جسٹس یہاں جموں وکشمیر اور لداخ ہائی کورٹ کیلئے نئے کمپلیکس کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے آئے تھے۔ امن تب ہی قائم ہوگا جب لوگوں کا وقار اور حقوق محفوظ ہوں گے۔ جسٹس رمنا نے کہا کہ ہندوستان میں عدالتوں کا آئینی فرض ہے کہ وہ حقوق کا فیصلہ کریں اور آئین کی خواہشات کو برقرار رکھیں۔ قانون کی حکمرانی اور انسانی حقوق کے تحفظ کیلئے سب سے بڑا چیلنج سب کو تیز رفتار اور سستا انصاف فراہم کرنے میں باضابطہ نظام انصاف کی نااہلی ہے۔ ہندوستان میں انصاف کی فراہمی کا نظام بہت پیچیدہ اور مہنگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹکنالوجی عدلیہ کیلئے ایک طاقتور ملحق کا کردار ادا کررہی ہے۔ اب مجازی عدالتیں وقت، لاگت اور فاصلے کو کم کرکے رسائی کے فرق کو ختم کررہی ہیں۔ لیکن ہندوستان جیسے ملک میں، جہاں ایک بہت بڑی ڈیجیٹل تقسیم اب بھی موجود ہے، تکنیکی اختراعات کی پوری صلاحیت کو استعمال کرنے کے لیے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

گندم کی برآمدات پر پابندی، نوٹیفکیشن جاری

بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر پابندی لگائی گئی: حکومت

نئی دہلی (یو این آئی) ہندوستان نے غذائی تحفظ کا حوالہ دیتے ہوئے فوری طور پر ملک سے گندم کی برآمد پر پابندی لگادی ہے۔ گندم کی برآمدی پالیسی پر نظرثانی کرتے ہوئے حکومت نے اس سلسلے میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گندم کی عالمی قیمتوں میں اچانک اضافہ ہوا ہے جس سے ہندوستان کے غذائی تحفظ کے ساتھ ساتھ پڑوسی اور دیگر کمزور ممالک کے لیے بھی خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ پالیسی میں یہ تبدیلی ایک ایسے وقت میں آئی ہے جب حکومت نے گزشتہ روز کہا تھا کہ وہ گندم کی برآمدات کو بڑھانے کے لیے مراکش، تیونس، انڈونیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، ویتنام، ترکی، الجزائر اور لبنان میں ایک وفد بھیجے گی۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فارن ٹریڈ نے گزشتہ روز اس پابندی سے متعلق ایک حکم نامہ جاری کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ جہاں آئی سی ایل سی جاری کیے گئے ہیں وہاں برآمدات کے انتظامات کیے جائیں گے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند کی اجازت پر ایسے ممالک کو گندم کی برآمد کی اجازت دی جائے گی جنہیں غذائی تحفظ کی ضرورت ہے اور متعلقہ ملک کی حکومت نے ایسی درخواست کی ہے۔ حکومت نے ہفتہ کو کہا کہ ملک میں گیہوں کافی دستیاب ہے اور بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر اس کی برآمد پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ خوراک کے مرکزی سکریٹری سدھانشو

پانڈے، کامرس سکریٹری بی وی آر سبرامنیم اور زراعت کے سکریٹری منوج آہوجا نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا کہ بین الاقوامی بازار میں گیہوں کی قیمت بڑھ رہی ہے، جس کی وجہ سے ملک میں بھی اس کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اس کے پیش نظر حکومت نے عوامی مفاد میں اس کی برآمد پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا۔ ان سینئر عہدیداروں نے کہا کہ گھریلو مارکیٹ میں گندم کی قیمت کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) سے اوپر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمسایہ ممالک، خوراک کے بحران کا سامنا کررہے ممالک اور گندم کی برآمدات کے پرانے برآمدی آرڈرز کو پورا کرنے کے لئے برآمد جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ غذائی اجناس کی قیمتیں بھی مارکیٹ کے جذبات پر اثر انداز ہوتی ہیں اور بین الاقوامی منڈی سے گندم کی قیمت میں اضافے کے باعث ملک میں گندم کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے اس کی قیمتیں متاثر ہورہی ہیں۔ اس کے پیش نظر حکومت نے گندم کی برآمد پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا۔ پانڈے نے کہا کہ اس سال مارچ-اپریل میں معمول سے زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے گندم کی پیداوار پر کچھ اثر پڑا ہے لیکن پیداوار میں کسی بڑی کمی کا اندیشہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مارکیٹ میں گندم کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس سال گندم کی سرکاری خریداری میں کچھ کمی رہ سکتی ہے۔

برآمدات پر لگائی گئی پابندی پر تنقید

نئی دہلی (ایجنسیاں) جی-7 ممالک نے حکومت ہند کی طرف سے گندم کی برآمد پر لگائی گئی پابندی پر تنقید کی ہے۔ ہفتہ کو 7 صنعتی ممالک کے گروپ کے وزرائے زراعت نے ہندوستانی حکومت کے اس قدم کی مخالفت کی۔ جرمنی کے وزیر زراعت کیم اوزڈیمیر نے اسٹٹ گارٹ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہر کوئی برآمدات پر پابندیاں لگانا شروع کردے یا بازار بند کردے تو اس سے بحران مزید بڑھے گا۔

دہلی والوں کو شدید گرمی اور لو سے کوئی راحت نہیں

نئی دہلی (یو این آئی) قومی دارالحکومت میں لوگ ہفتہ کو شدید گرمی اور گرم لو کا سامنا کررہے ہیں اور محکمہ موسمیات نے اتوار کو بھی ایسی ہی صورتحال کی پیش گوئی کرتے ہوئے 'اورینج الرٹ' جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے کئی مقامات پر گرم لو کی پیش گوئی کی ہے اور دارالحکومت میں مختلف مقامات پر گرمی کی لہر جاری ہے۔ محکمہ نے کہا کہ آج آسمان صاف رہے گا اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 44 ڈگری سیلسیس کے آس پاس رہنے کا امکان ہے۔ کم از کم درجہ حرارت 27 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو معمول سے ایک درجے زیادہ ہے، جب کہ صبح 8.30 بجے نسبتاً نمی 62 فیصد تھی۔ جمعہ کو زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42.5 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا جو معمول سے تین درجے زیادہ ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ اتوار کو بھی ایسی ہی صورتحال برقرار رہے گی۔ تاہم، پیر کو گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی کے ساتھ جزوی طور پر ابر آلود آسمان رہنے کا امکان ہے۔

تریپورہ: بپلب کمار دیب مستعفی، مانک ساہا ہوں گے نئے وزیراعلیٰ

اگرتلہ (یو این آئی) ایک غیر متوقع سیاسی واقعہ میں تریپورہ کے وزیر اعلیٰ بپلب کمار دیب نے ہفتہ کو بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کی ہدایت پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ دیب نے ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر بھوپیندر یادو کے ساتھ آج یہاں راج بھون پہنچ کر گورنر ستیہ دیو نارائن آریہ کو اپنا استعفیٰ سونپا۔ انہوں نے اپنے ایک سطری استعفیٰ خط میں کہا کہ میں 14.5.2022 سے تریپورہ کے وزیر اعلیٰ کے عہدے سے اپنا استعفیٰ دیتا ہوں، بعدازاں انہوں نے صحافیوں کو بتایا کہ انہوں نے پارٹی قیادت کی ہدایت پر استعفیٰ دیا ہے۔ اب ڈاکٹر مانک ساہا تریپورہ کے نئے وزیر اعلیٰ ہوں گے۔ بپلب کمار دیب کے ہفتہ کو وزیراعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دینے کے چند گھنٹے بعد ڈاکٹر ساہا کو ریاستی بی جے پی لیجسلیچر پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ ڈاکٹر ساہا کے لیڈر منتخب ہونے کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے دیب نے ٹوئٹر پر انہیں مبارکباد دی۔

ڈاکٹر مانک ساہا — بپلب کمار دیب

'تاج محل کے 22 کمروں میں کوئی راز نہیں'

آگرہ (ایجنسیاں) دنیا کے عجائبات میں سے ایک تاج محل پر تنازع کے بیچ اے ایس آئی (آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا) کا دعویٰ ہے کہ اس کے نیچے بنائے گئے 22 کمروں میں کوئی راز نہیں ہے۔ رکھ رکھاؤ کے لئے وہ اکثر ان کمروں کو کھلا اور صاف رکھتا ہے۔ اس نے آج تک کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جسے شک کے دائرے میں رکھا جائے۔ یہ ریمارکس اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ الہ آباد ہائی کورٹ نے ان کمروں کو کھولنے کی عرضی خارج کردی ہے۔ اے ایس آئی کے مطابق ان کمروں کو محفوظ کرنے کا کام دسمبر 2021، جنوری اور فروری 2022 میں کیا گیا تھا۔ اس پر تقریباً 6 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ ان تہہ خانوں کی مرمت بھی 07-2006 میں ہوچکی ہے۔ اس کی ویب سائٹ پر یہ تمام جانکاریاں مسلسل اپ ڈیٹ ہوتی رہتی ہیں۔ حال ہی میں جو کمرے کھولے گئے، ان کی تصاویر بھی ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق تاج محل کو ہندو مندر ہونے کا دعویٰ گزشتہ کئی سالوں سے کیا جارہا ہے۔ لیکن سپریم کورٹ کے ساتھ ساتھ تمام مورخین اور ماہرین آثار قدیمہ نے اسے یکسر مسترد کردیا ہے۔ اے ایس آئی سے بطور ریجنل ڈائریکٹر (نارتھ) کے عہدے سے ریٹائر ہونے والے کا کہنا ہے کہ انھوں نے تاج کے اندر کمروں کی دیواروں پر کوئی مذہبی نشان نہیں دیکھا۔ یہ ہمایوں اور صفدر جنگ کے مقبرے جیسے ہیں۔ 22 کمروں کی دیواریں خالی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلی بار تاج کا ذکر بادشاہنامہ میں ہوا ہے۔ یہ شاہ جہاں کے زمانے کا سرکاری بیان ہے۔ یہاں جو نقش ونگار ہیں وہ تاج محل کی تعمیر سے 50 سال پہلے نہیں بنائے جاسکتے تھے۔ رپورٹ کے مطابق تاج محل کے تہہ خانے میں ایک لمبا گلیارہ موجود ہے۔ دروازے سے الگ کرکے یہ 22 کمرے بن گئے۔ ان کمروں کی صفائی ہفتے کے آخر میں یا 15 دنوں میں کی جاتی ہے۔ ایک اہلکار کا کہنا ہے کہ لاکھوں سیاح تاج کو دیکھنے آتے ہیں۔ سیکورٹی وجوہات کی بنا پر تہہ خانے کو بند کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی مذہبی مسئلہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ تاج کے 22 کمروں کو کھولنے کی عرضی پر الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے انتہائی سخت ریمارکس کے ساتھ خارج کردی تھی۔ عدالت نے درخواست گزار کی سخت سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ آپ دروازے کھولنے کا حکم مانگ رہے ہیں۔ آپ فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کا مطالبہ کررہے ہیں۔ اس طرح آپ عدالت کا وقت ضائع کررہے ہیں۔ اس عرضی میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ برسوں سے بند تاج محل کے 22 کمروں کو کھولا جائے اور اے ایس آئی سے تفتیش کرائی جائے۔ عدالت نے سخت لہجے میں کہا کہ عرضی گزار اپنی عرضی تک ہی محدود رہیں۔ عدالت نے کہا کہ آج آپ تاج محل کے کمرے دیکھنے کا مطالبہ کررہے ہیں۔ کل کہیں گے کہ ہمیں جج کے چیمبر میں بھی جانا ہے۔

پردیس میں رہنے والے شوہروں کی بیویاں زندگی کیسے گزارتی ہیں؟

بلقیس جہاں کی بیٹیاں اب شادی کے قابل ہوگئی تھیں۔ لوگ رشتے بتاتے۔ ان کی سب سے پہلی ڈیمانڈ تھی کہ لڑکا باہر نہ رہتا ہو وہ یہ جانتی تھیں کہ شوہر کے بغیر اکیلے اس معاشرے میں رہنا کتنا مشکل ہوتا ہے آخر ان کی اپنی زندگی کا تجربہ جو تھا۔ کتنے ہی زندگی میں جذباتی اور معاشرتی مسائل درپیش آئے جب انھیں کسی ساتھی کی اشد ضرورت تھی لیکن انھوں نے خود کو تنہا پایا۔ انہیں تو لگتا ہے ان حالات میں میاں بیوی کے اچھے تعلقات قائم ہونا بھی مشکل ہوتے ہیں کیونکہ وہ زیادہ تر اپنے میاں سے نالاں ہی رہیں اور ان کے میاں اپنے باہر رہنے کو مجبوری کا نام دیتے رہے۔

آپ کو زندگی میں سب کچھ نہیں ملتا اور کئی بار آپ کو زندگی کے بہتر معیار سے لطف اندوز ہونے کے لیے بہت سی چیزیں قربان کرنی پڑتی ہیں۔ ایسا ہی کچھ ان خواتین کے ساتھ بھی ہوتا ہے جن کے شوہر بہتر مواقع کی تلاش میں بیرون ملک جاتے ہیں۔ تنہائی اور عدم تحفظ ان خواتین کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق شوہروں کی غیر موجودگی میں گھر میں اضافی ذمہ داریوں کا بوجھ بیوی پر پڑ جاتا ہے۔ ہر 10 میں سے ایک خاتون نے محسوس کیا ہے کہ شوہر کی غیر موجودگی میں اکیلے بچوں کی پرورش کرنا سب سے مشکل کام ہے۔

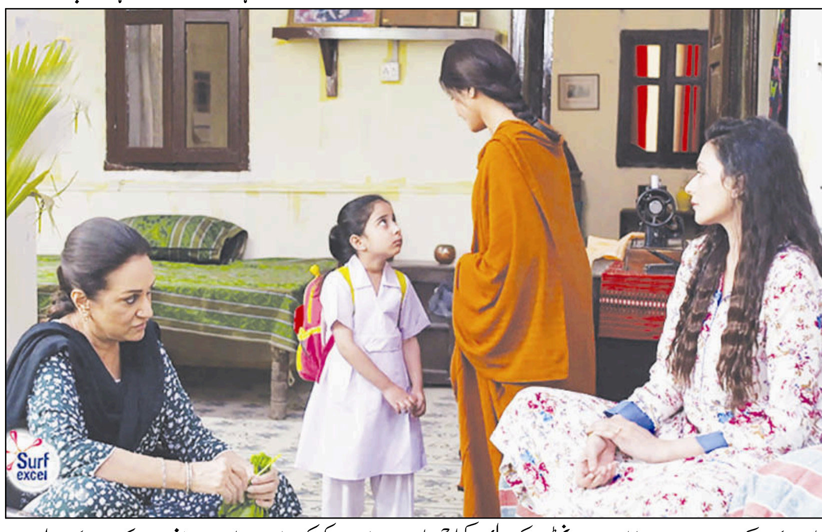

دس میں سے ایک اس لیے کہ بعض مضبوط خواتین کا خیال ہے کہ اکیلے تربیت کرنا ان کے لئے آسان ہوتا ہے کیونکہ بچے کو کوئی بے جا سپورٹ نہیں ملتی اور وہ بچوں کو اپنی مرضی سے ڈھال سکتی ہیں۔ عموماً حفاظت کی بنیاد پر شوہر حضرات بیویوں کو اپنے گھر والوں کے ساتھ رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف اپنے گھر کی بلکہ سسرال نبھانے کی بھی ذمہ داریاں ان کے سر ہوتی ہیں اور ہمارے ہاں کے ساس بہو تعلقات سے کون واقف نہیں۔ ان سب چیزوں کے درمیان بیوی ایک چکی سی بن کر رہ جاتی ہے اور اس کے حالات کو سمجھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔

تاہم بعض دفعہ شوہر کی غیر موجودگی میں خاندان کے دوسرے مرد یعنی شوہر کا باپ یا بھائی اس خانداں کی ذمہ داریاں اٹھاتے ہیں۔ ایسا ان خاندانوں میں زیادہ ہوتا ہے جہاں خواتین کو عام طور پر زیادہ آزادی نہیں دی جاتی۔ اور ظاہر ہے وہ افراد بیوی کے لئے شوہر کا نعم البدل کبھی نہیں ہوسکتے۔

تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ اکیلے رہنے والی بیویوں کو درپیش سماجی مسائل میں تنہائی پہلے نمبر پر ہے۔ اس طرح کی خواتین اپنی ساری زندگی ڈپریشن میں گزارتی ہیں۔ اور ریٹائرمنٹ کی عمر میں جب شوہر گھر واپس آتا ہے تو اس کی زندگی گھریلو ناچاقی کی نظر ہوجاتی ہے کیونکہ بیوی اپنی بیماریوں کا ذمہ دار شوہر کو گردانتی ہے۔ اس کے مطابق شوہر نے اپنی زندگی تو عیش میں گزاری ہوتی ہے اور بیوی کو معاملات سے نمٹنے کے لئے اکیلے چھوڑا ہوا ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمارے ہاں مرد اپنی مشکلات کا واویلا نہیں مچاتے، ان کا اظہار ہمارے معاشرے میں ان کی مردانگی کو زیب نہیں دیتا۔

اب مردوں کو درپیش مشکلات کی طرف آتے ہیں۔ مرد اچھی نوکری کی لالچ میں اپنے خاندان کی خاطر ملک بدر ہوتا ہے ضروری نہیں اسے شروع ہی میں کوئی اچھی نوکری مل جائے ابتدائی سال کافی محنت طلب ہوتے ہیں۔ عرب ممالک میں جانے والے مرد عموماً تعمیرات اور اس سے متعلقہ ملازمتیں، میکنک، الیکٹریشن یا یہاں تک کہ باغبان کے طور پر بھی کام کرتے ہیں جبکہ کچھ سائٹ سپروائزر اور ڈرائیور بن جاتے ہیں۔ شوہر کے دور رہنے سے معاشی مشکلات بھی پیدا ہوسکتی ہیں۔ اگر مرد اچھی ملازمت حاصل نہیں کرسکے تو خاندان کو زیادہ معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ اور مرد کو شدید ذہنی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ خاندان کا واحد کفیل ہوتا ہے۔

خاندان کی بہتر معیار زندگی اور بچت کی خاطر شوہر تہواروں یا تقریبات کے موقع پر 2-3 سال بعد گھر جاتے ہیں۔ خاص طور پر کم تنخواہ والے افراد اپنے خاندانوں کو ساتھ نہیں لے جاسکتے۔ اس طرح اسکے بچوں کا لگاؤ اس سے کم ہوجاتا ہے وہ اپنے ہی گھر میں ایک مہمان بن کر رہ جاتا ہے۔

تاہم اکیلے رہنے والی خواتین شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی خودمختاری میں اضافہ محسوس کرتی ہیں۔ مہینوں اور سالوں تک اپنے شوہروں کی غیر موجودگی میں، خواتین گھریلو بجٹ کے حوالے سے گھر کے سربراہ کا کردار ادا کرتی ہیں۔ گھریلو اختیارات ان کے ہاتھ میں ہوتے ہیں، معاشی معاملات میں فیصلہ سازی اپنی ذمہ داریوں کے طور پر نبھاتی ہیں۔ یہ نقل و حرکت کی آزادی انھیں کافی حد تک آزاد بنا دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پھر اپنے معاملات میں مداخلت پسند نہیں کرتیں چاہے وہ شوہر کی ہی مداخلت کیوں نہ ہو۔ یعنی گھر میں شوہر کی حیثیت ایک اے۔ ٹی۔ ایم مشین کی رہ جاتی ہے۔

شوہروں کی غیر موجودگی کی وجہ سے خواتین میں وقت گزارنے کے لئے ملازمت کا رجحان بھی پیدا ہوتا ہے۔ بعض خواتین اپنے خرچوں کو اتنا بڑھا لیتی ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے میاں بیوی کے درمیان ناچاقی بڑھتی ہے جو طلاق کے امکان کی طرف بھی لے جاسکتا ہے کیونکہ ان میاں بیوی کے درمیان تعلقات ساتھ رہنے والوں کے مقابلے میں کمزور ہوتے ہیں۔

شادی دو لوگوں کا ملاپ ہوتی ہے تاکہ وہ دونوں عمر بھر ایک ساتھ رہ کر ہر خوشی غم کا مل کر سامنا کریں ہم انسان ہیں مشین نہیں۔ فطرت نے ہمیں زندگی گذارنے کے یہی اصول سکھائے ہیں اگر شوہر اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کی خاطر کمائی کے لئے باہر جاتا بھی ہے تو بیوی کی پہلی شرط ہونی چاہئے کہ حالات اچھے ہونے کے ساتھ ہی خاندان ایک ساتھ آباد ہوجائے۔ آخر میں بچے بھی اپنی زندگیوں میں لگ جائیں گے اور ان قربانیوں کا خمیازہ صرف اور صرف میاں بیوی کو بھگتنا پڑے گا۔ بزرگوں کی کہاوت ہے کہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں۔

وہ اچھی عادتیں جو آپ کو کئی بڑی تکلیفوں سے بچا سکتی ہیں؟

ہم اکثر اپنی روزمرہ زندگی میں ایسی عادات اپنا لیتے ہیں جن سے انجانے میں ہمیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کونسی آسان عادتیں ہیں جنھیں اگر آپ اپنا لیں تو یقیناً آپ کا جسم آپ کا بہت شکر گزار ہوسکتا ہے۔

زبان کی صفائی: اگر آپ اکثر سانس کی بدبو کے مسئلے سے دوچار ہیں تو زبان کی صفائی آپ کو اس مشکل سے چھٹکارہ دلاسکتی ہے کیونکہ

جب آپ اپنی زبان کو کھرچتے ہیں تو آپ اپنی زبان پر موجود تمام اضافی ذرات اور بیکٹیریا کو نکال دیتے ہیں۔ زبان کی صفائی کیلئے آپ پلاسٹک سے بنے ہوئے چھوٹے ٹول کے ساتھ ایسا کر سکتے ہیں یا دھاتی ٹول بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف سانس کی بدبو دور کرنے میں مدد کرتا ہے بلکہ یہ آپ کے ذائقہ کے احساس کو بہتر اور آپ کی زبان کو خوبصورت بناتا ہے۔

ماؤتھ واش کے بجائے تیل استعمال کریں: دانتوں کو صاف اور چمکدار بنانے کیلئے اگر آپ ماؤتھ واش کے بجائے تیل کا استعمال

کرتے ہیں تو یقیناً یہ آپ کیلئے زیادہ فائدہ مند ہوسکتا ہے۔ تیل ایک قدرتی دوا ہے جو آپ کے دانتوں کو صاف کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ایسا کرنے کے لیے آپ ناریل، سورج مکھی یا تل کا تیل استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ کو کرنا یہ ہے کہ ایک یا دو چمچ تیل چند منٹ تک اپنے منہ میں رکھیں، اس دوران آپ چاہیں تو کوئی کام بھی کر سکتے ہیں۔ چند منٹ بعد تیل کو تھوک دیں۔ دانتوں کو سفید کرنے کے فوائد کے علاوہ ہر روز ایسا کرنے سے دمہ، جلد کے مسائل، انفیکشن، سردرد وغیرہ میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

فون کو مختلف طریقے سے پکڑنا: ماہرین کے مطابق ہمارے ہاتھ

چھوٹی چیزوں کو چلانے کے لیے نہیں بنائے گئے اسی لئے زیادہ دیر تک فون پکڑنے اور انگوٹھے کو ایک چھوٹے سے بٹن پر لگاتار رکھنے کا عمل ہمارے جوڑوں کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہ ہمارے ہاتھوں میں درد کا باعث بنتا ہے۔ فون کو پکڑتے وقت اپنے انگوٹھے کو اپنی ہتھیلی سے دور کرنے کی کوشش کریں یا کچھ جگہ بنانے کے لیے اپنے فون کے بالکل پیچھے کپڑا یا تولیہ رکھیں۔ یہ آپ کو اسے زیادہ دیر تک استعمال کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

کھانے کے بعد خریداری: تحقیق کے مطابق ناشتے یا کھانے کے بعد گروسری خریدنے کیلئے جانا درحقیقت آپ کی خریداری پر اثر کرسکتا

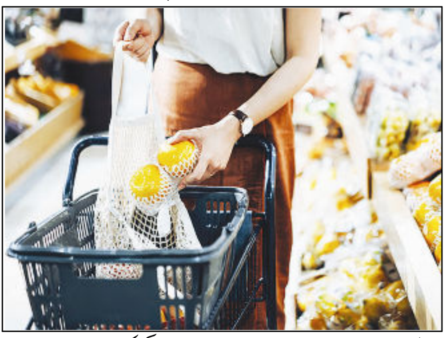

ہے کیونکہ جب آپ کا پیٹ بھرا ہوگا تو آپ کم کیلوریز والی اشیاء کا انتخاب کرسکتے ہیں اس لئے بھوکا رہنا اور خالی پیٹ خریداری کرنا حیرت انگیز ہوسکتا ہے۔

کھٹے پھلوں کی خوشبو: سنگترا اور دیگر کھٹے پھل آپ کی صحت کے لیے بہت فائدہ مند ہیں۔ یہ آپ کے تناؤ کو کم کر سکتے ہیں اور ہاضمے

میں مدد کر سکتے ہیں تاہم یہ یاد رکھیں کہ ہر پھل مختلف ہے، اسی لیے یہ جانچنے کا مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ کے لیے کون سی چیز بہترین ہے۔ چکوترا کچھ لوگوں کے لیے یادداشت کو بڑھا سکتا ہے اور اپنی کلائی پر لیموں کا بام لگانے سے آپ کا رویہ بہتر ہوسکتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ لوگ جو ڈائٹ کے دوران سنگترے کی خوشبو سونگھتے ہیں، ان میں مٹھائی کھانے کے لالچ سے بچنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ انہیں یاد دلاتا ہے کہ انہیں پرکشش کھانوں یا اسنیکس کو محدود کردینا چاہیے جو انہیں خوراک کے دوران نہیں کھانا چاہیے۔

ہولا ہوپنگ: اگر آپ ورزش کے شوقین نہیں ہیں تو ہولا ہوپنگ

آپ کے لیے ورزش کی ایک مثالی قسم ہوسکتی ہے، یہ کیلوریز اور چربی جلانے کا ایک پرلطف طریقہ ہے، یہ آپ کے جسم کے نچلے پٹھوں کو مضبوط بناتا ہے اور یہ قلب کے امراض کو آپ سے دور کرتا ہے، یہ ایک تفریحی مقابلہ بنا کر اپنے بچوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کا ایک بہترین طریقہ بھی ہوسکتا ہے۔

سونے سے پہلے کافی پینا: یہاں کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ سونے

سے پہلے کافی پینا صبح جلدی اٹھنے والوں کی نیند کو متاثر کرسکتی ہیں۔ تاہم ایک مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رات کو کافی پینا نیند آپ کی نیند پر اثر انداز نہیں ہوسکتا، آپ کتنی بھی کافی پی لیں تب بھی آپ مزے کی نیند سو سکتے ہیں۔

فرش پر سونا: آج کے پرآسائش دور میں بھی کئی لوگ نرم گدے کے بجائے زمین پر سونا پسند کرتے ہیں تو آیئے آپ کو بتاتے ہیں کہ

فرش پر سونے سے کئی طرح کے فوائد ہوتے ہیں۔ اگر آپ کی کمر میں تکلیف رہتی ہے تو فرش پر سونے سے آپ کو آرام مل سکتا ہے لیکن فرش پر سونے سے پہلے آپ کو اپنے ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کرلینا چاہیے کیونکہ اس سے آپ کی کمر میں درد بڑھ بھی سکتا ہے۔

تصویر بنانا کم کریں: تحقیق کے مطابق کسی تقریب میں تصاویر لینے سے آپ کو اپنے تجربے کو یاد رکھنے میں مدد نہیں ملتی بلکہ یہ درحقیقت آپ کی یادداشت کو کمزور کردیتی ہے۔ مجموعی طور پر اشیاء کی تصاویر لینے سے آپ ان چیزوں، تفصیلات اور مقام کو بھول سکتے ہیں بجائے اس کے کہ تصاویر لیے بغیر ان کا مشاہدہ کریں۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کو فوٹو لینا مکمل طور پر بند کردینا چاہیے۔ زوم ان کرنے اور تفصیلی شاٹس لینے سے آپ کو اپنے تجربے کو یاد رکھنے میں مدد مل سکتی ہے اور ممکن ہے کہ آپ اس موقع کی یاد کو کمزور نہ کریں۔

مٹی میں خوبصورتی کے راز پوشیدہ ہیں

آج ہماری فضا پہلے جیسی صاف نہیں رہی۔ کئی قسم کی آلودگی فضا میں شامل ہوگئی ہے۔ یہ آلودگی جلد کو بھی تیزی سے متاثر کررہی ہے۔ خصوصاً وہ خواتین اور لڑکیاں جو صبح گھر سے نکلتی ہیں اور دوپہر یا شام میں واپس آتی ہیں۔ ایسی خواتین اور لڑکیوں کی جلد دھول مٹی اور فضائی آلودگی سے زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ ایک جانب تو ان کی رنگت خراب ہونے لگتی ہے تو دوسری جانب ان کے چہرے پر کیل مہاسے ڈیرا جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مشکل صورت حال سے نجات کے لئے مٹی کے مختلف ماسک کے ذریعے جلد کی خوب صورتی برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ موسم میں تبدیلی، فضائی آلودگی اور مضر صحت غذاؤں کے منفی اثرات سب سے پہلے چہرے پر آتے ہیں جس کے نتیجے میں چہرے پر دانے، ایکنی، کیل مہاسے اور اُن کے سبب بدنما داغ دھبے بننے لگتے ہیں۔ جلد کے ان مسائل سے آسانی اور بغیر بھاری بھرکم خرچ کے جان چھڑائی جاسکتی ہے۔ ملتانی مٹی کا استعمال قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے، خواتین چہرے کی خوب صورتی بڑھانے کے لئے اس کا استعمال اپنے چہرے سمیت بالوں پر بھی کرتی ہیں جس کے بہت اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

ملتانی مٹی

ملتانی مٹی کو بجا طور پر ایک ایسی قدرتی نعمت گردانا جاسکتا ہے جسے قدرت نے خصوصی طور پر جلد کی حفاظت کے لئے تخلیق کیا ہے۔ زمانہ قدیم سے خواتین ملتانی مٹی، چہرے کی صفائی کے لئے استعمال کررہی ہیں، آج بھی دیہی علاقوں میں ملتانی مٹی کو اس حوالے سے خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی جلدی بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے ملتانی مٹی بہت اہتمام سے استعمال کی جاتی ہے۔

ملتانی مٹی کا سائنسی نام کیلشیم بینسٹو نائٹ Calcium Bentonite ہے۔ اسے فلرز ارتھ کلے Fuller'S Earth Clay بھی کہا جاتا ہے، ملتانی مٹی منرلز سے بھرپور ہوتی ہے جسے صدیوں سے جلدی امراض کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ میگنیشیم کلورائیڈ کی بھرپور مقدار پائے جانے کے سبب یہ جلد کے اندر تک جا کر صفائی کرتی ہے، اضافی چکناہٹ سے نجات دلاتی ہے، بلیک اور وائٹ ہیڈز کا خاتمہ کرتی ہے اور جلد کے کھلے ہوئے مساموں کو بند کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں

جلد دانے، داغ دھبوں سے پاک، صاف ستھری، شفاف نظر آتی ہے۔ ملتانی مٹی کو عام طور پر گھیکوار، عرقِ گلاب، انڈے کی سفیدی، روغنِ بادام، شہد، لیموں کا عرق، کینو کے خشک چھلکوں کا پاؤڈر، بیسن یا دیگر اشیاء وغیرہ مختلف مقداروں میں شامل کرکے ایک اچھا موزوں اور نیچرل ماسک تیار کیا جاتا ہے۔ جلد کی نوعیت کے مطابق خواتین ملتانی مٹی سے مستفید ہوسکتی ہیں۔

عام تاثر ہے کہ یہ مٹی محض چکنی جلد کے لئے ہی مفید ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام اقسام کی جلد پر ملتانی مٹی کے بازار میں جلد کی مناسبت سے مختلف قدرتی اجزاء سے بنے ہوئے ماسک دستیاب ہیں لیکن گھر میں بھی اپنی جلدی ضرورت کے مطابق مطلوبہ اجزاء ملا کر ملتانی مٹی کا ماسک با آسانی تیار کیا جاسکتا ہے۔

چکنی جلد کے لئے: ملتانی مٹی چکنی جلد کی خواتین کے لئے آئیڈیل ماسک کا درجہ رکھتی ہے کیونکہ چکنی جلد کی خواتین کے لئے خشک اشیاء اس میں تیل جذب کرنے کی صلاحیت زیادہ ہے جس کے باعث وہ جلد سے اضافی چکنائی کو دور کردیتی ہے۔ چکنی جلد کے لئے ملتانی مٹی کے ساتھ ایلو ویرا، لیموں کا عرق، انڈے کی سفیدی، صندل کی لکڑی، کینو کے چھلکوں کا پاؤڈر ملا کر ماسک بنایا جاسکتا ہے۔ گرمیوں میں چکنی جلد کی حامل خواتین اگر ملتانی مٹی میں عرق گلاب، لیموں کا عرق یا کھیرے کا عرق شامل کرکے بطور ماسک ہفتے میں دوبار استعمال کریں تو اس ماسک سے چہرے کی فالتو چکنائی ختم ہوگی اور دانوں و کیل مہاسوں میں بھی افاقہ ہوگا۔

چکنی جلد سب سے زیادہ کیل مہاسوں سے متاثر ہوتی ہے۔ ملتانی مٹی جلد کے قدرتی تیل کی افزائش کو متوازن رکھتی ہے۔ ملتانی مٹی میں لیموں کے رس کے علاوہ کھیرے کا رس، انڈے کی سفیدی اور کینوں کے چھلکوں کا پاؤڈر شامل کرکے بھی ماسک سے خصوصی فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ چکنی جلد سے اضافی چکناہٹ اور کیل مہاسوں کے خاتمے کے لئے ایلو ویرا یا لیموں کا عرق، ملتانی مٹی، انڈے کی سفیدی، صندل لکڑی کا برادہ، کینو کے خشک چھلکوں کا سفوف لے لیں، ان سب اجزاء کو یک جان ملائیں اور چہرے پر لگالیں اور 20 سے 25 منٹ کے لئے سکون سے لیٹ جائیں، جلد کو پرسکون وقت دیں، سوکھنے پر چہرہ دھولیں۔

ایک پیالی میں انڈا توڑ کر سفیدی نکال لیں زردی الگ کردیں سفیدی میں چند قطرے لیموں کے عرق کے ملالیں پھر چمچ کی مدد سے اتنا پھینٹیں کہ پیالی میں جھاگ بن جائے اب اسے چہرے پر لگائیں۔ جب خشک ہو جائے تو ٹھنڈے پانی سے چہرہ دھولیں۔

خشک جلد کے لئے: خشک جلد کے لئے ملتانی مٹی، کچا دودھ، چند قطرے زیتون کا تیل، صندل کی لکڑی کا پاؤڈر اور کینو کے خشک چھلکوں کا پاؤڈر حسب ضرورت لے لیں، اب ان سب اجزاء کو کانچ کے برتن میں عرق گلاب کی مدد سے مکس کرلیں اور 20 سے 25 منٹ کے لئے چہرے پر لگالیں۔ خشک جلد کے لئے ملتانی مٹی کو پیس کر اس میں تھوڑی سی پسی ہوئی ہلدی ملالیں ساتھ ہی چند قطرے روغن بادام کے ڈال کر پیسٹ بنا لیں۔ پیسٹ نرم ہونا ضروری ہے۔ چہرے پر لگا کر پندرہ منٹ کے لئے چھوڑ دیں پھر چہرہ دھولیں۔ اس پیسٹ کے استعمال سے چہرہ دن بدن نکھرتا چلا جائے گا۔ خشک جلد کے لئے ملتانی مٹی میں بادام، زیتون یا صندل کا تیل ملا کر استعمال کیا جاسکتا ہے، خشک جلد پر ملتانی مٹی کے ماسک سے قبل ٹھنڈے دودھ سے ٹکور بھی کی جانی چاہیے تاکہ کھلے مسام بند ہوجائیں۔

نارمل جلد: نارمل جلد کے لئے ملتانی مٹی کو خالص اور سادہ شکل میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ موسم کی مناسبت سے عرق گلاب، گاجر کا رس اور دودھ کی بالائی بھی ملتانی مٹی میں شامل کی جاتی ہے۔ کھیرے یا گاجر کا رس لیں، ملتانی مٹی، صندل کا برادہ، کینو کے خشک چھلکوں کا سفوف، ان سب اجزاء کو مکس کرلیں اور چہرے پر لگا لیں۔ ایک حصہ خشک پاؤڈر دودھ اور ایک حصہ کچی ملتانی مٹی کا لے کر اس میں زیتون کا تیل ملالیں اس طرح نرم انداز کا پیسٹ تیار ہوجائے گا۔ اب اسے چہرے پر لگا کر پندرہ منٹ انتظار کریں پھر اُتار کر منہ دھولیں نارمل جلد کے لئے بہترین ماسک ثابت ہوگا۔

اڑوسا اور ہینگ کے پودے بطور دوا بھی استعمال کئے جاتے ہیں

قدرت نے پھول پودوں میں شفا بھی رکھی ہے اور ان کی غذائیت میں بھی دورائے نہیں ہیں۔ یہ مہینہ دنیا میں پھول کھلنے کا ہوتا ہے۔ فضائیں انہی پھولوں کے دم سے مہکتی ہیں۔ برس کے یہ وہی دن ہیں جب خزاں رخصت چاہتی ہے اور برہنہ درخت تروتازہ سبز اوڑھنی اوڑھتے ہیں۔ جن میں سے ہم چند ایسے پودوں کا ذکر کر رہے ہیں جو باغات میں خوبصورت تو نظر آتے ہی ہیں مگر ان کی غذائیت اور شفا کو بھی ایک دنیا نے تسلیم کیا ہے۔

اڑوسا: یہ پودا بانسا کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے۔ ہندوستان میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ شہر کی نرسریوں میں اس کی باڑھ لگی ہوتی ہیں۔ اس پودے کے پتے آم کی شباہت لئے ہوتے ہیں لیکن یہ آم کے پتوں سے زیادہ نرم و نازک ہوتے ہیں۔ یوں تو اس کے پتوں اور چھال کا مزہ کڑوا ہوتا ہے لیکن پھول کا نچلا حصہ قدرے مٹھاس لئے ہوتا ہے۔

شہد کی مکھیاں اسی مٹھاس کو چوس کر شہد جمع کرتی ہیں۔ اس کی شاخیں جڑ سے نکل کر اوپر کی جانب بڑھتی ہیں۔ قدرت نے اس پودے میں پھیپھڑوں کی بیماریوں، کھانسی، دمے اور سل ورق کو دور کرنے کی خصوصیت رکھی ہے۔ اڑوسا یا بانسا بلغم کو خارج کرکے پھیپھڑوں کو صاف کرتا ہے۔ جراثیم کا خاتمہ کرتا اور تعفن دور کرتا ہے۔ کالی کھانسی اور سل جیسے امراض میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔

ہینگ: ہمارے آپ کے گھروں میں صدیوں سے ہینگ کو بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک خشک گوند ہے جو پودے سے نکلتا ہے اور اس کا تعلق گاجر کے خاندان سے ہے۔ یہ پودا ایک بڑی سی بوٹی کی شکل میں ہوتا ہے۔ جب اس پودے میں پھول اور پھل نکلتے ہیں تو یہ ختم ہوجاتا ہے۔ موسم گرما کے شروع ہوتے ہی پودے کی جڑیں نیچے کی طرف ایک شگاف لگا کر اسے پتوں سے ڈھانپا جاتا ہے تاکہ اس پر براہ راست سورج کی تپش نہ پڑے۔ چالیس دن بعد جڑ کے اس حصے کو گودا جاتا ہے اور اس کے رس کو چھوٹے چھوٹے پیالوں میں بھر لیا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ رس خشک ہو کر سخت ہوجاتا ہے تو اسے مختلف کھانوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

ہینگ کی 5 قسمیں: ایرانی ہینگ کی دو قسمیں ہیں جنہیں ایرانی رس اور ایرانی خادر کہا جاتا ہے۔ افغانستان سے درآمد شدہ ہینگ کی کئی اقسام ہیں مثلاً گالمین، یازامین، قندھاری، شان بندی وغیرہ۔ ہینگ میں خاص قسم کی Smell ہوتی ہے جو بہت سے لوگوں کو ناگوار گزرتی ہے۔ کچھ لوگ جانتے ہیں کہ ہینگ کی چھوٹی سی پوٹلی بنا کر ڈوری میں لپیٹ کر گلے میں پہن لے تو اس سے بیماریاں دور بھاگتی ہیں۔ ایک عقیدے کے مطابق ہینگ کو طویل عرصے تک کھانے والا زندگی میں کامیابیاں حاصل کرتا ہے۔ مذکورہ عقائد سے قطع نظر اسے منفرد مصالحے کے طور پر ہی استعمال کرنا چاہئے۔ بے شک اس میں معالجاتی خصوصیات بھی ہیں۔ یہ نظام تنفس اور اعصاب کو تقویت دیتی ہے۔ ہینگ کی ایک قسم ہنگرا کو یورپ میں ٹنکچر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

لطافتوں کا پرکیف نغمہ

افسانہ

خوشبو پروین

سرمد نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں اس کی نگاہوں کے سامنے امی کا آنسوؤں سے لبریز چہرہ آ گیا۔ جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں نم ہوجایا کرتی تھیں۔ امی اس کے لیے ایک دوست سے کم نہ تھیں۔ سب بھائی بہنوں سے زیادہ سرمد ہی کو اپنی ماں کی قربت حاصل تھی۔ سرمد کے والد ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ میں استاد تھے اور اس کی امی محض ایک گھریلو خاتون تھیں، جو اپنے بچوں سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ سرمد کو جب یہ بات پتہ چلی کہ اس کی امی ذہنی طور پر بہت پریشان رہتی ہیں تو اس نے اس بات کی وجہ جاننی چاہی۔ کافی کریدنے کے بعد جب اس پر حقیقت عیاں ہوئی تو اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسک گئی۔ حقیقت کو ماننا اس کے لیے بے حد مشکل تھا۔ لیکن اس کے غلط ہونے کی بھی گنجائش نہیں تھی۔ وہ اس بات سے واقف تھا کہ والد صاحب اپنی طالبات میں دلچسپی رکھتے تھے۔ لیکن یہ حقیقت اس پر عیاں نہ تھی کہ وہ اس عمر میں بھی ایسی حرکتیں کرتے ہوں گے وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ آخر کس طرح امی نہ جانے کب سے یہ سب جھیل رہی ہوں گی۔ یہ سوچ کر وہ شرمندہ ہوجاتا کہ جس ماں کو وہ اپنی دوست بھی سمجھتا ہے ان کی تکلیف کو وہ ان کی آنکھوں میں نہ دیکھتا تھا۔ اس نے سوچا کہ کیا ہوا اگر میں پہلے نہ جان سکا، نہ کچھ کرسکا ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے کہ گزرتے وقت کا دامن تھاما جاسکتا ہے۔ ایک مستحکم عزم کے ساتھ اس نے اپنی ماں کو فون کیا۔ سلام کے بعد اس نے کہا امی آپ سے ملنے کی خواہش ہورہی ہے۔ آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں۔ رابعہ بیگم نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، بیٹا آ جاؤ۔ اپنے ہی گھر میں آنے کے لیے تمہیں میری اجازت کی ضرورت نہیں۔ پھر سرمد نے اپنے والد کو فون کیا ان سے بھی وہی جملے کہے جو رابعہ بیگم سے کہے تھے۔ دوسرے دن سرمد اپنی بیوی اور بچوں کو چھوڑ کر ماں کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوگیا۔ راستہ میں سوچنے لگا کہ آخر کس طرح بات شروع کروں گا گھر جا کر کے۔ جب وہ گھر پہنچا دونوں اسے دیکھ کر خوش ہوگئے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایک عورت کے اندر برداشت کی قوت کس حد تک ہوتی ہے۔ یوں تو اس کی تشبیہ گلاب کی پنکھڑی سے دی جاتی ہے لیکن اس کی ہمت دیکھ کر مر د ہونے پر شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔ عورت سب کچھ جان کر بھی برداشت کرتی رہتی ہے۔ لیکن جب یہی بات ایک مرد پر عیاں ہوجائے تو وہ اس عورت کو صرف شک کے گھیرے میں ہی نہیں لیتا بلکہ اپنی زندگی سے بے دخل کرنے میں بھی دیر نہیں کرتا ہے۔ سرمد ابھی غور و فکر میں گم تھا کہ مظہر صاحب نے اسے کھانے کے لیے آواز دی۔ سب نے کھانا شروع کیا تو سرمد خیالوں میں گم یہ سوچ رہا تھا کہ آخر کس طرح بات شروع کی جائے۔ ظاہر سی بات ہے کہ مظہر صاحب اس کے والد ہیں وہ بے ادبی بھی نہیں کرسکتا تھا۔ تبھی اس نے بولنا شروع کیا۔ امی میں ذہنی پریشانی میں مبتلا ہوں مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو میں آپ کے پاس آ گیا ہوں۔ مظہر صاحب نے کہا کہ بیٹا آخر کیا بات ہے۔ رابعہ بیگم بھی پریشان ہوئی۔ سرمد نے بتایا کہ جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں ایک لڑکی ہے جس کا نام صائمہ ہے میں اسے پسند کرنے لگا ہوں۔ میں نے یہ بات شاہدہ سے چھپانی چاہی۔ لیکن نہ معلوم کس طرح وہ جان گئی اور اب گھر کے ماحول میں میرا دم گھٹنے لگا ہے۔ اس لیے نہیں کہ وہ مجھ سے کچھ کہتی ہے۔ بلکہ اس کی خاموش نگاہیں مجھ سے ہزاروں سوال کرتی ہیں جس کا کوئی جواب میرے پاس نہیں ہے۔ پاپا مجھے کوئی راستہ بتا دیجیے۔ اس نے روہانسی صورت بنا کر کہا۔ سرمد کا ایک ایک لفظ مظہر صاحب کے دل میں چبھ رہا تھا۔ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہورہا تھا۔ تبھی انہوں نے ایک نظر رابعہ بیگم کی طرف دیکھا اور سرمد سے کہا۔ بیٹا ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے واپس آ جاؤ۔ سمجھو، جب جاگے تبھی سویرا۔ یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلے گئے۔ پھر انہوں نے رابعہ بیگم کو آواز دی۔ مظہر صاحب شرمندہ سے پلنگ پر بیٹھے تھے۔ ان کی آنکھیں نم تھیں۔ بیگم کو دیکھتے ہی کہا۔ مجھے معاف کردو۔ نادانی مجھ سے بھی ہوئی ہے جس کا علم تمہیں ہے۔ رابعہ بیگم نے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے شوہر کو معاف کردیا۔ سرمد اپنے روم سے والدین کی باتوں کو سن رہا تھا کہ اچانک اس آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔

آنگن صفحہ سے متعلق اپنی آرا، خطوط، مضامین یا دیگر تخلیقات ہمیں مندرجہ ذیل ای۔میل یا ایڈریس پر مکمل نام اور پتہ کے ساتھ روانہ کریں:
response.roznamasahara@gmail.com
SAHARA URDU MEDIA
Sahara India Complex, C-3, Sector-11, Noida-201301

روس-یوکرین جنگ سے عالمی سطح پر سپلائی چین ہوئی متاثر

دونوں روزمرہ کی اشیا کا پروڈکشن کرنے والے ممالک، سپلائی چین متاثر ہونے اور دیگر رکاوٹوں سے پوری دنیا میں مہنگائی: راجناتھ

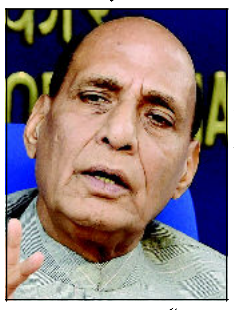

لکھنؤ (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے روس یوکرین جنگ کو عالمی سطح پر سپلائی چین متاثر ہونے کی اہم وجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے ہندوستان سمیت پوری دنیا میں مہنگائی میں اضافہ ہوا ہے اور اس حقیقت کو وہ قبول کرتے ہیں۔ مسٹر سنگھ نے عالمی بازار کی موجودہ حالت پر یہاں منعقد ایک ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا ابھی کورونا بحران کی وجہ سے سپلائی چین ٹوٹنے کے بحران سے ابھر بھی نہیں پائی تھی کہ روس-یوکرین جنگ شروع ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ واضح رہے کہ جنگ زدہ یہ دونوں ملک روزمرہ کی اشیا کا بڑے پیمانے پر پروڈکشن کرتے ہیں۔ ایک طرف روس اناج اور ہائیڈرو کاربن کا بڑا برآمد کنندہ ہے۔ وہیں یوکرین گیہوں کے بڑے پیمانے پر پیدا کرتا ہے۔ ان دو ممالک کے درمیان تنازع پیدا ہونے کی حالت نے معاشی طور سے پوری دنیا کو متاثر کیا ہے اور ہندوستان اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ کیونکہ جب ملک میں ہائیڈرو کاربن یا تلہن کہیں اور سے درآمد کیا جائے گا تو اس سے ان کی قیمتوں پر اثر پڑنا طے ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر سپلائی چین متاثر ہونے اور دیگر رکاوٹیں پیدا ہونے کی وجہ سے پوری دنیا میں مہنگائی بڑھی ہے اور اس حقیقت کو وہ قبول کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیپال، سری لنکا اور پاکستان سمیت دنیا کے کئی ممالک اس بحران سے بہت بری طرح سے متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن ہندوستان نے ان حالات سے نپٹنے کے لئے خصوصی ایکشن پلان کو نافذ کرکے حالات کو بے قابو ہونے سے بچا لیا ہے۔ اس کے تحت آسٹریلیا سمیت دیگر ممالک کے ساتھ آزادانہ کاروبار سمجھوتہ کیا ہے۔ گھریلو سطح پر پیدا ہونے والے تیل کے استعمال کو بڑھاوا دیا جا رہا ہے اور ریزرو بینک آف انڈیا نے مہنگائی پر قابو پانے کی سمت میں کئی اہم قدم اٹھائے ہیں جس کے مثبت نتائج جلد دیکھنے کو ملیں گے۔ انہوں نے اس دوران جی ایس ٹی کا تاریخی کلکشن ہونے کو حوصلہ افزا قرار دیتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم نے حال ہی میں سپلائی چین کی رکاوٹوں کے پائیدار حل کے طور پر 100 لاکھ کروڑ روپئے کے سرمایہ کا 'پی ایم گتی شکتی ماسٹر پلان' نافذ کیا ہے۔ جس سے مستقبل میں اس طرح کے عالمی معاشی حالات پیدا ہونے سے ہندوستان متاثر نہ ہو۔

اقتصادی حالات کیلئے یوکرین جنگ کو ذمہ دار ٹھہرانا صرف بہانہ: چدمبرم

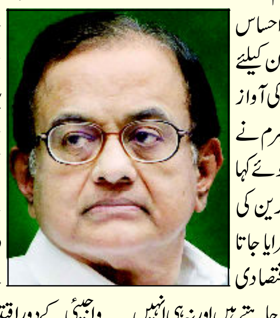

نئی دہلی (ایجنسیاں) نوسنکلپ شیور کے دوسرے دن اقتصادی امور پر پینل کے سربراہ اور سابق وزیرخزانہ پی چدمبرم نے حکومت کی اقتصادی پالیسیوں کی زبردست تنقید کرتے ہوئے کہا کہ غربت کا سیدھا تعلق مہنگائی سے ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ کانگریس پارٹی صحیح طریقے سے عوام کے بیچ ان کی اقتصادی پریشانیوں کو نہیں لے جا سکی۔ چدمبرم نے کہا کہ یوکرین جنگ کو اقتصادی حالات کیلئے ذمہ دار ٹھہرانا صرف بہانہ ہے۔ کانگریس نے ریاستوں کے ساتھ مرکز کے تعلقات پر بھی تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ نہ صرف غیر بی جے پی حکومتیں ناراض ہیں بلکہ بی جے پی اقتدار والی ریاستیں بھی شامل ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سال 2019 کے انتخابی منشور میں کانگریس نے زیادہ سرکاری نوکریوں کا وعدہ کیا تھا اور یہ وعدہ بی جے پی نے بھی کیا تھا، لیکن بی جے پی اس وعدہ کو بھول گئی اور ریلوے ہی کیا باقی سرکاری نوکریوں کی بھی حالات یہی ہے کہ ... کشمیری پنڈتوں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو تمام فریقوں سے بات چیت کرنی چاہئے لیکن موجودہ حکومت بات چیت میں یقین ہی نہیں رکھتی۔

وزیراعظم مودی نے دی یو اے ای کے نئے صدر کو مبارکباد

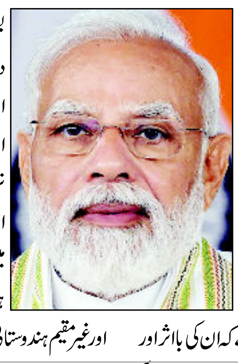

نئی دہلی (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو ابوظہبی کے حکمراں شیخ محمد بن زاید النہیان کو متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے نئے صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دی اور امید کا اظہار کیا کہ ہندوستان-متحدہ عرب امارات کی جامع سٹریٹجک پارٹنرشپ ان کی قیادت میں مزید مضبوط ہوگی۔ مسٹر مودی نے ٹوئٹر پر اپنے پیغام میں کہا، 'ابوظہبی کے حکمراں شیخ محمد بن زاید النہیان کو یو اے ای کے نئے صدر منتخب ہونے پر مبارکباد اور نیک خواہشات۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی بصیرت والی قیادت میں ہماری جامع سٹریٹجک شراکت داری مزید مضبوط ہوگی۔' متحدہ عرب امارات کے صدر اور ابوظہبی کے حکمراں شیخ خلیفہ بن زاید النہیان جمعہ کو انتقال کر گئے۔ صدر جمہوریہ رام ناتھ کووند اور وزیراعظم نریندر مودی نے متحدہ عرب امارات کے سپریم لیڈر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور اپنے تعزیتی پیغام میں انہیں ایک عظیم اور بصیرت مند سیاستداں قرار دیا جن کی قیادت میں ہندوستان-یو اے ای کے دو طرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور عوام کی فلاح و بہبود میں اہم کردار رہا ہے۔

آدھار کو ووٹر لسٹ سے لنک کرنے کیلئے جاری ہو سکتے ہیں ضوابط: چندرا

نئی دہلی (پی ٹی آئی) چیف الیکشن کمشنر سشیل چندرا نے کہا کہ حکومت جلد ہی آدھار کارڈ کو ووٹر لسٹ کے ساتھ جوڑنے سے متعلق ضابطہ جاری کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آدھار کی تفصیلات کا اشتراک رائے دہندگان کی رضاکارانہ ہوگا لیکن جنہوں نے ایسا نہیں کیا انہیں 'مناسب وجوہات' بتانی ہوں گی۔ چندرا نے یہ بھی کہا کہ سی ای سی کے طور پر ان کے دور میں ہونے والی 2 بڑی انتخابی اصلاحات میں رجسٹریشن کے لیے 18 سال کی عمر کو پورا کرنے والے نوجوانوں کے لیے سال میں 4 تاریخیں فراہم کرنے کا انتظام ہے، اور ووٹر لسٹ کو لنک کرنا شامل ہے۔ فرضی اندراجات کو چیک کرنے کے لیے ووٹر لسٹ کے ساتھ آدھار کارڈ کو جوڑنا شامل ہے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ حکومت قوانین کو کب نوٹیفائی کرے گی، چندرا نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ بہت جلد... جیسا کہ ہم نے پہلے ہی اس سلسلے میں تجویز کا مسودہ بھیج دیا ہے۔ ہم نے وہ فارم بھی بھیجے ہیں جن میں تبدیلیاں کی جانی ہیں اور یہ وزارت قانون کے پاس ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ بہت جلد منظور ہو جائیں گے۔

'وزیراعظم کیلئے کشمیری پنڈتوں کی نسل کشی سے زیادہ اہم فلم پر بولنا'

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے مرکز کے زیر انتظام ریاست جموں و کشمیر میں ایک کشمیری پنڈت کے قتل پر وزیراعظم نریندر مودی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ انہیں عام شہریوں کی حفاظت کی ذمہ داری لے کر امن بحال کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مسٹر گاندھی نے ٹویٹ کیا کہ وزیراعظم کے لیے ایک فلم پر بولنا، کشمیری پنڈتوں کی نسل کشی پر بولنے سے زیادہ اہم ہے۔ انہوں نے وادی میں پیش آرہے دہشت گردی کے واقعات کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی پالیسیوں کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کی پالیسیوں کی وجہ سے آج کشمیر میں دہشت گردی اپنے عروج پر ہے۔ وزیراعظم جی، سکیورٹی کی ذمہ داری لیجئے اور امن بحال کرنے کی کوشش کیجئے۔

جیسے بابری مسجد چھینی تھی، وہی حربے گیان واپی میں: اویسی

نئی دہلی (ایجنسیاں) وارانسی کی گیان واپی مسجد میں 4 گھنٹے کے سروے کے بعد دعویٰ کیا گیا کہ وہاں جو کچھ ملا وہ اندازے سے بھی زیادہ ہے۔ ادھر آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اور حیدرآباد سے رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے سروے کو تماشا بتا کر ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے گجرات کے احمد آباد حکومت کو خبردار کیا کہ مسلم کمیونٹی بابری مسجد کے بعد کسی اور مسجد کو ہرگز نہیں کھو سکتی۔ ان کا کہنا ہے کہ مرکزی حکومت کو 1991 کے عبادت گاہوں سے متعلق قانون کی حفاظت کرنا چاہئے۔ انہوں نے اس معاملے پر وزیراعظم نریندر مودی کی خاموشی پر بھی سوال اٹھایا۔ اویسی نے میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ گیان واپی مسجد کو آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے ذریعہ تحفظ حاصل ہے۔ انہوں نے سوالیہ لہجے میں پوچھا کہ کیا گیان واپی مسجد اے ایس آئی کی طرف سے محفوظ یادگار نہیں ہے؟ اے ایس آئی کا ذمہ دار کون ہے۔ وزیراعظم۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ وزیراعظم کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی خاموشی توڑیں اور کہیں کہ ان کی حکومت 1991 کے ایکٹ پر قائم ہے اور کوئی تماشا نہیں ہونے دے گی۔ اویسی کی میڈیا سے بات چیت میں بابری مسجد کیس کا بھی ذکر آیا۔ انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کو لے کر بھی اسی طرح کی شروعات ہوئی تھی اور آخر کار اسے دھوکے سے مسلمانوں سے چھین لیا گیا۔ اویسی نے دعویٰ کیا کہ بابری مسجد پر سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد قانون کی حکمرانی کمزور ہوئی ہے، ہندوستان بحیثیت ملک بھی کمزور ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ ہم نے ان ہی ہتھکنڈوں اور دھوکے سے بابری مسجد کو کھویا تھا۔ ہوا کیا، ہندوستان کمزور ہوا۔ قانون کی حکمرانی کمزور ہوئی۔

'نارملسی کے تمام دعوے سراب، پنڈت برادری عدم تحفظ کا شکار، نوکریاں چھوڑنے کیلئے بھی تیار'

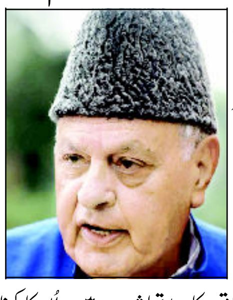

سری نگر (یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا ہے کہ اہل کشمیر نے مذہبی ہم آہنگی اور بھائی چارے کی مشعل کو صدیوں تک فیروزاں رکھنے کیلئے بیش بہا قربانیاں پیش کی ہیں اور آج بھی کشمیر کا اکثریتی طبقہ اپنے اقلیتی طبقہ کیساتھ شانہ بہ شانہ کھڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ جب پورے ملک میں مذہب کے نام پر خون کی ہولی کھیلی جارہی تھی اُس وقت صرف کشمیر ہی ایک ایسی جگہ تھی جہاں ایک بھی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا اور یہاں کے اکثریتی طبقے نے اقلیتوں کے مال وجان کے تحفظ کو یقینی بنایا اور ہر کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آپس میں مل جُل کر معمول کی زندگی گذارتے رہے۔ ان باتوں کا اظہار ڈاکٹر فاروق عبداللہ (رکن پارلیمان) نے ہفتے کے روز اپنی رہائش گاہ پر پنڈتوں کے وفد سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ 1947 میں جب ملک بھر میں فرقہ وارانہ فسادات جاری تھے اور چاروں طرف قتل وغارت کا سماں تھا آنجہانی گاندھی جی کو صرف اور صرف کشمیر میں روشنی کی کرن نظر آئی تھی۔

نیشنل کانفرنس اقلیتی سیل کے نائب صدر شری امت کول کی صدارت میں آئے وفد نے ڈاکٹر فاروق عبداللہ کو تفصیلاً اس بات کی جانکاری دی کہ کس طرح سے پُرامن احتجاج کررہے پنڈتوں کیخلاف طاقت کا بے تحاشہ استعمال کیا گیا اور اس دوران بچوں اور خواتین کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ نئی دلی جموں وکشمیر کی زمینی حقیقت تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہے اور نہ ہی حکمران چاہتے ہیں کہ یہاں کے اصل حقائق ملک کے عوام تک پہنچ پائیں۔ یہی وجہ ہے کہ راہل بھٹ کی ہلاکت کیخلاف پُرامن احتجاج کرنے والوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکمران جموں وکشمیر میں نارملسی اور حالات کی بہتری کے بلند بانگ دعوے کرتے رہتے ہیں لیکن جب زمینی صورتحال پر نظر ڈالی جاتی ہے تو حالات ان دعوؤں کے عین برعکس نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ راہل بھٹ کا ایک تحصیل آفس میں گھس کر قتل کرنا حکمرانوں کے تمام دعوؤں کی نفی کرتے ہیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ یہ لوگ سیاحوں اور یاتریوں کی آمد کو نارملسی کا پیمانہ بنا رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ 5 اگست 2019 کے بعد یہاں کے حالات انتہائی خراب ہوگئے ہیں۔ اگر یہاں نارملسی ہوتی تو آئے روز انکاؤنٹر، مار دھاڑ، ٹارگٹ کلنگ، تلاشیاں، بنکر اور فوج وفورسز کی اتنی بھی تعداد میں موجودگی نہ ہوتی۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ 5 اگست 2019 سے پہلے بھی یہاں پنڈت قیام پذیر تھے اور تمام شعبوں میں نوکریاں کرتے تھے اور امن اور چین کی زندگی گزار رہے تھے لیکن آج صورتحال یہ ہے کہ یہ لوگ عدم تحفظ کا شکار ہوگئے ہیں اور اپنی نوکریاں چھوڑنے کیلئے تیار ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس ٹارگٹ کلنگ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے اور ایسے واقعات کو ناقابل قبول قرار دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنڈتوں کشمیری سماج کا ایک اہم حصہ ہے اور ان کے بغیر کشمیر ادھورا ہے، بدقسمتی سے 1990 میں اُس وقت کے گورنر جگموہن نے ایک سازش کے تحت انہیں یہاں سے نکالا اور ان سے کہا گیا آپ کو چند ماہ کے بعد واپس لایا جائے گا لیکن آج 32 سال ہونے کے بعد یہ لوگ اپنے گھروں اور آبائی وطن سے دور ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے پنڈتوں کی سلامتی، سیکورٹی اور تحفظ کیلئے پی اے جی ڈی کا وفد جلد ہی لیفٹنٹ گورنر سے ملاقی ہوگا۔

ممبئی میں شر پسندوں کو بخشا نہیں جائیگا: کمشنر پانڈے

ممبئی (یو این آئی) عروس البلاد ممبئی سمیت مہاراشٹر میں اب فجر کی اذان لاؤڈاسپیکر پر نہیں ہورہی ہے، لیکن بہت ساری مساجد کے ٹرسٹیوں اور ذمہ داروں نے اسپیکر کی آواز کم کرنے اور مکمل طور پر اسپیکر ہٹانے کا بھی فیصلہ کیا ہے، مسلمانوں کے صبر و تحمل اور اس متنازع معاملہ میں مکمل تعاون کا محکمہ پولیس نے اعتراف کرتے ہوئے مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ دریں پولیس کمشنر سنجے پانڈے نے ممبئی امن کمیٹی کے عید ملن پروگرام میں کہا کہ چند شر پسند شرارت کررہے ہیں، انہیں بخشا نہیں جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں نظم وضبط برقرار ہے اور پولیس نے بڑی مستعدی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس تقریب میں سٹیزن فارپیس کی ٹیسٹا ستلواد، ممبئی امن کمیٹی کے فرید شیخ اور دیگر موجود تھے۔ دریں اثناء مذکورہ معاملہ کی وجہ سے شہر اور ریاست میں قومی ہم آہنگی میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ماہ رمضان میں بڑے پیمانے پر دعوت افطار اور عید بعد عید ملن کے پروگرام رکھے جارہے ہیں۔ جن میں اعلی افسران نے بھی شرکت کی۔ جنوب وسطی ممبئی کے انٹاپ ہل پولیس اسٹیشن کی حدود میں سنیئر انسپکٹر ناصر پاشا کلکرنی نے علاقے کے مسلمانوں کے مکمل تعاون اور ائمہ مساجد اور ٹرسٹیوں کا شکریہ ادا کرنے کے لیے انہیں اپنے مدعو کیا اور کہا کہ علاقے میں ہی نہیں بلکہ شہر میں امن وامان برقرار رکھنے میں انہوں نے اہم رول ادا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالات انتہائی سنگین ہو چکے تھے، لیکن اقلیتی فرقے نے بڑی سمجھ داری اور حکمت عملی سے کام کیا اور بہتر انداز میں حالات کا مقابلہ کیا اور اسی وجہ سے شہر اور ریاست میں امن وضبط برقرار رہا ہے۔

ریلوے میں 6 برسوں میں 72 ہزار نوکریاں ختم: رپورٹ

نئی دہلی (ایجنسیاں) ملک میں سب سے زیادہ روزگار دینے والی انڈین ریلوے نے گزشتہ 6 سالوں میں 72 ہزار سے زیادہ نوکریوں کو ختم کیا ہے۔ ان میں چپراسی، ویٹر، سویپر، باغبان اور پرائمری اسکول ٹیچر کی آسامیاں شامل ہیں، حالانکہ اس عرصے کے دوران ریلوے نے 81 ہزار آسامیاں ختم کرنے کا ہدف مقرر کیا تھا۔ ختم ہوئے سبھی عہدے نئی ٹیکنالوجی کے متعارف ہونے کے بعد غیر ضروری ہوگئے تھے اور مستقبل میں بھی ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے اب ان آسامیوں پر مستقبل میں کوئی بھرتی نہیں ہوگی۔ یہ تمام گروپ سی اور گروپ ڈی پوسٹیں ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت اس طرح کے عہدوں پر کام کرنے والے ملازمین کے ریلوے کے مختلف محکموں میں بھرتی ہونے کا امکان ہے۔ دستاویز کے مطابق 16 زونل ریلوے نے مالی سال 16-2015 سے

21-2020 کے دوران 56,888 غیر ضروری پوسٹوں کو ختم کر دیا ہے، جن میں سے مزید 15,495 کو ختم کیا جانا ہے۔ جب کہ شمالی ریلوے نے 9,000 سے زیادہ پوسٹوں کو ختم کیا ہے، جنوب مشرقی ریلوے نے تقریباً 4,677 پوسٹوں کو ختم کیا ہے۔ جبکہ جنوبی ریلوے نے 7,524 پوسٹوں اور ایسٹرن ریلوے نے 5,700 پوسٹوں کو ختم کیا ہے۔ ریلوے اپنے اخراجات کو کم کرنے کے لیے آؤٹ سورسنگ پر زور دے رہا ہے۔ ریلوے کی کل آمدنی کا 37 فیصد ملازمین کی تنخواہوں اور 16 فیصد پنشن کی ادائیگی پر خرچ ہوتا ہے۔ ریلوے میں منظور شدہ آسامیوں کی تعداد بھی آؤٹ سورسنگ کی وجہ سے کم ہورہی ہے۔ راجدھانی، شتابدی، میل اور ایکسپریس ٹرینوں کے جنریٹروں میں الیکٹریکل مکینیکل ٹیکنیشن، کوچ اسسٹنٹ، آن بورڈ سوپر وغیرہ کا کام ٹھیکے پر دیا گیا ہے۔

آتشزدگی میں جب مرے گا وزیر بدل جائے گا قانون

اپھار کیس کے متاثرین کے لیے لڑنے والی نیلم کرشنامورتی کا چھلکا درد

نئی دہلی (ایجنسیاں) دہلی کے منڈکا میں ایک کمرشیل عمارت میں آتشزدگی کے واقعہ کے بعد، اپھار آتشزدگی کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ اپھار حادثے میں اپنے 2 بیٹوں کو کھونے اور انصاف کے لیے طویل قانونی لڑائی لڑنے والی نیلم کرشنامورتی نے اس واقعے کے بعد ملک میں آگ سے متعلق قوانین پر سوال اٹھایا ہے۔ اپھار فائر وکٹمز ایسوسی ایشن کی نیلم کرشنامورتی نے کہا کہ کل 13 تاریخ تھی اور جمعہ کا دن تھا۔ میں ہر لمحہ خبریں دیکھ رہی تھی اور میرے سامنے وہی ساری چیزیں گھوم رہی تھیں جو اپھار آتشزدگی کے دوران ہوئی تھیں۔ نیلم نے کہا کہ پوچھو مت مجھ پر کیا گزری۔ ہمارے ملک میں ایک مزدور کی سڑک حادثہ میں موت ہوجاتی ہے تو سڑک کے قوانین بدل جاتے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ اموات تو آتشزدگی میں ہوتی ہے، اس میں قانون کیوں نہیں بدلتے کیونکہ وہ عام لوگ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانونی میں تبدیلی کے لئے کسی کیا کسی وزیر کے آتشزدگی سانحہ میں مرنے کی ضرورت ہے؟ نیلم کرشنامورتی نے کہا کہ یہ بہت افسوس ناک بات ہے کہ 1997 سے آج تک حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ بلڈنگ کے پاس فائر این او سی نہیں ہے، یہ ہمیں تب پتہ چلتا ہے جب اس میں آگ لگنے سے کوئی مرجاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں ڈیٹرنس کا نہ ہونا اس طرح کے حادثات کا سب سے زیادہ ذمہ دار ہے۔ واضح رہے کہ 13 جون 1997 کو فلم شو کے دوران اپھار سینما ہال میں آگ لگ گئی۔ اس حادثے میں نیلم کے 2 بچوں کی موت ہوگئی۔

گھر گھر جا کر لوگوں کے دلوں میں بسنا ہمارا مقصد: سلمان خورشید

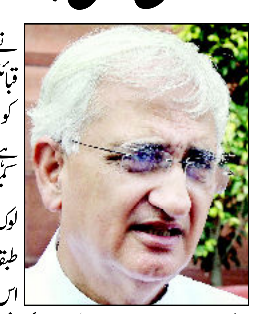

ادے پور (یو این آئی) کانگریس کے نو سنکلپ چنتن شیویر میں پارٹی کی سماجی انصاف اور بااختیارات بنانے کی کمیٹی نے دلتوں، قبائلیوں، خواتین اور اقلیتی طبقے کے لوگوں کے ساتھ ہونے والے ظلم پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ہفتہ کو 50 فیصد سے زیادہ اقلیتوں کے ساتھ ہونے والے مظالم پر تشویش کا اظہار کیا۔ کانگریس تنظیم میں ان طبقات کو 50 فیصد ریزرویشن دینے کا مشورہ دیا گیا۔ کانگریس نے یہاں چل رہے نو سنکلپ شیویر میں سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کے پینل کے سربراہ سلمان خورشید، اس کے ارکان دگ وجے سنگھ، کماری سیلجا، کے راجو اور گردیپ سپل نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کانگریس کا مقصد گھر گھر اور ذہنوں میں بسنا ہے۔ پارٹی کو مضبوط پوزیشن میں لانے کیلئے اس طبقے کیلئے پہلے پارٹی کی سطح پر بھرپور شرکت کو یقینی بنانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی نے پارٹی تنظیم میں درج فہرست ذاتوں، قبائل، دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتوں کے لیے ریزرویشن کو 20 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد کرنے کی سفارش کی ہے اور اس کی تجویز کو اعلیٰ ترین پالیسی سازی والی ورکنگ کمیٹی کے سامنے رکھا جائے گا۔ قانون ساز اسمبلیوں اور لوک سبھا میں پارٹی امیدواروں کے انتخاب میں ان طبقات کو ریزرویشن دینے کے سوال پر انہوں نے کہا کہ اس بارے میں کمیٹی میں بات ہوئی ہے۔ یہ عمل کا حصہ ہے، اس لیے اس پر بھی غور وخوض چل رہا ہے۔ تنظیم میں کس طبقے کو کتنا ریزرویشن دیا جائے گا، اس کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔ انہوں نے ذات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ کیا اور کہا کہ پارٹی ذات پات کی بنیاد پر مردم شماری کا مطالبہ بھی کرے گی۔ نیشنل اسٹوڈنٹ یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی)، یوتھ کانگریس اور مہیلا کانگریس کے اراکین نے بھی کمیٹی میں کھل کر بات رکھیں۔

کشمیر: مختلف مقامات پر NIA کے چھاپے

سری نگر (یو این آئی) قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے ہفتے کی صبح وادی کشمیر کے مختلف علاقوں میں چھاپے مارے۔ ذرائع نے بتایا کہ این آئی اے کی ایک ٹیم نے پولیس اور سی آر پی ایف اہلکاروں کی ایک ٹیم کے ہمراہ شمالی کشمیر کے ضلع بارہمولہ اور جنوبی کشمیر کے ضلع شوپیاں میں چھاپے مارے۔ انہوں نے کہا کہ شوپیاں کے امام صاحب علاقے میں علی محمد بٹ ولد غلام حسن بٹ ساکن مراد پورہ کے گھر پر چھاپے مارے گئے جبکہ بارہمولہ میں نیو کالونی فتح پور میں مشتاق احمد بٹ ولد عبدالاحد بٹ کے گھر پر چھاپہ مار کارروائیاں انجام دی گئیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ مقامات پر چھاپہ مار کارروائیاں انجام دی گئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ چھاپہ مار کارروائیاں این آئی اے دفتر میں پہلے ہی درج ایک کیس کے سلسلے میں ڈالی جارہی ہیں۔

جونپور: قومی لوک عدالت میں 50 ہزار زیرالتوا مقدمات کا تصفیہ

جونپور (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع جونپور میں ڈسٹرکٹ لیگل سروس اتھارٹی کی معاونت میں ہفتہ کو ضلع ڈسٹرکٹ جج مدن پال سنگھ کی قیادت میں دیوانی عدالت احاطے میں قومی لوک عدالت کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں آپسی صلح سمجھوتے کی بنیاد پر 50 ہزار 963 مقدموں کا تصفیہ کیا گیا جس میں مختلف عدالتوں میں زیر التواء 3854 مقدمے بھی نمٹائے گئے۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے اتھارٹی کی سکریٹری شیوانی راوت نے بتایا کہ قومی لوک عدالت میں سول کے 164، چھوٹے مجرموں کے 03 ہزار 854 کیسز، ازدواجی زندگی سے متعلق 48، فوجداری کے 02 ہزار 486، موٹر ایکسیڈنٹ کے 23، ریونیو کے 1123 اور بجلی سے متعلق 36 کیسز، بجلی کے بل کے 27 سوٹس، این آئی۔ ایکٹ و دیگر کے 37 سوٹس، دیگر 10 ہزار 11 سوٹس نمٹائے گئے۔ انہوں نے کہا کہ موٹرا یکسیڈنٹ کے 23 کیسز نمٹانے کے بعد 90 لاکھ 60 ہزار روپے ٹیکس کے طور پر متاثرہ کنبوں کو دلایا گیا۔ اس کے علاوہ خاندانی تنازعات سے وابستہ 48 معاملات کا تصفیہ کرتے ہوئے 26 لاکھ 80 ہزار روپئے شوہروں کی جانب سے بیویوں کو دلایا گیا۔ مقدمات انہوں نے کہا کہ آج کل 67 ہزار 127 مقدمات تصفیہ کے لیے دائر کیے گئے جن میں سے 50 ہزار 963 مقدمات باہمی مفاہمت کی بنیاد پر نمٹائے گئے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف بنکوں کے 1137 کیسز کے پرلٹیگین نمٹایا گیا جس میں کل 7 کروڑ 17 لاکھ 71 ہزار روپئے کا سمجھوتہ کرایا گیا۔

روشن ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)
بااشتراک
عطیہ ایجوکیشن فاؤنڈیشن
طلبا وطالبات کے لیے
مفت کوچنگ کلاس
SSC(MTS, CHSL,CGL,Selection Post), DSSSB (Clerk, Head Clerk)
Teaching (PRT/TGT), Delhi Police Head Constable (Ministral/ Wireless Operator)
Delhi Police Constable (Executive/Driver)
کوچنگ کے لیے امیدواروں کا انتخاب اہلیتی امتحان پاس کرنے کی بنیاد پر ہوگا
- تعلیمی اہلیت: بارھویں جماعت پاس
- رجسٹریشن کی آخری تاریخ: 25/ مئی 2022
- اہلیتی امتحان کی اطلاع بذریعہ فون دی جائے گی۔
- رجسٹریشن کے لیے نیچے دیے گئے لنک پر جائیں۔
https://atiyafoundation.com/hct/
یا
کیو-آر کوڈ کو اسکین کریں۔

ہندی واحد زبان جو پورے ملک میں تسلیم شدہ: سنجے راوت

نئی دہلی (ایجنسیاں) ایک ملک، ایک زبان پر زور دیتے ہوئے سنجے راوت نے کہا کہ ہندی ملک کی واحد زبان ہے جو پورے ملک میں تسلیم ہے اور بولی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیرداخلہ امت شاہ کو یہ چیلنج قبول کرنا چاہئے کہ تمام ریاستوں کی ایک زبان ہونی چاہئے۔

INTEGRAL UNIVERSITY
LUCKNOW - INDIA
INSPIRING EXCELLENCE
(Established under U.P. State Act. No. 9 of 2004 by (U.P.) State Legislation) Approved by UGC under Sections 2(f) and 12B of the UGC Act, 1956.
Dasauli, Kursi Road, Lucknow-226026 (U.P.) India
Phone: +91-6390011283/84/85 | E-mail: info@iul.ac.in, Website: www.iul.ac.in
Celebrating 24 years of EXCELLENCE
Adv.No.05/2022
POSITIONS VACANT
Integral University invites Online Applications for faculty positions (Professor, Associate Professor and Assistant Professor) in the broad area of Agricultural Science & Technology, Architecture, Planning & Design, Commerce and Business Management, Education, Bioengineering, Civil Engineering, Computer Application, Computer Science & Engineering, Electrical Engineering, Electronics & Communication Engineering, Mechanical Engineering, Basic Medical Science, Paramedical Sciences, Physiotherapy, Languages, Law, Nursing, Pharmacy, Biosciences, Chemistry, Environmental Science, Mathematics & Statistics, Physics, Humanities & Social Sciences and Mass Communication.
Please apply online at www.iul.ac.in
Registrar
Last date for submission of Online Applications is 11/06/2022.

مسلمانوں نے پنڈت خاتون کی آخری رسومات انجام دی

سری نگر (یو این آئی) شمالی کشمیر کے قاضی گنڈ علاقے میں مختصر علالت کے بعد انتقال کرنے والی ایک معمر پنڈت خاتون کی آخری رسومات ہمسایہ مسلمانوں نے انجام دیں۔ تفصیلات کے مطابق قاضی گنڈ کے وائی کے پورہ علاقے میں ہفتے کی صبح ایک معمر پنڈت خاتون مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ مذکورہ خاتون کے انتقال کی خبر پھیلتے ہی گاؤں کے لوگ مرد وزن ان کے گھر کی طرف روانہ ہونے لگے اور جہاں خواتین ایک طرف لواحقین کی ڈھارس بندھانے میں لگ گئیں وہیں مرد مرحومہ کے آخری رسومات انجام دینے کے انتظامات میں جٹ گئے۔ اس موقع پر ایک مقامی شخص نے میڈیا کو بتایا کہ یہاں چند پنڈت گھر ابھی بھی رہائش پذیر ہیں جو نوے کی دہائی میں یہاں سے نہیں چلے گئے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم نے آج صبح سنا کہ مذکورہ خاتون انتقال کر گئیں تو ہم یہاں جمع ہوگئے اور اس کے آخری رسومات انجام دینے کے انتظامات کرنے میں جٹ گئے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ ہماری صدیاں پرانی روایت ہے جس کو ہم برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ غلام محی الدین نامی ایک مقامی نے بتایا کہ ہم اس کے ہمسایہ ہیں اور آج جس خاتون نے انتقال کیا ہے وہ ہماری ماں جیسی ہے۔ ایک مقامی خاتون نے کہا کہ ہم نے جوں ہی سنا کی اس خاتون نے انتقال کیا ہے تو ہم یہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسی طرح رہنا چاہتے ہیں جس طرح پہلے رہا کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہاں جو پنڈت گھرانے ہیں یہ لوگ ہمارے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں اور ہم ان کی خوشی اور غم میں شامل ہوتے ہیں۔

کشمیری پنڈتوں کی سیکورٹی کا معاملہ

پی اے جی ڈی ملے گی لیفٹیننٹ گورنر سے

سری نگر (یو این آئی) پیپلز الائنس فار گپکار ڈیکلریشن (پی اے جی ڈی) نے کشمیری پنڈتوں کے تحفظ سے متعلق مطالبات کو لے کر لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے ملنے کا فیصلہ لیا ہے۔ الائنس نے یہ فیصلہ ہفتے کے روز ڈاکٹر فاروق عبداللہ، جو الائنس کے صدر ہیں، کی یہاں گپکار میں واقع رہائش گاہ پر منعقدہ ایک میٹنگ کے دوران لیا۔ اس میٹنگ میں الائنس کے جملہ اراکین نے شرکت کی اور یہ میٹنگ اس وقت منعقد ہوئی جب وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام میں دو روز قبل مشتبہ جنگجوؤں کے ہاتھوں ایک کشمیری پنڈت کی ہلاکت کے خلاف جموں وکشمیر میں احتجاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔ میٹنگ کے اختتام پر الائنس کے ترجمان محمد یوسف تاریگامی نے میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ الائنس کی قیادت نے راج بھون کی طرف رجوع کیا ہے اور ہم لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے مل کر کشمیری پنڈتوں کو تحفظ فراہم کرنے کے مطالبات کا معاملہ اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری پنڈتوں کا ایک گروپ ہمارے اراکین سے ملا اور ہمارے ساتھ سیکورٹی کی فراہمی کے متعلق معاملات پر بات کی اور بتایا کہ وہ کشمیر چھوڑیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے اس وفد سے کہا کہ کشمیر پنڈتوں کا بھی ہے اس کو چھوڑنا مسئلے کا حل نہیں ہے۔

منقسم سماج، منقسم انصاف

ازدواجی عصمت دری کو جرم قرار دینے کے سوال پر دہلی ہائی کورٹ کے منقسم فیصلے نے شادی میں جسمانی رشتوں کے لئے رضامندی کی خلاف ورزی کو قانونی تحفظ دینے سے جڑے تنازع کو نئے سرے سے ہوا دے دی ہے۔ تنازع کے ایک فریق کی بنیاد عصمت دری جیسے سنگین جرم کو رشتوں کی 'دیوار' کھڑی کئے بغیر ہر قیمت پر سزا دینا ہے، تو دوسرے فریق کی دلیل شادی جیسے نازک رشتے کو کسی بھی ممکنہ استحصال سے حتی الامکان تحفظ فراہم کرنا ہے۔

گزشتہ بدھ کو آئے فیصلے میں بنچ کی قیادت کرنے والے جسٹس راجیو شکدھر نے تنازع کی جڑ سمجھی جانے والی آئی پی سی کی دفعہ 375 کے استثنیٰ کو غیر قانونی قرار دیا۔ اس دفعہ میں کہا گیا ہے کہ 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کے آدمی کے ذریعہ اپنی بیوی کے ساتھ جسمانی تعلق بنانا عصمت دری نہیں ہے، بھلے ہی یہ اس کی مرضی کے بغیر ہو۔ دوسری طرف بنچ کے دوسرے رکن جسٹس سی ہری شنکر نے موجودہ قانون میں کسی بھی تبدیلی کو مقننہ کا اختیار اور اس کے لئے سماجی، ثقافتی اور قانونی پہلوؤں پر غور کی ضرورت بتاتے ہوئے ازدواجی عصمت دری کو جرم قرار دینے کی عرضی خارج کردی۔ غیر متفقہ فیصلہ سناتے ہوئے بھی عدالت نے عرضی گزاروں کے انصاف کے حق کو محفوظ رکھتے ہوئے اوپری عدالت میں جانے کی آزادی پر روک نہیں لگائی ہے۔ ایسے میں اب اس معاملے کی سماعت یا تو ہائی کورٹ کی بڑی بنچ کرے گی یا پھر معاملہ سپریم کورٹ میں جائے گا۔ اس معاملے میں دونوں عزت مآب جج دراصل بڑے پیمانے پر ایک منقسم ہندوستانی سماج کی ہی نمائندگی کررہے ہیں۔ ازدواجی عصمت دری کو جرم کے زمرے میں لانے والی رائے رضامندی کے فقدان کو عصمت دری ہونے کی اہم بنیاد مانتی ہے۔ اس کے مطابق جس کی قانون میں عصمت دری کی صورت میں تعریف کی گئی ہے، اسے اسی صورت میں قبول کیا جانا چاہیے، چاہے وہ شادی کے اندر ہو یا باہر۔ دفعہ کے استثنیٰ کا التزام نہ صرف قانون کے سامنے برابری کے اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے، بلکہ خواتین کو ان کی مرضی کے بغیر بنائے گئے جسمانی رشتے کے خلاف آواز اٹھانے کے حق سے بھی محروم کرتا ہے۔ میاں بیوی کو امور خانہ داری کے دو پہیے بتانے والے ہندوستانی تصور میں بھی یہ فٹ نہیں بیٹھتا۔

دوسری رائے میں پورا زور ہی اس ازدواجی رشتے کو تحفظ فراہم کرنے پر ہے اور اس حد تک ہے کہ وہ ایسے کسی بھی قانون کی مخالفت کرتا ہے، جس سے اس رشتے میں مداخلت کا اندیشہ ہو۔ ہندوستانی تناظر میں شادی کو 7 جنموں کے ایسے پاک رشتے کا درجہ حاصل ہے، جس میں شامل ہونے کے بعد بیوی اپنا سب کچھ شوہر کو سونپ دیتی ہے۔ شادی دونوں فریقوں کے لئے سماجی- اقتصادی حقوق اور ذمہ داریوں کی ایک لمبی- چوڑی فہرست لے کر آتی ہے۔ میاں بیوی کے بیچ جسمانی تعلق کے لئے رضامندی اس فہرست میں خود بخود مضمر مانی جاتی ہے۔ اجنبیوں کے بیچ جسمانی رشتہ جہاں ایک خاتون کی مرضی کی خلاف ورزی ہوتا ہے اور ایک شادی شدہ جوڑے کے بیچ جسمانی رشتہ کا موازنہ یکساں پیمانے پر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی مخصوص قانون ایک خاتون کو یہ الزام لگانے کا موقع دیتا ہے کہ اس کے شوہر کے ذریعہ اس کی واضح رضامندی کے بغیر جسمانی رشتے بنائے گئے ہیں تو یہ ایک ایسا دروازہ کھول دیتا ہے جہاں شادی کا نازک رشتہ استحصال کے نظریے سے غیر محفوظ ہوجاتا ہے، ایکسپوز ہوجاتا ہے۔ ایک دلیل یہ بھی جڑتی ہے کہ اگر شادی میں کسی بھی صورت میں تشدد یا ٹارچر، ذہنی، جسمانی، جنسی، اقتصادی یا جذباتی استحصال شامل ہے تو متاثرہ فریق کے پاس پہلے سے ہی قانونی مدد لینے اور قانون کے تحت علاج حاصل کرنے کا متبادل ہے۔ گھریلو تشدد ایکٹ (2005) جنسی استحصال کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ ایسے میں کسی نئے یا مخصوص قانون کی کیا ضرورت ہے؟ اگست 2017 میں دہلی ہائی کورٹ کے سامنے داخل ایک حلف نامے میں مرکزی حکومت نے بھی کہا تھا کہ ازدواجی عصمت دری کو آئی پی سی کے تحت جرم کے طور پر نہیں جوڑا جاسکتا ہے، کیونکہ یہ شادی کے رشتہ کو غیر مستحکم اور شوہروں کو بے وجہ پریشان کرنے کا آسان ذریعہ بن سکتا ہے۔ جس ملک میں آج بھی کرواچوتھ کو شادی شدہ خواتین اور داماد کی مہمان نوازی کو بیٹی کے کنبے کی خوش قسمتی کی شکل میں تسلیم کیا جاتا ہے، وہاں سرکار کی اس دلیل کو 'پسماندہ سوچ' بتا کر خارج کئے جانے کے خطرے بھی کم نہیں ہیں۔ پتی ورتا، ستی- ساوتری، 'ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک خاتون' جیسے تصورات نہ صرف ہمارے سماجی - مذہبی- ثقافتی اقدار میں پیوست ہیں، بلکہ کئی جگہ پر تو خود خواتین ہی اسے سگرو چرتر سرٹیفکیٹ کی طرح پیش کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ اس مسئلے پر عدالت سے لے کر سرکار اور عام لوگوں کے ابہام کی نیشنل فیملی ہیلتھ سروے- 5 کے نتائج سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔ سروے میں شامل ہر 5 میں سے ایک خاتون کو لگتا ہے کہ اسے اپنے شوہر کو جسمانی رشتہ بنانے سے منع کرنے کا حق نہیں ہے۔ اسی طرح 34 فیصد یعنی ہر 3 میں سے ایک مرد کو یہ ناگوار گزرتا ہے کہ تھکے ہونے کے باوجود اس کی بیوی جسمانی رشتہ بنانے کی اس کی پہل کو مسترد کردے۔ بات اتنی ہی نہیں ہے۔ سروے سے یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ ہر تیسری ہندوستانی خاتون نے شادی میں جسمانی یا جنسی تشدد کا تجربہ کیا ہے۔ اس سے بھی بری بات یہ ہے کہ ان میں سے 77 فیصد نے کبھی مدد نہیں مانگی اور نہ ہی کسی کو اس کے بارے میں بتایا۔ اس خاموشی کی وجہ تلاش کرنا کوئی دور کی کوڑی نہیں ہے۔ ایسا تشدد اور اس کی حمایت ہمارے سماج اور کنبے کی تشکیل میں مضمر ہے۔ 30 فیصد سے زیادہ خواتین نے اپنے پارٹنر کی پٹائی کو صحیح ٹھہرایا۔ شوہر کے تشدد کو معقول بتانے والی خواتین کی یہ چونکا دینے والی تعداد پدرانہ حاکمیت کی گہری جڑوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ صرف مٹھی بھر خواتین اس کی مخالفت میں کھڑی ہو پاتی ہیں اور ان میں سے بھی زیادہ تر کو ایسے معاملوں میں ان کی مدد کرنے کے لئے قائم اداروں کی بے حسی جھیلنی پڑتی ہے۔ عام طور پر ایسے حالات میں سب سے پہلے خواتین مدد کے لئے پولیس کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہیں، لیکن وہاں بھی 10 میں سے صرف ایک خاتون کی شنوائی ہو پاتی ہے۔ دہلی میں 2012 میں ہوئے بے رحمانہ نربھیا عصمت دری معاملے کے بعد بنی جسٹس ورما کمیٹی نے بھی آئی پی سی کی دفعہ 375 کے تحت ازدواجی عصمت دری کو ملی چھوٹ کو ختم کرنے کی سفارش کی تھی، لیکن 10 سال بعد ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں کہ ایسے معاملوں پر قانونی آراء میں کتنا تضاد ہے۔ وسیع سماجی بدلاؤ کی امید اور خواتین تحفظ اور خود اختیاری کو لے کر بڑے بڑے وعدے کرتے ہوئے سرکاریں بدل گئیں، لیکن خواتین کے تحفظ کی تصویر نہیں بدلی۔ یہی وجہ ہے کہ وقت وقت پر ہم ایک عصمت دری متاثرہ بیوی کو عدالت میں کھڑی دیکھتے ہیں، جہاں اسے بتایا جاتا ہے کہ عصمت دری قانون میں استثنیٰ کو اس سے پوچھے جانے بغیر اس کی رضامندی مان لیا گیا ہے اور اس طرح اس کے شوہر کو عصمت دری کے مقدمے سے چھوٹ مل جاتی ہے۔ ان دلیلوں کے بیچ خواتین کو ہمارے آئین سے ملے بنیادی حقوق کے بارے میں کیا کہا جائے گا؟ شادی کے بعد جسمانی رشتوں میں کلائمکس سے لے کر اس کے حاملہ ہونے یا زچگی کے حق کون طے کرتا ہے؟

شادی کے سبب خواتین سے جسمانی رشتوں میں برابری اور اپنے جسم کو لے کر آزادی کا حق کیوں چھن جاتا ہے؟ ایسے تمام سوالوں پر ایک رائے نہیں بن پانے کے سبب ہی ہندوستان ابھی بھی دنیا کے ان ڈیڑھ سو سے زیادہ ممالک میں جگہ نہیں بنا پایا ہے جہاں ازدواجی عصمت دری کو جرم قرار دیا جاچکا ہے۔ اس ایشو پر اخلاقی رخ کے بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے، لیکن بات یہ ہے کہ جب ہم میاں اور بیوی کے بیچ ایک شادی کے اندر مبینہ جبری جسمانی رشتہ کی مثالوں کے لئے ایک مخصوص قانون کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو یہ اتنا آسان نہیں رہ جاتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ جنسی تشدد کی سماج میں کوئی جگہ نہیں ہے اور شادی کے رشتہ کا بھی اس سے استثنیٰ نہیں ہے، لیکن ازدواجی عصمت دری کو جرم قرار دینے کے لئے قانونی راستہ کتنا مناسب ہے یہ غور طلب ہوسکتا ہے۔ 'یتر ناریستو پوجینتے، رمنتے تتر دیوتا' والی سوچ رکھنے والے ملک میں اگر اس سوال کا جواب سماج سے بھی نکل کر آئے تو اس کی قبولیت اور زیادہ مستحکم اور زیادہ مؤثر ہوگی۔

(کالم نگار سہارا نیوز نیٹ ورک کے سی ای او اور ایڈیٹر اِن چیف ہیں)

نظریہ

اُپیندر رائے

بات یہ ہے کہ جب ہم میاں اور بیوی کے بیچ ایک شادی کے اندر مبینہ جبری جسمانی رشتہ کی مثالوں کے لئے ایک مخصوص قانون کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو یہ اتنا آسان نہیں رہ جاتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ جنسی تشدد کی سماج میں کوئی جگہ نہیں ہے اور شادی کے رشتہ کا بھی اس سے استثنیٰ نہیں ہے، لیکن ازدواجی عصمت دری کو جرم قرار دینے کے لئے قانونی راستہ کتنا مناسب ہے یہ غور طلب ہوسکتا ہے۔ 'یتر ناریستو پوجینتے، رمنتے تتر دیوتا' والی سوچ رکھنے والے ملک میں اگر اس سوال کا جواب سماج سے بھی نکل کر آئے تو اس کی قبولیت اور زیادہ مستحکم اور زیادہ مؤثر ہوگی۔

لپٹوں پر پانی ڈالنے سے آگ نہیں بجھے گی

انجینئر خالد رشید علیگ

جائزہ

ملک میں نفرت کی چنگاریاں ہر روز نئی آگ بھڑکا رہی ہیں اور یہ آگ ہر دن کسی نہ کسی بستی کو نگل جانے کی کوشش میں رہتی ہے، لیکن سیاسی پارٹیاں اور گودی میڈیا مل کر اس آگ میں اور تیل ڈال دیتی ہیں بنا اس بات کی پرواہ کیے کہ یہ آگ ملک کی سالمیت، بھائی چارہ گنگا جمنی تہذیب فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو جلا کر راکھ کے ایک ڈھیر میں تبدیل کر رہی ہے۔ بابری مسجد تنازع کے وقت کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ مسئلہ حل ہوجانے کے ساتھ نفرت کی وہ آگ بجھ جائے گی جس نے پورے ملک کو کئی دہائیوں سے لپیٹے میں لے رکھا تھا۔ ملک کے سیکولر لوگوں کی ایک بڑی جماعت جس میں ہندوؤں کی کثیر تعداد شامل تھی، آئین کا حوالہ دے کر مسلمانوں کے ساتھ کھڑی ہوئی اور انہیں یقین دلایا کہ ملک میں آئین کی بالادستی ہے اور رہے گی۔ ان کا خیال تھا کہ یہ غنڈے جو 6 دسمبر کو بابری مسجد کے گنبدوں پر چڑھ گئے تھے۔ یہ درحقیقت ملک کے آئین کے سینے پر چڑھے ہیں جن کو ان کے کیے کی سزا یقیناً قانون دے گا۔ ان کو سزا تو کیا ملتی بلکہ وہ لوگ جو اس غیر آئینی جرم میں ملوث تھے وہ ملک کے اقتدار پر قابض ہوگئے۔ بہرحال وہ ایک الگ داستان ہے جس سے ملک واقف ہے اس لئے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں لیکن اس وقت ملک کے خوش فہم سیکولر حضرات کہا کرتے تھے کہ یہ مٹھی بھر لوگ ہیں جن کو ملک کے آئین میں بھروسہ نہیں ہے جلد ہی ان کو اپنے کیے کی سزا قانون دے گا لیکن یہ مٹھی بھر غیر آئینی ذہنیت رکھنے والے لوگ ملک کو اپنا پیغام دینے میں بالکل اسی طرح کامیاب ہوگئے جیسے 1949 میں باپو کے سینے میں بندوق کی گولیاں اتار دیا تھا۔ ان کا پیغام واضح تھا اور وہ یہ کہنے میں کامیاب ہو چکے تھے کہ ملک میں سیکولر نظام ان کو کسی صورت منظور نہیں لیکن ملک کے سیکولر حضرات اس وقت بھی خاموش تماشائی بنے رہے اور بابری مسجد کی شہادت کے وقت بھی تماشائی ہی ثابت ہوئے اور جو دو چار آوازیں اٹھیں وہ بھی فرقہ پرستی کے شور میں گم ہوگئیں۔ مسلمانوں کی ملی تنظیمیں اور نام نہاد قیادت بھی یہ سوچ کر خاموش ہوگئی کہ عدالت ان کے زخموں پہ مرہم لگا دے گی اور ملک میں دستور کی بالادستی قائم ہو جائے گی۔ پھر نومبر 2019 میں سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کی ایک بنچ نے فیصلہ سنایا۔ مسلمان فیصلہ سے متفق نہ ہونے کے باوجود خاموش ہو گئے کیوں کہ وہ سمجھتے تھے کہ اب ملک کی فضاؤں میں پھر سے یکجہتی کے گلاب مہکنے لگیں گے پھر سے گنگا جمنا میں فرقہ وارانہ آلودہ پانی کی جگہ ہندو مسلم اتحاد کا شہد بہنے لگے گا، لیکن اس کے بعد تو جیسے غیر آئینی اور غیر جمہوری حرکتوں کا سیلاب آ گیا۔ CAA، تین طلاق، NRC، موب لنچنگ، لو جہاد، حلال اقتصادی بائیکاٹ کی اپیلیں، یکساں سول کوڈ، اذان وغیرہ وغیرہ اور آج بھی سیکولر لوگ ملک کو یہی سمجھانے میں لگے ہیں کہ یہ مٹھی بھر لوگوں کا ایک جھنڈ ہے جو ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا، لیکن فرقہ پرستوں کا یہ سفر ہر روز کامیابی کے نئے سنگ میل عبور کرتا جارہا ہے۔

کوئی کہتا ہے کہ یہ سب سیاسی پینترے ہیں جن کا مقصد الیکشن جیتنے تک محدود ہے کسی کے خیال میں حقیقی ایشوز سے عوام کی توجہ ہٹانے کا ایک طریقہ ہے حالانکہ ان لوگوں کا اصل مقصد کیا ہے اور یہ لوگ ملک کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں۔ اس کا بھی اندازہ لگانا بہت مشکل کام نہیں ہے اور موجودہ اذان تنازع سے لگایا جا سکتا ہے۔ ابھی بابری مسجد کے زخم بھرے نہیں تھے کہ کاشی متھرا یاد آنے لگے کیا اس بات کی گارنٹی کسی کے پاس ہے کہ کاشی پہنچنے کے بعد یہ آگ بجھ جائے گی اگر آگ کو بجھانا ہے تو پہلے تو آگ لگانے والوں کے اصل مقصد کا پتہ لگانا ہوگا اس کے بعد ہی اسے بجھانے کی کوئی تدبیر ممکن ہے۔ ملک کی سالمیت اور جمہوریت کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ فرقہ پرستی کے اس طوفان کو انتخاب جیتنے یا دوسرے مدعوں سے توجہ ہٹانے تک محدود نہ سمجھا جائے بلکہ اس کے اصل مقصد کی نشان دہی کر کے کوئی مستقل لائحہ عمل بنایا جائے۔ ملک کے سب خیر خواہوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ کوڑے کو قالین کے نیچے چھپا دینا مسئلہ کا حل نہیں ہوتا یہ سوچ لینا کہ مسائل پیدا کرنے والے یہ لوگ چند گمراہ شہری ہیں جو بنا کسی خاص مقصد کے گلی گلی تلواریں لہراتے گھوم رہے ہیں۔ ملک کے مختلف شہروں میں مذہب کے نام پر نفرت پھیلانے کے لیے دھرم سنسدوں کا انعقاد کر رہے ہیں، کاشی متھرا کے بعد تاج محل اور قطب مینار کی بازیابی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ شہروں اور شاہراہوں کے نام تبدیل کرنے کی مانگ کر رہے ہیں، مسجدوں پر بھگوا جھنڈے لہرا رہے ہیں، شہر شہر بلڈوزر گھمار رہے ہیں، مدرسوں اور خانقاہوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس غلط فہمی میں مبتلا رہنا کہ یہ کچھ غیر قانونی عناصر کا ایک گروہ ہے ایک سنگین غلطی کے مترادف ہوگا۔ یہ تمام سنگ میل اسی سفر کے ہیں جس کی منزل مقصود وہ اندھیری سرنگ ہے جو ملک کو بربادی کے غار میں لے جا رہی ہے اگر یہ سب کچھ شر پسند لوگ بنا حکومت کی شہ اور رضامندی کے انجام دے رہے ہیں تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان شرپسندوں کے عزائم کا پتہ لگا کر ان کے ارادوں کو ناکام کرے اور اگر یہ سب کسی منصوبہ کے تحت کیا جا رہا ہے تو ملک کی جمہوریت پسند عوام کو ان غیر جمہوری آئین مخالف طاقتوں کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنا کر آنے والے خطرہ کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ ان عناصر کو مٹھی بھر شر پسند کہہ کر نظر انداز کر دینا اور زبانی مذمت کر کے یہ سوچ لینا کہ ہمارا فرض ادا ہوگیا ایسا ہی ہوگا جیسے آگ بجھانے کی لئے اس کی لپٹوں پہ پانی ڈالنا۔

khalialig777@gmail.com

یہ تمام سنگ میل اسی سفر کے ہیں جس کی منزل مقصود وہ اندھیری سرنگ ہے جو ملک کو بربادی کے غار میں لے جا رہی ہے اگر یہ سب کچھ شر پسند لوگ بنا حکومت کی شہ اور رضامندی کے انجام دے رہے ہیں تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان شرپسندوں کے عزائم کا پتہ لگا کر ان کے ارادوں کو ناکام کرے۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا
ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA NEW DELHI

صحیح فیصلہ، گیہوں کے ایکسپورٹ پر پابندی!

حکومت ہند نے گیہوں کے ایکسپورٹ پر پابندی عائد کردی ہے۔ آٹے کی قیمتوں میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا، اس سے یہ خدشہ پیدا ہوگیا تھا کہ کہیں پٹرول، ڈیزل، رسوئی گیس، کھانے کے تیل کے ساتھ گیہوں کی قیمت بھی آسمان نہ چھونے لگے، کیونکہ 9 مئی، 2021 کو فی کوئنٹل آٹے کی قیمت 2,880 روپے تھی جو 9 مئی، 2022 کو بڑھ کر 3,291 روپے ہوگئی تھی۔ گیہوں کے آٹے کی قیمت میں اس سال اپریل سے ہی اضافہ ہونا شروع ہوگیا تھا، اس کے باوجود حکومت نے نہ جانے کیوں گیہوں کے ایکسپورٹ پر توجہ مرکوز کرر کھی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جرمنی کے حالیہ دورے میں دنیا میں گیہوں کے فقدان کے مدنظر یہ بات کہی تھی کہ ملک کے کسان دنیا کو کھلانے کے لیے قدم بڑھا چکے ہیں۔ وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ جب بھی انسانیت کو بحران کا سامنا ہوا ہے، ہندوستان حل کے ساتھ سامنے آیا ہے۔ 12 مئی کو حکومت کی طرف سے یہ اشارے ملے تھے کہ وہ گیہوں کے ایکسپورٹ میں اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ اس کے لیے وہ مراقش، تیونس، انڈونیشیا، فلپائن، تھائی لینڈ، ویتنام، ترکی، الجزائر اور لبنان میں وفود بھیجے گی مگر دو دنوں میں ہی نہ جانے ایسی کیا بات ہوئی کہ 14 مئی کو حکومت نے گیہوں کے ایکسپورٹ پر پابندی عائد کردی۔ اس کی بظاہر یہ وجہ نظر آتی ہے کہ حکومت نے اس سال جون تک گیہوں کی پیداوار 11 کروڑ، 13 لاکھ میٹرک ٹن ہونے کا اندازہ لگایا تھا مگر قبل از وقت گرمی میں شدت آجانے اور گرم لہر چلنے کی وجہ سے نیا قیاس یہ ہے کہ اس سال 10 کروڑ، 50 لاکھ میٹرک ٹن ہی گیہوں کی پیداوار ہوگی یعنی پہلے کے قیاس کے مقابلے 5.7 فیصد پیداوار کم ہوگی۔

یہ بات صحیح ہے کہ گیہوں پیدا کرنے والا ہندوستان دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے مگر یہاں گیہوں کی کھپت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ 2020 میں چین میں 13 کروڑ، 42 لاکھ میٹرک ٹن گیہوں پیدا ہوا تھا تو دوسرے نمبر پر وطن عزیز ہندوستان میں 10 کروڑ، 76 لاکھ میٹرک ٹن گیہوں پیدا ہوا تھا مگر کھپت کی بات کی جائے تو 22-2021 میں چین میں سب سے زیادہ 14 کروڑ، 85 لاکھ میٹرک ٹن، یوروپی یونین میں 10 کروڑ، 76 لاکھ، 50 ہزار میٹرک ٹن کے بعد ہندوستان میں 10 کروڑ، 42 لاکھ، 50 ہزار میٹرک ٹن گیہوں کی کھپت ہوئی تھی۔ اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ دنیا کا دوسرا سب سے زیادہ گیہوں پیدا کرنے والا ملک ہونے کے باوجود گیہوں کے عالمی ایکسپورٹ میں ہندوستان کی حصہ داری ایک فیصد سے بھی کم کیوں رہی ہے۔ گزشتہ 5 سال میں ہمارے ملک میں گیہوں کی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہوا ہے مگر یہ بات نظر انداز نہیں کی جانی چاہیے کہ آبادی میں بھی اضافہ ہوا ہے اور ہر ملک پہلے اپنی ضرورتوں کو دیکھتا ہے، اس کے بعد ہی دیگر ملکوں کی ضرورتوں کا خیال کرتا ہے۔ اپنی ضرورتوں کے مدنظر ہی گزشتہ ماہ انڈونیشیا نے پام آئل کے ایکسپورٹ پر پابندی عائد کی تھی اور ضرورتوں کا خیال کرتے ہوئے ہی ہندوستان نے گیہوں کے ایکسپورٹ پر پابندی عائد کی ہے۔ حکومت ہند کے اس قدم سے یہ امید بندھتی ہے کہ گیہوں کے آٹے کی قیمت میں حیران کن اضافہ نہیں ہوگا۔ اس کی قیمت کنٹرول میں رکھی جاسکے گی اور رکھا جانا بھی چاہیے، کیونکہ ہر ضروری شیئ کی قیمت اگر بڑھنے لگے گی تو اس سے عام لوگوں میں بے چینی پھیلے گی، وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوجائیں گے کہ کہیں ہمارا ملک بھی سری لنکا کی راہ پر تو نہیں چل پڑا ہے۔ دراصل گیہوں کے حصول کے لیے دنیا میں اتنی مارا ماری نہ ہوتی اگر یوکرین جنگ نہ چھڑی ہوتی، کیونکہ روس اور یوکرین اپنی ضرورتوں سے زیادہ گیہوں پیدا کرتے ہیں، دونوں ممالک گیہوں ایکسپورٹ کرنے والے ٹاپ 10 ملکوں میں شامل ہیں۔ 2020 میں روس میں 8 کروڑ، 59 لاکھ میٹرک ٹن گیہوں پیدا ہوا تھا، وہ گیہوں پیدا کرنے والے ملکوں میں تیسرے نمبر پر تھا تو یوکرین میں 2 کروڑ، 49 لاکھ میٹرک گیہوں پیدا ہوا تھا، وہ ساتویں نمبر پر تھا۔ 2020 میں پوری دنیا میں 540,000,000 ایکڑ زمین میں 76 کروڑ، 10 لاکھ میٹرک ٹن گیہوں پیدا ہوا تھا۔ ان اعداد پر ایک سرسری نظر ڈالنے پر بھی یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ اگر یوکرین کی جنگ جاری رہی تو آنے والے وقت میں عالمی سطح پر گیہوں کی قیمت میں کافی اضافہ ہوگا، کیونکہ یوکرین جنگ کی وجہ سے گیہوں سپلائی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوگا اور روس پابندیوں کی وجہ سے۔ ادھر پہلے ہی ہندوستان کا مجموعی امپورٹ، ایکسپورٹ سے زیادہ ہے، زرمبادلہ گھٹ کر 597.728 ارب ڈالر رہ گیا ہے، فی ڈالر روپے کی قدر 77.49 روپے ہوگئی ہے۔ ملک کے اقتصادی استحکام کے لیے امپورٹ گھٹانا اور ایکسپورٹ بڑھانا ہوگا۔ ایسی صورت میں اس اندیشے کے ساتھ گیہوں کا ایکسپورٹ بڑھانا ٹھیک نہیں تھا کہ کہیں بعد میں امپورٹ نہ کرنا پڑے، چنانچہ ہندوستان کا گیہوں کے ایکسپورٹ پر پابندی عائد کرنا ٹھیک ہے، کیونکہ وہ اگر گیہوں کے ایکسپورٹ پر ابھی پابندی عائد نہیں کرتا اور بعد میں اگر اسے امپورٹ کرنے پر مجبور ہونا پڑتا تو یہ ملک اور ملک کے لوگوں کے لیے اچھا نہیں ہوتا!

edit2sahara@gmail.com

مراسلہ نگار کی رائے سے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں

روس- یوکرین کے مابین جنگ عبرتناک

مکرمی! کم وبیش 2 ماہ سے روس اور یوکرین کے مابین قیامت خیز جنگ جاری ہے۔ اس کا غیر متوقع طور پر فی زمانہ تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں نکل سکا ہے اور نہ ہی عنقریب کسی فیصلے کی کوئی امید متوقع ہے۔ کیونکہ یہ جنگ اب محض روس اور یوکرین کے درمیان کی جنگ نہیں رہ گئی ہے۔ بلکہ رفتہ رفتہ عالمی جنگ میں تبدیل ہونے کے امکانات واضح ہو جارہے ہیں گو کہ اس کا کھل کر اعتراف کوئی ملک نہیں کررہا ہے، لیکن حقیقت تو حقیقت ہے۔ اسے چھپانا یا دبانا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس جنگ کا جب آغاز ہوا تو ہر بشر ہی نہیں امریکہ کے صدر مملکت جو بائیڈن بھی اظہار خیال فرمارہے تھے کہ یہ کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ روس اگر چاہے گا تو دو چار روز میں ہی یوکرین کو شکست فاش سے دوچار کرسکتا ہے، لیکن جنگ طول در طول پکڑتی گئی جو فی زمانہ تک جاری ہے اور معلوم نہیں کب تک یونہی جاری رہے گی۔ جنگ کی اس طوالت کے کئی اسباب ہیں۔ مذکورہ بالا جنگ دراصل امریکہ کے متکبرانہ، شاطرانہ اور ظالمانہ رویے کا شاخسانہ ہے اسی کے ساتھ اگر یہ بھی کہا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا کہ یہ جنگ امریکہ کے بیجا غرور، عالمی پیمانے پر اپنی چودھراہٹ قائم رکھنے کے خوابوں کا شاخسانہ ہے، جس کی تعبیر کے طور پر یہ انسانی ہلاکت کی ایک روح فرسا تاریخ رقم ہورہی ہے، لیکن نہ جو بائیڈن، نہ پوتن اور نہ ہی زیلینسکی کا دل لرزہ براندام ہے اور نہ ہی تماشائی نیٹو ممالک کے سربراہان کا۔ موت اور تباہی و بربادی کا ایک لامتناہی سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اس کا خاص سبب یہ ہے کہ متذکرہ بالا تینوں سربراہان مملکت کے کسی اپنے کی موت اس جنگ میں واقع نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ روس اور یوکرین کے صدور مملکت پوتن اور زیلینسکی نے اپنے اپنے اہل خانہ کو ایسے محفوظ بنکروں میں پوشیدہ رکھا ہے جہاں نیوکلیئر بم بلاسٹ ہونے پر بھی کوئی اثر نہیں ہونے والا ہے۔ وہ لوگ ہر حال میں محفوظ رہیں گے۔ متذکرہ بالا دونوں ہی سربراہان مملکت کے اس عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی نگاہوں میں عوام کی زندگیوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ بلکہ ان کا ارزاں خون صرف یوں ہی بہنے کے لئے ہی ہے۔ یوکرین کے عوام مغربی سیاست اور انتقامی کارروائی کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ جن میں لاکھوں بے قصور زندگیاں تلف ہورہی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے شیر خوار معصوم بچوں کی زندگیاں، عمر دراز بزرگوں کی زندگیاں اور نوجوانوں کی زندگیاں بھی جو اپنے وطن عزیز کا مستقبل سنہری حروف سے رقم کرنے والے تھے تلف ہورہی ہیں۔ لیکن صد حیف ان نوجوانوں کی کسی حکمراں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ وہ ان کے اہل خانہ میں شامل نہیں تھے۔ اب یہ ذرا سمجھنے کی بات ہے کہ حکمراں طبقہ کس قدر خود غرض اور لاپرواہ اور اندھا ہوتا ہے کہ اسے اپنوں کی خوب خوب فکر ہوتی ہے لیکن اپنے ان عوام کی کوئی فکر نہیں ہوتی ہے جنھوں نے انہیں حکمراں بنایا اور تخت وتاج سے نوازا۔

بے نام گیلانی، بذریعہ ای-میل

انسانیت کے نام پر دھبہ مت بنو!

مکرمی! آج ایسا ماحول بن گیا ہے جیسے لگتا ہے کہ انسانیت مرگئی ہے۔ انسان جانور بن گئے ہیں، سور اور خنزیر بن گئے ہیں، گناہ کرتے کرتے قلب سیاہ ہوچکے ہیں، عقل ماری گئی ہے، دنیا پرستی میں مگن ہیں، گناہ کو گناہ بھی نہیں سمجھ رہے ہیں، جس کو جہاں موقع مل رہا ہے وہ وہیں ظلم وستم کرنے میں لگا ہے۔ انسانیت کے نام پر دھبہ مت بنو، شرم وحیا کرو، اللہ کا خوف کرو، اپنے اندر انسانیت پیدا کرو، منافق مت بنو، آخرت کی فکر کرو، بدزبان اور بدمزاج مت بنو، اپنی نیکی کو دوسروں کو تکلیف پہنچا کر ضائع مت کرو۔

سیف الاسلام خان، جمال پور، ضلع دربھنگہ، بہار

نوٹ: ادارتی صفحے پر شائع مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آراان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔

سہارا انڈیا ماس کمیونی کیشن کیلئے پرنٹر و پبلشر ضیاء قادری نے سہارا انڈیا ماس کمیونی کیشن پریس C-2,3,4، سیکٹر-11 نوئیڈا میں چھپوا کر اور 705-706، ساتویں منزل، نورنگ ہاؤس، 21 کے جی مارگ، نئی دہلی سے شائع کیا۔
Printed & Published by Zia Qadri, on behalf of Sahara India Mass Communication and Printed at Sahara India Mass Communication Press, C-2, 3, 4, Sector-11, Noida and published at 705-706, VIIth Floor, Navrang House, 21 K.G.Marg, New Delhi
چیف ایگزیکیٹو آفیسر و ایڈیٹر ان چیف: اپیندر رائے
Chief Executive Officer & Editor in Chief : Upendrra Rai
ایڈیٹر اینڈ گروپ ایڈیٹر: عبدالماجد نظامی ■ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: محمد فخر امام*
Editor & Group Editor: Abdul Majid Nizami (editor.nizami@gmail.com) Resident Editor: Md. Fakhre Imam (fimam16@gmail.com)
For Editorial/News: rsahara1@gmail.com ■ Advertisement (National): ■ 9891773434, 9899452476, 9711050868 Email: adsahara@gmail.com
ٹیلی فون نمبر دہلی دفتر: 011-23352369, 23352368، ٹیلی فون نمبر نوئیڈا آفس: 0120-2444755,2598419، سرکولیشن: 0120-2598274
www.roznamasahara.com
* اس شمارہ میں شامل شائع شدہ تمام خبروں کے انتخاب اور ایڈیٹنگ کیلئے ذمہ دار
R.N.I. No.71627/99 Roznama Rashtriya Sahara (New Delhi) Regd.: UP/GBD-208/2021-2023
شمارہ نمبر: 8174 سال: 22
روزنامہ راشٹریہ سہارا
حب الوطنی ○ فرض شناسی ○ ایثار
ہمیں فخر ہے کہ ہم ہندوستانی ہیں

سابق ایم ایل سی حاجی اقبال کی 1350 بیگھہ اراضی قرق

قرق کی گئی اراضی کی قیمت 107 کروڑ، قرقی کا اعلان اور منادی بھی کی گئی

شاھد زبیری

سہارنپور (ایس این بی)

بی ایس پی کے سابق ایم ایل سی حاجی اقبال کو پولیس اور ضلع انتظامیہ نے ریت مافیا اور گینگسٹر بتاتے ہوئے آج حاجی اقبال کی مرزاپور میں واقع 1350 بیگھہ اراضی قرق کر لی گئی ہے۔ ایس پی دیہات سوجھ رائے معہ فورس موقعہ پر موجود تھے۔ قرق کی گئی آراضی پر ایک بڑا بورڈ بھی لگا دیا گیا ہے جس پر حاجی اقبال اور ان کے بیٹوں محمد جاوید، محمد واجد، محمد علیشان اور محمد افضال کے نام درج کئے جانے کے علاوہ دگر نامعلوم معاونین کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ان سب نے مل کر مجرمانہ اور ناجائز طریقہ پر یہ اراضی اپنے معاونین کے نام پر حاصل کی گئی جس کو یو پی کے گینگسٹر ایکٹ کی دفعہ 14 (1) کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے حکم پر آج 14.5.2022 کو قرق کی گئی ہے۔ ایس پی دیہات کی موجودگی میں موقع پر ہی ایک پولیس افسر مائک سے گاؤں والوں کو زمین قرق کئے جانے کی اطلاع اور منادی کی گئی۔ ایس پی دیہات سوجھ رائے نے بھی موقع پر موجود لوگوں کو بتایا کہ ریت مافیا حاجی اقبال اور ان کے بیٹوں کے نام یہ جگہ گینگسٹر ایکٹ کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے حکم پر قرق کی گئی ہے۔

واضع رہے کہ سابق ایم ایل سی حاجی اقبال اور ان کے بیٹوں و بھائی سابق ایم ایل سی محمود علی کی گرفتاری کیلئے پولیس لک آؤٹ جاری کر رکھا ہے اور کل ملزمان میں سے سہارنپور پولیس کی کرائم برانچ ٹیم نے علی شان کو دہلی کے لاجپت نگر کے ایک فلیٹ سے مع کار گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ اکھلیش سنگھ نے حاجی اقبال اور ان کے سگے رشتہ داروں کے خلاف اے ٹی ایس کی بھی جانچ بٹھا رکھی ہے۔

ایس پی دیہات و پولیس فورس قرق کی گئی اراضی کی کارروائی کرتے ہوئے، قرق کی گئی اراضی پر لگایا گیا بورڈ۔..........(تصویر: ایس این بی)

اتر پردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ کے امتحانات شروع

ضلع سہارنپور کے 4 مراکز پر 2 نشستوں میں 179 طلبا و طالبات غیر حاضر رہے

سہارنپور (ایس این بی)

آج یہاں اتر پردیش تعلیمی بورڈ (عربی فارسی بورڈ) کے امتحانات 4 مراکز پر شروع ہو گئے ہیں ان مراکز میں جامعۃ الطیبات حبیب گڑھ، گورنمنٹ کالج کمیلہ کالونی منڈی سمیتی روڈ کے علاوہ گورنمنٹ کالج دیوبند اور مدرسہ سعید العلوم شامل ہے۔ امتحانات کی پہلی نشست صبح 8 بجے سے 11 بجے تک اور دوسری نشست دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک تھی۔ پہلے دن پہلی نشست میں 124 اور دوسری نشست میں 55 طلبا و طالبات غیر حاضر رہے اور کل 1007 طلبا و طالبات نے دونشستوں میں امتحان دیا۔

ضلع مائنارٹی آفس کی اطلاع کے مطابق پہلی نشست میں گورنمنٹ کالج میں 254 میں سے 199، جامعۃ الطیّبات حبیب گڑھ میں 113 میں سے 94، گورنمنٹ کالج دیوبند میں 198 میں سے 165 اور مدرسہ سعید العلوم میں 91 میں سے 74 طلبا و طالبات امتحان میں شریک ہوئے۔ دوسری نشست میں گورنمنٹ انٹر کالج میں 172 میں سے 147، جامعۃ الطیبات میں 183 میں سے 176، گونمنٹ کالج دیوبند میں 133 میں سے 116 اور مدرسہ سعید العلوم دیوبند میں 42 میں سے 36 طلبا و طالبات امتحانات میں شریک ہوئے۔ کسی کے نقل کرتے ہوئے پکڑے جانے کی اطلاع نہیں ہے۔ واضح رہے کہ مولوی، عالم، کامل اور فاضل کے ان امتحانات کو سیکنڈری، ہائر سیکنڈری اور گریجویشن کے مساوی تسلیم کیا جا تا ہے پہلے طلبا ہی یہ امتحانات دیتے تھے اب کچھ سالوں سے طالبات بھی امتحانات میں شرکت کرتی ہیں۔ ان اسناد کی بنیاد پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی بھی تسلیم کرتی ہے جس کی بنیاد پر طلبا و طالبات اعلیٰ تعلیم کے مدارج طے کرتے ہیں۔

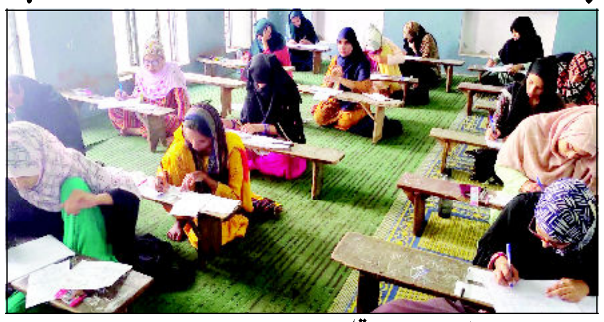

جامعۃ الطیبات حبیب گڑھ میں طالبات تعلیمی بورڈ کے امتحانات دیتے ہوئے۔ (تصویر: ایس این بی)

میرٹھ روڈ پر نقلی شراب کی فیکٹری ضبط، 45 لاکھ کی شراب برآمد

5 بین ریاستی شراب اسمگلر گرفتار، 750 مختلف برانڈ کے ریپر سمیت سوئفٹ کار و دیگر سامان برآمد

کھتولی: برآمد نقلی شراب و ملزموں کو صحافیوں کے روبرو کرتے ہوئے پولیس..........(تصویر: ایس این بی)

عزیز الرحمٰن خاں

کھتولی (ایس این بی)

مظفرنگر پولیس کے ذریعہ میرٹھ روڈ پر نقلی شراب کی فیکٹری پکڑی گئی ہے 45 لاکھ کی شراب برآمد ہوئی ہے۔ مظفرنگر کے میرٹھ روڈ پر مظفرنگر ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے دفتر کے پیچھے تباہ شدہ عمارت کے اندر چلائی جا رہی تھی۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابھیشیک یادو کی قیادت میں سول لائن پولیس اور ایس او جی کی ٹیم نے منشیات اور شراب کی اسمگلنگ کرنے والے مجرموں کے خلاف زیرو ڈرگ مہم کے تحت بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے نقلی شراب بنانے والی فیکٹری کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس نے اس سلسلے میں 5 بین ریاستی شراب اسمگلروں کو گرفتار کیا ہے۔ شہر کے میرٹھ روڈ پر واقع مظفرنگر ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے دفتر کے پیچھے ٹوٹی پھوٹی عمارت کے اندر بین ریاستی شراب کے اسمگلروں کے ذریعے نقلی شراب کی فیکٹری چلائی جا رہی تھی پولیس کے ذریعہ چاروں طرف سے محاصرہ کرتے ہوئے گوریلا کارروائی کی گئی تو اندر نقلی شراب بنانے کی فیکٹری چلتی پائی گئی۔ اس موقع سے راجیو گوئل ولد کرشنا گوپال ساکن مادھو پورم تھانہ برہمپوری میرٹھ، اجول شرما ولد ستیہ پرکاش ساکن گاؤں بکسر تھانہ سمبھاولی ضلع ہاپوڑ حال ساکن جے بھیم نگر تھانہ بھون پور ضلع میرٹھ، ترون کمار ولد بابو سنگھ ساکن گاوں۔ قاضی پور تھانہ کھر کھوڈہ ضلع میرٹھ، وکرانت دوگل ولد للت کمار ساکن نہرو نگر تھانہ سیہانی گیٹ ضلع غازی آباد اور منموہن سنگھ ولد قدم سنگھ ساکن وسندھرا تھانہ اندرا پورم ضلع غازی آباد کو گرفتار کیا گیا۔

پولیس نے موقع سے 18 پیٹی میک ڈویل نمبر 1 اور بلیک اینڈ بلیو وہسکی نقلی شراب، 200 لیٹر ملاوٹ شدہ شراب، نقلی شراب بنانے والی فیکٹری کے اندر سے 49 ہزار ڈھکن سمیت مختلف نشانات، 17 ہزار گرام برآمد پلاسٹک کے 4 ہزار خالی پیٹے، 750 مختلف برانڈز کے ریپر، 200 لیٹر اے این اے، 5 کلو یوریا کے علاوہ 2 سوئفٹ کاریں اور ایک آلٹو کار جو کہ نقلی شراب کی نقل و حمل میں استعمال ہوتی تھی۔ سوئفٹ کار کے اوپر نقلی نمبر پلیٹ لگی ہوئی ہے۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے شراب کا ایک میٹر، ایک چھوٹی ٹینک جس میں ٹونٹی ہے، ایک ڈھکن سیل کرنے والی مشین، دو پلاسٹک کی چھلیاں، 2 ٹب، ایک ٹیپ کٹر مشین، پٹرول، ایک پیٹرو میکس، ایک ٹارچ اور گتے کی 20 اشیا برآمد کی ہیں۔

سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے بتایا ہے کہ گرفتار بین ریاستی شراب اسمگلروں نے پوچھ گچھ میں بتایا ہے کہ شراب کی سپلائی کا آرڈر ملنے پر وہ مختلف ریاستوں کے مختلف شہروں میں نقلی اور غیر قانونی شراب سپلائی کرتے تھے اور انہی شہروں میں جا کر ویران عمارتوں میں نقلی شراب تیار کر کے سپلائی کرتے تھے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے بتایا ہے کہ نقلی شراب کی فیکٹری کے اندر سے برآمد شراب کے 18 ڈبوں پر چھپے بارکوڈ کو اسکین کرنے کے بعد کسی قسم کی کوئی تفصیل موصول نہیں ہو رہی ہے۔ پولیس کی جانب سے گرفتار شرپسندوں کی مجرمانہ تاریخ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کام تاحال جاری ہے۔

لگژری گاڑیوں کی خرید و فروخت میں ہیرا پھیری کرنے والا گروہ بے نقاب، 14 لگژری گاڑیاں برآمد

ایس پی سٹی راجیش کمار شاطر گروہ کی بابت میڈیا کو بتاتے ہوئے، ساتھ میں ملزمین بھی دیکھے جاسکتے ہیں..........(تصویر: ایس این بی)

سہارنپور (ایس این بی)

یہاں سٹی کوتوالی پولیس اور پولیس کی ایس او جی ٹیم نے لگژری اور بیش قیمت گاڑیوں کی فروخت میں ہیرا پھیری کرنے والے شاطر گروہ کو بے نقاب کیا ہے اور گروہ کے پاس سے 14 لگژری گاڑیاں برآمد کی ہیں۔ اس معاملہ میں کوتوالی پولیس نے گروہ کے 9 شاطروں کو گرفتار کیا ہے۔

ایس پی سٹی راجیش کمار نے میڈیا کو بتایا کہ کل رات جب پولیس جرائم کی روک تھام اور لا اینڈ آڈر بحال رکھنے کی غرض سے پولیس دستہ گشت پر تھا تو نواب گنج پولیس چوکی کے پاس مخبر سے اطلاع ملی کہ جن 20 گاڑیوں کی دھوکا دھڑی کا مقدمہ درج کیا گیا اسکا ایک مفرور ملزم اپنے ساتھیوں کیساتھ وگاڑی کیساتھ ڈھمولہ ندی کے پل کے پاس پہلوان پیر کی طرف آرہا ہے۔ خبر ملنے کے بعد سٹی کوتوال اشوک سولنکی اور پولیس کی ایس او جی ٹیم کے سب انسپکٹر مبارک حسن علی اپنی اپنی ٹیم کیساتھ پہلوان پیر کے پاس پہنچے اور گاڑیوں کی چیکنگ کی اور دو گاڑیوں کو رکنے کا اشارہ کیا تو دونوں گاڑیوں کے ڈرائیوروں نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے اپنی گاڑیوں کو پیچھے موڑ لیا اور ڈھمولہ ندی کیطرف بھاگنے کی کوشش کی پولیس فوری کارروائی کرتے ہوئے دونوں گاڑیوں کے گرد گھیرا تنگ کر دیا اور ڈرائیوروں کو دبوچ لیا۔ پکڑی گئی دونوں گاڑیوں میں 5 لوگ سوار تھے، پولیس نے ان سے سختی سے پوچھ گچھ کی تو انہوں نے اپنے 6 اور ساتھیوں کے نام بتائے جو نہیری غازی پل کے کنارے ہائی وے کے پاس کھڑے تھے۔ پولیس کے مطابق انہوں نے بھی فرار ہونے کی کوشش کی لیکن پولیس نے ان کی کوشش ناکام کر دی اور 4 افراد کو گرفتار کر لیا جبکہ ان کے دو ساتھی فرار ہو گئے۔

پولیس کے مطابق ملزمان نے پولیس پوچھ گچھ میں بتایا کہ ان کا گروہ اپنے جاننے والوں کے نام سے سانٹھ گانٹھ کر کے بینکوں سے لون لے کر کمپنیوں سے گاڑیاں ان کے نام پر خرید لیتے تھے اور پھر کاغذات میں ہیرا پھیری کر کے گاڑیوں پر بینکوں کا کوئی قرض نہ بتا کر گاڑیا فروخت کر دیتے تھے اور اس رقم سے بینک کی سال بھر تک کی قسط ادا کرتے تھے اور جو رقم حاصل ہوتی تھی اس کو آپس میں بانٹ لیتے تھے۔ پولیس نے ملزمان کی نشاندہی پر ایسی 14 لگژری اور بیش قیمت گاڑیاں برآمد کی ہی اور ان کی تفصیل بھی بتائی ہے۔

پولیس نے اس شاطر گروہ کے جن 9 ملزمان کو گرفتار کیا ہے پولیس نے ان کے نام سدھانت سروہی ولد انلکمار ساکن پریم وہار دہلی روڈ، بنی ولد پرشوتم ڈانگ ساکن نیو پلیٹ نگر، راجیو مہیشوری ولد رادھے شیام ساکن مہیشوری نگر، بادل ولد راجیش شدھ ساکن خلاصی لائن درگا پوری، منیش ولد گلشن ساکن ویسٹ ساگر پور، تھانہ ساگر پور، ساؤتھ ویسٹ نئی دہلی، سونو عرف سنیل ولد تلک راج ساکن جوالا نگر، آشیش کمار ولد سریندر کمار ساکن گاؤں شیخ پورہ، روہت ولد اشوک کمار ساکن کیلاش ناتھ پوری پالم کالونی نئی دہلی اور پنکج گپتا ولد اشونی کمار شیام نگر کالونی بھوتیشور سہارنپور۔ پکڑے گئے ان 9 ملزمان میں دو دہلی کے ہیں باقی سب سہارنپور سے تعلق رکھتے ہیں۔

وجلنس ٹیم کی بجلی چوری کے خلاف مہم شروع، 39 لوگوں پر مقدمہ درج

کیٹھور، میرٹھ (ایس این بی)

جہاں اس وقت علاقے میں شدید گرمی میں لوگ جل رہے ہیں، وہیں ویجی لنس ٹیم نے بجلی چوروں کے خلاف مہم شروع کی ہے۔ آج اس مہم میں 39 لوگوں پر بجلی چوری کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ایک ہنگامہ، بجلی محکمہ کے سب ڈویژنل افسر وکلپ مہیش نے جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ بجلی چوروں کے خلاف مہم آگے بھی جاری رہے گی، کیونکہ ان کی چوری سے بجلی کی تاروں میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور لائٹ کا وولٹیج بھی کم ہو جاتا ہے جس سے لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے۔

ہفتہ کے روز ویجی لنس اور پاور ڈپارٹمنٹ کی ایک مشترکہ ٹیم نے گاؤں کایستھ بڈا اور قصبہ کیتھور میں چھاپے مارے جس میں گاؤں کائستھ بڈہ میں 14 صارفین اور کیتھور قصبے میں 25 صارفین کے گھر سے چوری پائی گئی۔ ان تمام صارفین کی ایف آئی آر اینٹی تھیفٹ پولیس اسٹیشن ہاپوڑ اور میرٹھ میں درج کی گئی تھی۔ اس ٹیم میں بنیادی طور پر سب ڈویژنل آفیسر کیتھور وکلپ، مہیش کمتر انجینئر انیل کمار، روی پرتاپ سنگھ، آدتیہ پانڈے، روی کمار، وپن کمار اور دیگر اراکین شامل تھے۔ کیتھور میں رحمت کالونی، منصب پورہ، ہاپوڑ روڈ، محلّہ پڑیو والا، محلّہ قریشیاں، محلّہ جلالدین پورہ میں بجلی چوری پکڑی گئی۔ دوسری جانب ریجنل ایس ڈی او وکلپ مہیش نے عوام کو مزید متنبہ کیا ہے کہ بجلی چوری کو روکنے کا یہ گھمنڈ جاری رہے گا اور اگر کوئی بجلی چوری کرتا ہوا پکڑا گیا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

چودھری مہندر سنگھ ٹکیت کی برسی منائی جائے گی آج

کھتولی (ایس این بی) مظفرنگر میں بھارتیہ کسان یونین کے بانی اور کسان مسیحا چودھری مہندر سنگھ ٹکیت کی برسی اتوار کو سادگی کے ساتھ منائی جائے گی۔ یوم وفات پر سیسولی کے کسان بھون میں ہون پوجا، سیمینار کا انعقاد کیا جائے گا اور پانی و جنگلات کی زمین کو بچانے کا عہد لیا جائے گا اور خون کا عطیہ کیمپ بھی لگایا جائے گا۔ بی کے یو کے قومی صدر چودھری نریش ٹکیت نے بتایا کہ چودھری مہندر سنگھ ٹکیت کی برسی ریاست میں ضلعی سطح پر منائی جائے گی، جس میں پانی، جنگل، زمین بچاؤ پر سیمینار ہو گا۔ سیمینار میں سماجی، سیاسی، زرعی سائنسدان، سینٹرل گراؤنڈ واٹر بورڈ کے سائنسدان اور کسانوں کی بڑی تعداد شرکت کریں گے اور دہلی کے نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کو پروگرام میں شرکت کے لئے کال موصول ہوئی ہے۔

واضح ہو کہ بھارتیہ کسان یونین کی بنیاد اس وقت 1987 میں رکھی گئی تھی۔ جب کسانوں میں بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو لے کر ابال آیا۔ بی کے یو کے اس وقت کے صدر آنجہانی مہندر سنگھ ٹکیت کی قیادت میں شاملی ضلع کے کرموکھیڑی پاور اسٹیشن پر ایک بڑی تحریک چلی تھی۔ اس میں پولیس کی فائرنگ سے دو کسانوں جے پال اور اکبر کی موت ہو گئی تھی اس کے ساتھ پی اے سی کا ایک جوان بھی مارا گیا تھا اس کے بعد بابا ٹکیت نے بڑی تحریک شروع کی اتر پردیش کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ ویر بہادر سنگھ نے بابا ٹکیت کی طاقت کو پہچانا اور خود سیسولی گاؤں گئے اور کسانوں کی پنچایت سے خطاب کیا اور راحت دی۔ اس کے بعد ٹکیت نے پورے ملک کا سفر کیا اور کسانوں کے لئے کام کیا۔ انہوں نے اپنی تحریک کو سیاست سے بالکل الگ رکھا۔ کئی بار دارالحکومت دہلی آ کر بھی دھرنا دیا۔

کسانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، ممبر پارلیمنٹ کا افسران کو مشورہ

گاؤں تیتر واڑہ میں بجلی چوری کرنے والوں کے کیبل کے ہمراہ ایس ڈی او اور دیگر ملازمین

کیرانہ (ایس این بی)

ایک جانب کیرانہ پارلیمانی حلقہ کے ایم پی کا فرمان کہ بجلی کارپوریشن کے افسران کسانوں پر نرم نظر رکھیں اور ٹیوب ویل پر نہ لگائیں بجلی کے میٹر تو دوسری جانب محکمہ بجلی کے اعلی افسران نے بجلی چوری روکنے کے لئے پی ایس سی کی ایک بٹالین طلب کی ہے جو حساس علاقوں میں افسران کے ہمراہ بجلی کے بقایا بلوں کو وصول کرنے اور بجلی چوری روکنے میں مدد کرے گی۔

کیرانہ اور اطراف کے علاقوں میں کبھی بلڈوزر کے چلنے سے تو کبھی محکمہ بجلی کے افسران کی چیکنگ مہم اور ٹیوب ویل پر بجلی کے میٹر لگانے سے کھل بلی کے ہمراہ ذہنی ٹینشن اور دماغی خوف کا ماحول بنا ہوا ہے ابھی تک تو علاقہ کے کسان محکمہ بجلی کے افسران کی من مانی چیکنگ اور ٹیوب ویل پر میٹر لگانے سے ہی پریشان تھے اور الگ الگ مقامات پر دھرنا دے کر اور بجلی والوں کو یرغمال کر کے دھرنے پر بیٹھا کر اپنے مطالبات منوانے کے لئے مظاہرہ کر رہے تھے مگر اب مذکورہ محکمہ کے اعلی افسران نے چیکنگ کے دوران پی ایس سی کو بھی شامل کر کے کسانوں کے ذہنی بحران میں مذید اضافہ کیا ہے مگر اس گہما گہمی بھرے ماحول میں مقامی ایم پی بی جے پی کے پردیپ چودھری کسانوں کے لئے مسیحا بن کر آئے ہیں موصوف نے ضلع کے اعلیٰ افسران کی ایک خصوصی میٹنگ میں بجلی کارپوریشن کے افسران سے کہا کہ وہ کسانوں پر نرم نظر رکھیں اور ٹیوب ویل پر بجلی کے میٹر نہ لگائیں اسی درمیان ایم ایل سی ویریندر سنگھ نے بھی کہا کہ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنی میرٹھ آمد پر کہا تھا کہ ٹیوب ویل پر میٹر نہیں لگائے جائیں گے تو بجلی کارپوریشن کے افسران اپنی من مانی کیوں کر رہے ہیں۔ دونوں لیڈران کی اس حمایت سے جہاں متاثرین صارفین کے چہرے کھل گئے ہیں وہنی صارفین بجلی کی ذہنی ٹینشن ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔

آج بھی بجلی والوں نے گاؤں تیتر واڑہ میں اپنے مخصوص انداز میں بجلی چیکنگ کی یہاں پر ایس ڈی او اوم پرکاش جے ای راہل کمار اور محمد قیوم سیفی کے ہمراہ ان کے معاون ملازمین نے 29 مقامات سے بجلی کی چوری پکڑی اور ان کے کیبل کاٹے اور اس درمیان چیکنگ ٹیم نے 2 لاکھ روپے سے زائید بقایا بل کا روپے اور جرمانہ وصول کیا جبکہ ڈیڑھ درجن سے زائید افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کی سفارش کی۔ اس ضمن میں ایس ڈی او کیرانہ نے کہا ہے کہ کسانوں کے ٹیوب ویل پر بجلی کا میٹر لگانے کا مسئلہ الگ ہے اور ہماری ٹیم کے ذریعہ جو مہیم چلائی جا رہی ہے وہ بجلی کے بلوں کے بقایا داروں کے خلاف اور بجلی چوری کرنے والوں کے خلاف ہے جو کہ ایسی طرح غیر جانبدارانہ طریقہ سے جاری رہے گا۔ موصوف نے صارفین بجلی اور سماج کے معزز افراد سے بجلی ملازمین کا تعاون کرنے کی اپیل کی۔

ریاستی وزیر نے لوگوں کے مسائل کو سنا

دیوبند (ایس این بی) پی ڈبلیو ڈی کے ریاستی وزیر کنور برجیش سنگھ نے ہفتہ کو اپنے گاؤں جڑودہ جٹ میں واقع اپنی رہائش گاہ پر علاقے کے لوگوں کے مسائل سنے اور انہیں موقع پر ہی حل کیا۔ اس دوران انہوں نے دیگر افسران سے بات چیت کی اور انہیں علاقے کی ترقی کے لیے ضروری ہدایات دیں۔ چلچلاتی گرمی کے دوران بھی ریاستی وزیر پی ڈبلیو ڈی کی رہائش گاہ پر لوگوں کی بھیڑ جمع رہی، اس دوران نہ صرف علاقے کے بلکہ دیگر اسمبلی حلقوں کے لوگ بھی اپنی شکایات سنانے کے لیے مختلف کاموں کے لیے ان کی رہائش گاہ پر موجود تھے۔ کچھ نے انہیں پولیس کی پریشانی سے آگاہ کیا، کسی نے سڑک کا مسئلہ بتایا تو کچھ نے اپنے علاقے کو دیگر ترقیاتی کاموں میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس دوران کنور برجیش سنگھ نے لوگوں کے مسائل سنے اور عہدیداروں سے بات کرتے ہوئے ان کے حل کے لیے ضروری ہدایات دیں۔ اس دوران بلاک برمکھ کے نمائندہ وجے تیاگی، بی جے پی شہر صدر وپن گرگ اور ڈاکٹر اوپیندر دیگر بی جے پی کارکنان موجود رہے۔

اسمیک کی اسمگلنگ کرنے والے 3 افراد گرفتار

مرادآباد (ایس این بی) ایس ایس پی ہیمنٹ کٹیال کی فون پر آئی ایک کال کی مدد سے پولیس نے اسمیک کی اسمگلنگ کرنے والے میاں بیوی سمیت 3 افراد کو گرفتار کیا ہے، ملزمان نے پولیس کو اپنے ساتھیوں کے نام بھی بتائے ہیں۔ ایس ایس پی ہیمنت کٹیال کے وہاٹس ایپ نمبر سے عوام سے اپیل کی گئی تھی کہ جرائم پر قابو پانے کے لئے لوگ اپنے علاقہ میں ہونے والی مشتبہ اور غلط سرگرمیوں کی اطلاع دیں۔ اطلاع دینے والے کا نام پوشیدہ رکھا جائے گا۔ اسی پر کال کرنے والوں نے بتایا کہ بریلی کے کچھ لوگ مرادآباد میں اسمیک لا کر سپلائی کرتے ہیں۔ ایس ایس پی نے تھانہ سول لائن پولیس کی ٹیم تشکیل دی۔ ٹیم نے چیکنگ کے دوران ایک لگزری کار روکی اور اسمیک سمیت 3 افراد کو دھر دبوچا۔

نابالغہ کا اغوا کر کے عصمت دری کرنے کا نوجوان پر الزام

دیوبند (ایس این بی)

کوتوالی علاقے کے ایک محلّہ کی رہنے والی ایک خاتون نے مظفرنگر کے نیرانا گاؤں کے رہنے والے ایک نوجوان پر اپنی نابالغ بیٹی کو اغوا کرنے اور اس کی عصمت دری کرنے کا الزام لگایا ہے۔ متاثرہ نے کوتوالی میں دی گئی شکایت میں ملزم کے خلاف پولیس کارروائی کی فریاد کی ہے۔ متاثرہ نے کوتوالی میں دی گئی تحریر میں ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ مظفرنگر کا رہنے والا ملزم نوجوان دیوبند کے سرائے پیرزادگان کے رہنے والے اپنے ماموں سمیت 2 لوگوں کے ساتھ مل کر گزشتہ 9 مئی کو اس کی نابالغ بیٹی کو اٹھا کر لے گیا۔ اس کے مطابق اس دوران وہ اپنی بیٹی کو تلاش کرتی رہی اور 11 مئی کو بنارس کی چائلڈ ہیلپ لائن سے اسے فون آیا کہ اس کی بیٹی ان کے پاس ہے۔

نریندر سنگھ قتل کا پردہ فاش، بیوی ہی قاتل ثابت ہوئی

مرادآباد (ایس این بی) ضلع کے مہلک پور گاؤں میں 5 مئی کو ہوئے نریندر سنگھ قتل کا پولیس نے پردہ فاش کر دیا ہے۔ نریندر کا قتل اس کی بیوی گیتا نے اپنے محبوب نیرج سے شادی کرنے کے لئے کرایا تھا۔ پولیس کا دعویٰ تھا کہ گیتا نے اپنے عاشق نیرج کو اپنے شوہر نریندر کا قتل کرنے کے لئے اکسایا۔ نیرج پانچ مئی کو نریندر کو تفریح کرانے کے بہانہ اپنے ساتھ لے گیا اور گرجا دیوی مندر میں درشن کرنے کے بہانہ اپنے ساتھ لے جا کر اپنے بھتیجے اور چچیرے بھائی کی مدد سے گلا دبا کر نریندر کو قتل کر دیا۔ ایس پی سٹی اکھلیش بھدوریا کے مطابق ضلع بجنور کے علاقہ دھامپور کی ٹیچر کالونی کے ساکن نریندر سنگھ کی شادی بارہ سال قبل تھانہ سول لائن کے مہلک پور گاؤں کی ساکنہ کسم پال عرف گیتا سے ہوئی تھی۔ نریندر بیوی کے ساتھ اپنی سسرال میں ہی رہتا تھا۔ 5 مئی کی شام نیرج نریندر کو گرجا دیوی مندر میں درشن کرانے کے بہانہ اپنے ساتھ لے گیا۔ یہ لوگ بذریعہ کار گئے۔ کار میں نیرج کے ساتھ اس کا بھتیجہ اور چچیرا بھائی بھی تھا۔ اس کے بعد سے نریندر گھر نہیں ہوتا۔ گیتا نے شوہر کی گمشدگی تھانہ سول لائن میں درج کرائی۔ ادھر نریندر کی ماں کسما دیوی نے تھانہ سول لائن میں بیٹے کے اغوا کی رپورٹ درج کرائی انہوں نے گیتا اور اس کے عاشق نیرج پر نریندر کو اغوا کرنے کا الزام لگایا۔ پولیس نے نیرج اور گیتا کو گرفتار کر کے سختی سے پوچھ تاچھ کی تو دونوں نے جرم قبول کرتے ہوئے بتایا کہ نیرج نے اپنے بھتیجے سور بھ اور چچیرے بھائی متھن کے ساتھ مل کر نریندر کو گلا گھونٹ کر قتل کر دیا۔ متھن اور سور بھ فرار ہیں۔ ان کی تلاش جاری ہے۔ گیتا اور نیرج کو گرفتار کر کے پولیس نے جیل بھیجا ہے۔ پولیس اس معاملہ میں ملزمان کو ریمانڈ پر لے گی۔ نیرج نے بتایا کہ وہ بچپن سے ہی گیتا سے پیار کرتا تھا بچپن کا پیار 12 سال کی شادی شدہ زندگی پر بھاری پڑا۔ گیتا نے نیرج کو فون کیا اور پھوٹ پھوٹ کر روئی اور نیرج کو نریندر کا قتل کرنے کے لئے اکسایا۔

ڈی ایم نے عوامی مسائل کو سنا

گنگوہ (ایس این بی) ہفتے کے روز تھانے میں یوم تصفیہ میں ڈی ایم نے غیر قانونی طریقے پر کی جارہی کانکنی سے لے کر اور گئوشالہ میں بھونسہ مہیا کرانے جیسے عوام کے مسائل سنے۔ انہوں نے غیر قانونی کانکنی پر فوراً ہی کارروائی کرنے کے احکامات جاری کر دیے۔ یوم تصفیہ میں پہنچے ڈی ایم اکھلیش سنگھ کے سامنے لوگوں نے بجلی سپلائی ٹھیک نہ ہونے کی شکایت کی۔ اس کے علاوہ زمین سے متعلق تنازعات اور جمنا کے کنارے کھادر علاقے میں غیر قانونی ڈھنگ سے بغیر رائلٹی کے ریت سے بھرے ٹرک اور گاڑیاں نکالے جانے کے معاملات کو بھی اٹھایا گیا۔ اس پر انہوں نے تحصیلدار اور پولیس سے فوراً کارروائی کرنے کے احکامات دیے۔

ضروری اطلاع

قارئین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس اخبار میں شائع ہونے والے سبھی اشتہارات پر کارروائی کرنے سے پہلے پوری تحقیق کر لیں اور مناسب صلاح لے لیں۔ کوئی بھی سبسکرائبر جو اس اخبار میں شائع کسی اشتہار جیسے ٹاور، نوکری، قرض سے متعلق یا دیگر کسی بھی طرح کے سلسلہ میں کوئی رقم بھیجتا ہے یا کسی طبی صلاح پر کوئی کارروائی یا خرچ کرتا ہے یا کوئی وعدہ کرتا ہے تو ایسا وہ اپنے خود کے ضمیر، عقل اور جوکھم پر کریں گے۔ کمپنی، ناشر یا اس کا کوئی ملازم اشتہار دہندہ کے ذریعہ ان کے کسی پروڈکٹ یا سروس کے لیے کیے گئے کسی دعوے کی سچائی کی یقین دہانی نہیں کراتے اور ایسے اشتہارات پر یقین کر کے کسی شخص کو ہوئے کسی خسارے، نقصان اور نتائج کے لیے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

www.roznamasahara.com / email : sundayumang009@gmail.com

روزنامہ راشٹریہ سہارا

15 مئی 2022 اتوار

امنگ

صفحہ-7 : بزم ادب

لہورنگ پنسل

(افسانہ)

صفحہ-7 : بزم ادب

مشتاق احمد یوسفی کے

دلچسپ اقوال

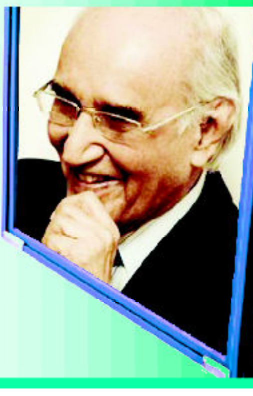

آن لائن ٹیچنگ

نئے دور کی نئی ضرورت

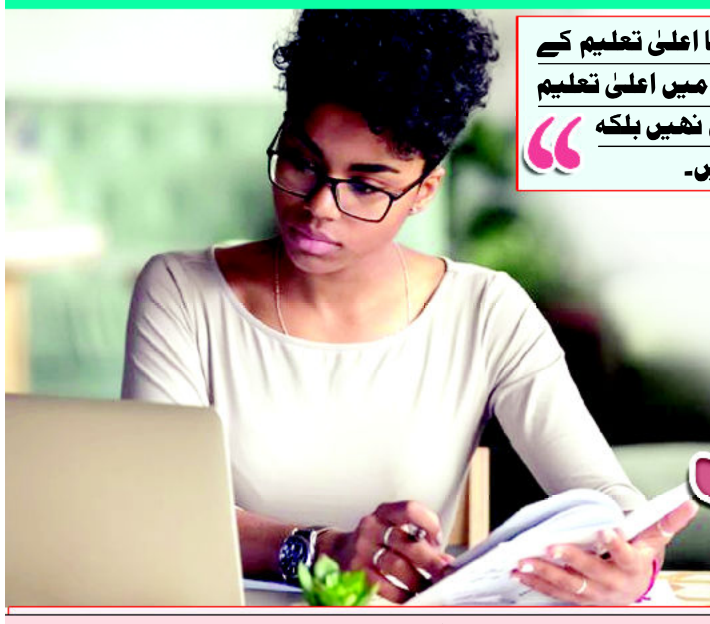

> آن لائن لرننگ سے بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ امریکہ میں 2002 میں 16 لاکھ طلبا اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے ای -لرننگ کورسز کر رہے تھے۔ اگلے سات سال میں اس میں ساڑھے تین گنا کا اضافہ ہوا۔ 2009 میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ای -لرننگ کورسز کرنے والے طلبا کی تعداد 56 لاکھ سے زیادہ ہوگئی تھی۔ یہ اضافہ حیران نہیں بلکہ حوصلہ بخش ہے کہ علم کی ترسیل کے لیے جدید طریقوں کو اپنایا جا رہا ہے۔ طلبا حصول علم کو اہمیت دے رہے ہیں۔

ہر دور کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں، اپنی ضرورتیں ہوتی ہیں۔ بدلتی ہوئی ضرورتوں، نئے تقاضوں کو نظرانداز کرکے مثبت تبدیلی کی امید نہیں کی جاسکتی۔ آن لائن ٹیچنگ نئے دور کے مطابق ہی متعارف کرائی گئی ہے مگر درس وتدریس کا یہ نظام اچانک نہیں متعارف کرایا گیا ہے، یہ نظام مرحلہ وار یہاں تک پہنچا ہے۔ تعلیم کے شعبے میں کام کرنے والے لوگ بہت پہلے سے یہ محسوس کر رہے تھے کہ ان لوگوں کے لیے بھی پڑھائی کا انتظام کیا جانا چاہیے جن کی عمر اسکول جانے لائق نہیں رہی یا جن کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ اسکول اور کالج جاکر پڑھ سکیں۔ دوردراز، خاص کر پہاڑی علاقوں اور جنگلوں والے علاقوں میں جہاں اسکول قائم کرنا مشکل تھا، وہاں کے لوگوں کو زیور تعلیم سے کیسے آراستہ کیا جائے، اس سوچ کے زیراثر بھی تعلیم کے شعبے میں کام کرنے والے لوگ علم کی ترسیل کے لیے کام کر رہے تھے۔ یہ ان کی کوششوں سے ہی ممکن ہوا کہ امریکہ میں انیسویں صدی میں کورِس پانڈنس کورسز کی ابتدا ہوئی۔ بعد میں جیسے جیسے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی ہوتی گئی، دوردراز کے طلبا کو پڑھانے کی سہولتیں بھی بڑھتی گئیں، البتہ انٹرنیٹ کی ایجاد اور اس کے استعمال سے تعلیم کی ترسیل جتنی آسان ہوئی ہے، پہلے کبھی اتنی آسان نہیں تھی۔ اب سن کر بھی تعلیم حاصل کرنے کا رجحان بڑھا ہے اور اسے بڑھانے میں آڈیو بک یا ٹاکنگ بک نے اہم رول ادا کیا ہے۔ ویسے آڈیو بک کا تصور پہلے سے موجود تھا مگر ادھر کے برسوں میں یہ کافی مقبول ہوا ہے۔ اس سے بغیر حرف شناسی کے کتابوں سے واقفیت آسان ہوگئی ہے، نالج کا حصول ممکن ہوگیا ہے مگر آن لائن ٹیچنگ میں عام طور پر پہلے سے اتنی نالج کی ضرورت ہوتی ہے کہ طلبا اساتذہ کی باتوں کو سمجھ سکیں، وہ جو لکھا رہے ہیں، لکھ سکیں، ان کے سوالوں کے جواب لکھ کر بھیج سکیں یعنی بہت سی چیزیں ویسی ہی ہوتی ہیں جیسے اسکولوں اور کالجوں میں ہوتی ہیں، بس فرق یہ ہوتا ہے کہ استاد کہیں سے تنہا پڑھا رہا ہوتا ہے اور طلبا و طالبات الگ الگ جگہوں سے اینڈرائیڈ موبائل، ٹیب، لیپ ٹاپ یا ڈیسک ٹاپ کے توسط سے کلاسز لے رہے ہوتے ہیں۔ وہ بول کر فوراً جواب دے سکتے ہیں مگر لکھ کر فوراً جواب نہیں دکھا سکتے۔ جواب ایک پروسیس کے تحت ٹیچر کو بھیجنا ہوتا ہے اور ٹیچر کو بھی ٹیکنیکل پروسیس کا خیال رکھتے ہوئے اصلاح شدہ کاپی طالب علم یا طالبہ کو بھیجنی ہوتی ہے۔

آن لائن ٹیچنگ کا مطلب انٹرنیٹ کے توسط سے پڑھانا اور آن لائن لرننگ کا مطلب انٹرنیٹ کے توسط سے پڑھنا ہوتا ہے۔ آن لائن لرننگ کو ای-لرننگ، ڈِسٹنس لرننگ اور ڈِسٹنس ایجوکیشن بھی کہا جاتا ہے۔ امریکہ اور دیگر ملکوں میں اعلیٰ تعلیم کی ترسیل کے لیے اس کا استعمال ہونے لگا ہے۔ کام کے ساتھ پڑھنے اور دیگر وجوہات سے آن لائن لرننگ میں پوری دنیا کے لوگوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ اس سے بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ امریکہ میں 2002 میں 16 لاکھ طلبا اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے ای -لرننگ کورسز کر رہے تھے۔ اگلے سات سال میں اس میں ساڑھے تین گنا کا اضافہ ہوا۔ 2009 میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے ای -لرننگ کورسز کرنے والے طلبا کی تعداد 56 لاکھ سے زیادہ ہوگئی تھی۔ یہ اضافہ حیران نہیں بلکہ حوصلہ بخش ہے کہ علم کی ترسیل کے لیے جدید طریقوں کو اپنایا جا رہا ہے، طلبا حصول علم کو اہمیت دے رہے ہیں۔

شاید ابھی کچھ اور برس لوگ ای-لرننگ کے بارے میں زیادہ نہیں جان پاتے مگر کورونا نے آکر حالات مختلف بنا دیے۔ کورونا وائرس کو پھیلنے سے روکنے کے لیے لاک ڈاؤن کرنا پڑا۔ اس کی وجہ سے اسکولوں، کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں کو بند کرنا پڑا۔ ایک مدت گزرنے کے بعد جب یہ محسوس کیا جانے لگا کہ کورونا ابھی نہیں جا رہا ہے تو آن لائن کلاسز کی ابتدا کی گئی۔ بعد میں باضابطہ آئن لائن سے ہی امتحانات بھی لیے گئے، نتائج کا اعلان بھی کیا گیا۔ اس سے ان لوگوں کو آن لائن لرننگ اور ٹیچنگ کی اہمیت کو سمجھنے میں آسانی ہوئی جو اب تک اس سے واقف نہیں تھے مگر سوال یہ ہے کہ کیا آن لائن کلاسز سے سبھی طلبا و طالبات کو فائدہ پہنچا ہے؟ اس کا راست جواب ہے، نہیں، کیونکہ آن لائن کلاسز کے لیے کم سے کم ایک اینڈرائیڈ موبائل اور انٹرنیٹ کنکشن کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ دنیا کی آبادی کے 59 فیصد لوگ جب 5 ڈالر روزانہ نہیں کما پاتے، پھر یہ امید کیسے کی جاسکتی ہے کہ سبھی طلبا و طالبات کے پاس اینڈرائیڈ موبائل اور انٹرنیٹ کنکشن ہوگا۔

ایک اور بات یہ کہ ای-لرننگ علم کے حصول کو تو آسان بناتی ہے مگر یہ اسکول، کالج، یونیورسٹی یا دیگر تعلیمی اداروں میں دی جانے والی تعلیم کا متبادل نہیں بن سکتی، کیونکہ وہاں طلبا و طالبات صرف تعلیم ہی حاصل نہیں کرتے ہیں، یہ بھی سیکھتے ہیں کہ کب کیسے بولنا چاہیے، جواب دینے کا، باتیں کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے، دوستوں کے ساتھ کی کتنی اہمیت ہے۔ کلاس روم میں ایک ساتھ بیٹھ کر پڑھتے ہوئے کسی سوال کا جواب دینے سے حوصلہ بڑھتا ہے تو کسی سوال کا جواب نہ دینے سے استاد اور دوستوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑتا ہے اور یہ شرمندگی بھی یہ سکھاتی ہے کہ ناکامیوں کو قبول کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی عادت ہونی چاہیے، اس لیے ای-لرننگ ان لوگوں کے لیے تو ٹھیک ہے جن کے پاس اسکول یا کالج جانے کا وقت نہیں ہے یا ان کی عمر اتنی ہوگئی ہے کہ وہ اسکول یا کالج جاتے ہوئے شرمندگی محسوس کرتے ہیں مگر ان بچوں اور بچیوں کے لیے ٹھیک نہیں ہے جو اسکول یا کالج جاسکتے ہیں مگر نہیں جارہے ہیں۔ ■

> ایک ریاضی پڑھانے والا ٹیچر اتوار کی چھٹی کرنے کے باوجود روزانہ 3 سے 4 گھنٹے پڑھاکر 120,000 سے 144,000 روپے کما سکتا ہے۔

کم وقت میں زیادہ پیسہ

کئی اساتذہ طلبا کو پڑھا کر ہی گزر بسر کرتے ہیں۔ پہلے اساتذہ گھر گھر جاکر طلبا کو پڑھایا کرتے تھے یا طلبا پڑھنے کے لیے ان کے گھر آیا کرتے تھے، خاص کر اپنی بچیوں اور لڑکیوں کو ٹیوشن کے لیے والدین کی خواہش یہی رہتی تھی کہ ٹیچر ان کے گھر آئیں۔ کئی ٹیچر گھر جاکر پڑھانے کو معیوب سمجھتے تھے، اس لیے والدین چاہ کر بھی ان کی خدمات حاصل نہیں کر پاتے تھے مگر اب حالات بدل گئے ہیں۔ آن لائن ٹیچنگ نے اساتذہ اور طلبا دونوں کے لیے آسانیاں پیدا کردی ہیں۔ اچھے اساتذہ کو یہ سوچنا نہیں پڑتا کہ اپنے محلے کے طلبا کو ٹیوشن پڑھانے کے لیے اپنی تشہیر کیسے کریں، کیونکہ اب دیگر محلوں اور شہروں کے ہی نہیں، ملکوں کے بچوں کو بھی وہ پڑھا سکتے ہیں اور کم وقت میں زیادہ روپے کما سکتے ہیں۔ دلی یا ممبئی میں ایک ٹیچر ریاضی پڑھانے کے لیے مان لیجئے کہ 2500 یا 3000 روپے ماہانہ لیتا ہے، وہ ہفتے میں ایک دن گیپ کرکے 3 دن ڈیڑھ سے دو گھنٹے پڑھاتا ہے اور اس کے ایک بیچ میں 12 طلبا ہیں، ایسے وہ 4 بیچ پڑھاتا ہے تو اتوار کی چھٹی کرنے کے باوجود روزانہ 3 سے 4 گھنٹے پڑھاکر وہ 120,000 سے 144,000 روپے تک کما لیتا ہے۔ اس کے پاس اپنی پڑھائی کے لیے بھی پورا وقت ہوتا ہے اور دیگر کاموں کے لیے بھی۔ یہی کام گاؤں میں بیٹھا ہوا ایک اچھا ٹیچر بھی کرسکتا ہے اور اگر اس کی صلاحیت کے ساتھ پڑھانے کا انداز بھی اچھا ہے تو وہ بھی اتنے ہی روپے کما سکتا ہے، اس کے لیے اس کے پاس انٹرنیٹ کنکشن ہونا چاہیے اور دیگر کچھ چیزیں ہونی چاہئیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہی ٹیچر اپنے گاؤں کے طلبا کو پڑھا کر اتنے روپے کمانا چاہے تو کما سکتا ہے؟ جواب نفی میں ہی ہوگا، البتہ ٹیوشن کو ایک حد تک ہی پروفیشن سمجھنا چاہیے اور اپنے آس پاس کے ان طلبا و طالبات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جو پڑھنا چاہتے ہیں مگر ٹیچر کو ٹیوشن کی فیس دینے کے لیے ان کے پاس پیسے نہیں ہیں بلکہ وہ ٹیچر جو گاؤں یا چھوٹے قصبے کے ہیں اور آن لائن ٹیچنگ کرتے ہیں، انہیں بچے ہوئے وقت کا استعمال اپنے اطراف کے غریب بچوں کو فری کوچنگ دینے کے لیے کرنا چاہیے۔ اس سے ان کا سماجی رتبہ بڑھے گا اور وہ یہ مثال بھی قائم کرسکیں گے کہ آج بھی ایک ٹیچر کا جذبہ مرا نہیں ہے، پیسہ درس و تدریس پر غالب نہیں آسکا ہے۔ ■

مشکل نہیں

اچھے اساتذہ کی فراہمی

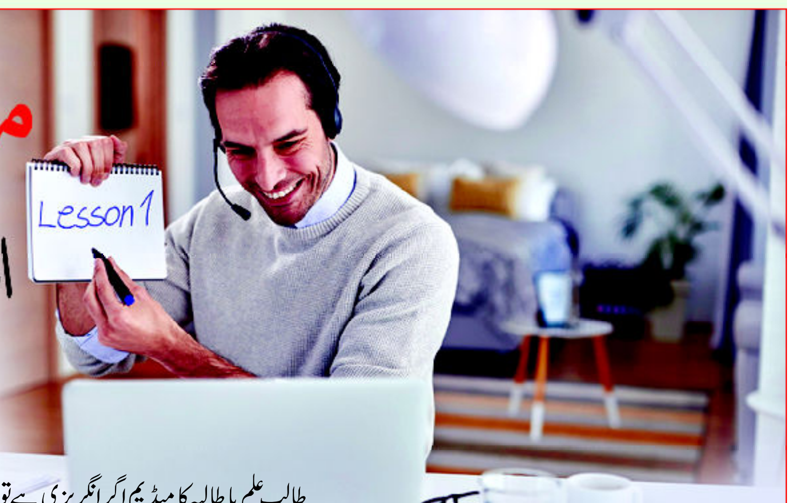

ایک وقت وہ بھی تھا جب اچھے اساتذہ کی تلاش بہت مشکل ہوا کرتی تھی۔ نامور اور باصلاحیت اساتذہ کی فیس دینے کی ہر ایک کی استطاعت نہیں ہوتی تھی، اس لیے بیشتر لوگ خواہش رکھتے ہوئے بھی ان سے رابطہ کرنے کی، یہ کہنے کی جرأت نہیں کر پاتے تھے کہ آپ ہمارے بچوں کو پڑھا دیجئے۔ اگر اساتذہ کو فیس دینے کی استطاعت ہوتی اور ان تک رسائی بھی ممکن ہوتی تو دیکھنا یہ پڑتا تھا کہ ان کے پاس وقت ہے یا نہیں، کیونکہ اس وقت اتنی ہی دور تک اچھے اساتذہ کی تلاش کرنی پڑتی تھی جہاں تک پڑھنے والے لڑکے یا لڑکیاں جاسکیں مگر انٹرنیٹ نے یہ پریشانی ختم کردی ہے۔ اب چند کلومیٹر کے اندر ہی اچھے اساتذہ کی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں رہ گئی ہے۔

> اب چند کلومیٹر کے اندر ھی اچھے اساتذہ کی تلاش کرنے کی ضرورت نھیں رہ گئی ھے۔ طالب علم یا طالبہ کا میڈیم اگر انگریزی ھے تو ان کے ٹیوشن کے لیے دیگر ملکوں کے اساتذہ کی بھی خدمات حاصل کی جا سکتی ھیں۔

طالب علم یا طالبہ کا میڈیم اگر انگریزی ہے تو ان کے ٹیوشن کے لیے دیگر ملکوں کے اساتذہ کی بھی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اگر کسی والدین کے پاس بچوں کی ٹیوشن کے عوض موٹی رقم دینے کی سکت نہیں ہے تو ان کے بچے اور بچیاں فری آن لائن کلاسز سے مستفید ہوسکتے ہیں۔ یہی نہیں، یوٹیوب پر سیکڑوں اساتذہ مختلف موضوعات پر ویڈیوز ڈاؤن لوڈ کرتے ہیں۔ ویڈیوز میں موضوعات کو سمجھانے کے لیے گرافکس کا بھی سہارا لیا جاتا ہے اور دلچسپ انداز میں موضوع کو سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے یہ ہوتا ہے کہ طلبا کو نصابی کتاب کا جو باب بہتر طور پر سمجھ میں نہیں آتا، وہ ان ویڈوز کو دیکھ کر سمجھ میں آجاتا ہے مگر اس طرح کے ویڈیوز دیکھ کر نصاب کو سمجھنے سے پہلے یہ اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ کہیں ویڈیوز میں انفارمیشن غلط تو نہیں دی گئی ہیں، کیونکہ نصابی کتابیں کوئی افسانوں کا مجموعہ یا ناول نہیں ہوتیں، ان کتابوں کے پڑھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ امتحان میں پوچھے جانے والے سوالوں کے جواب اچھے سے دے سکیں۔ کئی بار سب انفارمیشن صحیح ہونے پر بھی سمجھانے والے کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ اسی انداز میں جواب لکھنے کا مطلب نمبر کٹوانا ہے۔ اسی بات کا خیال آن لائن لرننگ کے وقت بھی رکھنا چاہیے۔ اکثر اسکولوں کے اساتذہ یہ برداشت نہیں کرتے کہ کسی سوال کا جواب جس انداز میں انہوں نے لکھا ہے، کوئی طالب علم یا طالبہ کسی اور انداز میں لکھے، اس لیے آن لائن لرننگ کے وقت بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس کا استعمال کورسز کو صرف سمجھنے کے لیے کرنا ہے، مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاروں کے لیے کرنا ہے، اسکول یا کالج کی نصابی کتابوں کے جواب اپنے انداز میں تیار کرنے کے لیے نہیں۔ جواب وہی لکھنا چاہیے جو اسکول یا کالج کے اساتذہ نے لکھایا ہے، کیونکہ کاپی پر نمبر انہیں ہی دینا ہے۔ ■

کم خرچ میں تعلیم کی ترسیل زیادہ

بڑے شہروں میں ایک ٹھیک ٹھاک سہولتوں والا اسکول کھولنا لاکھوں کی نہیں، کروڑوں کی بات ہوگئی ہے۔ اسے کھولنے میں وقت بھی بہت لگتا ہے اور ظاہر ہے، کروڑوں روپے خرچ کرنے کے بعد اسکول قائم کرنے والے کروڑوں کمانا بھی چاہیں گے، اس لیے اپنے بچوں کے اسکولوں کی ماہانہ فیس ہزاروں روپے والدین کو ادا کرنی پڑتی ہے۔ ایسی صورت میں غریب کے بچے تعلیم کیسے حاصل کر پائیں گے، یہ ایک سوال ہے اور اس کا جواب تلاش کرتے وقت یہ بات نظرانداز نہیں کی جانی چاہیے کہ ہر ریاست کی حکومت کجریوال کی حکومت نہیں کہ وہ تعلیم پر ترجیحی بنیاد پر خرچ کرے گی، ہر وزیر تعلیم منیش سسودیا جیسا نہیں کہ تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لیے خوب دلچسپی لے گا۔ حالات کو دیکھتے ہوئے یہی بہتر لگتا ہے کہ حکومتیں دوردراز کے علاقوں، جنگل اور پہاڑوں والے علاقوں اور ان علاقوں کے بچوں کو، جہاں اسکول نہیں ہیں، زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کا سہارا لیں، آئن لائن ٹیچنگ اور لرننگ کو عام کریں۔ اس کے لیے انٹرنیٹ کنکشن کو بہتر بنانا ہوگا اور ہر جگہ پہنچانا ہوگا، ان بچوں کو اینڈرائیڈ موبائل یا ٹیب فراہم کرنا ہوگا جن کے والدین کی آمدنی زیادہ نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے حکومت کے ڈیجیٹل انڈیا کا خواب بھی پورا ہوگا، لوگ ٹیکنالوجی کی اہمیت کو سمجھ پائیں گے، تعلیم کی ترسیل میں دشواری پیش نہیں آئے گی اور وطن عزیز ہندوستان میں خواندہ لوگوں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوگا۔ آن لائن ٹیچنگ کو عام کرنا مشکل تو ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔ آئن لائن ٹیچنگ کی سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ نئے سرکاری اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے قیام پر بھی توجہ دی جانی چاہیے، کیونکہ تعلیمی اداروں میں جاکر تعلیم حاصل کرنے کی بات ہی کچھ اور ہے۔ ■

> آئن لائن ٹیچنگ کی سھولتیں فراھم کرنے کے ساتھ تعلیمی اداروں کے قیام پر بھی توجہ دی جانی چاھیے، کیونکہ تعلیمی اداروں میں جاکر تعلیم حاصل کرنے کی بات ھی کچھ اور ھے۔

مشتاق احمد یوسفی کے دلچسپ اقوال

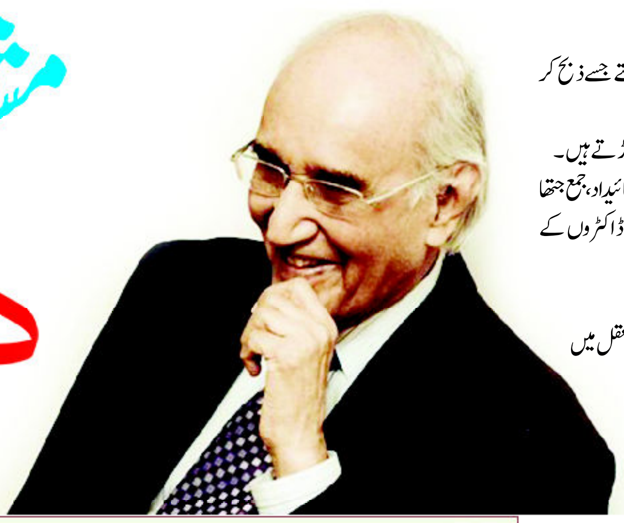

”آپ راشی، زانی اور شرابی کو ہمیشہ خوش اخلاق، ملنسار اور میٹھا پائیں گے۔ اس واسطے کہ وہ نخوت، سخت گیری اور بد مزاجی افورڈ ہی نہیں کر سکتے۔ چھوٹے ملکوں کے موسم بھی تو اپنے نہیں ہوتے۔ ہوائیں اور طوفان بھی دوسرے ملکوں سے آتے ہیں۔ زلزلوں کا مرکز بھی سرحد پار ہوتا ہے۔“

- جس دن بچے کی جیب سے فضول چیزوں کے بجائے پیسے برامد ہوں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اسے بےفکری کی نیند کبھی نصیب نہیں ہوگی۔
- لاہور کی بعض گلیاں اتنی تنگ ہیں کہ اگر ایک طرف سے عورت آ رہی ہو اور دوسری طرف سے مرد تو درمیان میں صرف نکاح کی گنجائش بچتی ہے۔
- داغ تو دو ہی چیزوں پر سجتا ہے۔ دل اور جوانی۔
- ہر دکھ، ہر عذاب کے بعد زندگی آدمی پر اپنا ایک راز کھول دیتی ہے۔
- مرد کی آنکھ اور عورت کی زبان کا دم سب سے آخر میں نکلتا ہے۔
- انسان وہ واحد حیوان ہے جو اپنا زہر دل میں رکھتا ہے۔
- مسلمان ہمیشہ ایک عملی قوم رہے ہیں۔ وہ کسی ایسے جانور کو محبت سے نہیں پالتے جسے ذبح کر کے کھا نہ سکیں۔
- آسمان کی چیل، چوکھٹ کی کیل اور کورٹ کے وکیل سے خدا بچائے، ننگا کر کے چھوڑتے ہیں۔
- پرائیوٹ اسپتال اور کلینک میں مرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرحوم کی جائیداد، جمع جتھا اور بینک بیلنس کے بٹوارے پر پسماندگان میں خون خرابا نہیں ہوتا کیونکہ سب ڈاکٹروں کے حصے میں آجاتے ہیں۔
- گھوڑے اور عورت کی ذات کا اندازہ اس کی لات اور بات سے کیا جاتا ہے۔
- جب شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پر پانی پینے لگیں تو سمجھ لو کہ شیر کی نیت اور بکری کی عقل میں فتور ہے۔
- جو ملک جتنا غربت زدہ ہوگا اتنا ہی آلو اور مذہب کا چلن زیادہ ہوگا۔
- مرد کی پسند وہ پل صراط ہے جس پر کوئی موٹی عورت نہیں چل سکتی۔
- انسان کا کوئی کام بگڑ جائے تو ناکامی سے اتنی کوفت نہیں ہوتی جتنی ان بن مانگے مشوروں اور نصیحتوں سے ہوتی ہے جن سے ہر وہ شخص نوازتا ہے جس نے کبھی اس کام کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔
- میرا عقیدہ ہے کہ جو قوم اپنے آپ پر جی کھول کر ہنس سکتی ہے وہ کبھی غلام نہیں ہوسکتی۔
- گالی، گنتی، سرگوشی اور گندا لطیفہ تو صرف اپنی مادری زبان میں ہی مزہ دیتا ہے۔
- بڑھاپے کی شادی اور بینک کی چوکیداری میں ذرا فرق نہیں۔ سوتے میں بھی آنکھ کھلی رکھنی پڑتی ہے۔
- نشہ اور سوانح حیات میں جو نہ کھلے اس سے ڈرنا چاہیے۔
- گانے والی صورت اچھی ہو تو مہمل شعر کا مطلب بھی سمجھ میں آ جاتا ہے۔
- آدمی ایک بار پروفیسر ہو جائے تو عمر بھر پروفیسر ہی رہتا ہے، خواہ بعد میں سمجھداری کی باتیں ہی کیوں نہ کرنے لگے۔
- جب آدمی کو یہ نہ معلوم ہو کہ اس کی نال کہاں گڑی ہے اور پرکھوں کی ہڈیاں کہاں دفن ہیں تو منی پلانٹ کی طرح ہو جاتا ہے۔ جو مٹی کے بغیر صرف بوتلوں میں پھلتا پھولتا ہے۔
- صبح اس وقت نہیں ہوتی جب سورج نکلتا ہے۔ صبح اس وقت ہوتی ہے جب آدمی جاگ اٹھے۔
- بندر میں ہمیں اس کے علاوہ اور کوئی عیب نظر نہیں آتا کہ وہ انسان کا جدِ اعلیٰ ہے۔
- جتنا وقت اور روپیہ بچوں کو ”مسلمانوں کے سائنس پر احسانات“ رٹانے میں صرف کیا جاتا ہے، اس کا دسواں حصہ بھی بچوں کو سائنس پڑھانے میں صرف کیا جائے تو مسلمانوں پر بڑا احسان ہوگا۔
- مرغ کی آواز اس کی جسامت سے کم از کم سو گنا زیادہ ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر گھوڑے کی آواز اسی مناسبت سے ہوتی تو تاریخی جنگوں میں توپ چلانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔
- مرض کا نام معلوم ہو جائے تو تکلیف تو دور نہیں ہوتی، الجھن دور ہو جاتی ہے۔
- طعن و تشنیع سے اگر دوسروں کی اصلاح ہو جاتی تو بارود ایجاد کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔
- ایک عمر ایسی آتی ہے کہ آدمی کو تہمت سے بھی ایک گونہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ■

منتخب شاعر

معین شاداب

طرز گداگرانہ میں اے دل ذرا نہ مانگ
حق اپنا حق سے مانگ، نہ یوں فدویانہ مانگ

جدت پرانی پڑنے لگی اب نیا نہ مانگ
کرنا ہے کچھ نیا تو سبھی کچھ پرانا مانگ

بے خوابیوں نے دل کو کھنڈر کر دیا مرے
آنکھوں سے اب تو میری کوئی رتجگا نہ مانگ

کیسے نہ دل لٹاتا میں شیریں مقال پر
وہ کر رہا تھا مجھ سے بڑی دلبرانہ مانگ

شرمندہ خود ہو اور نہ شرمندہ کر مجھے
اے دوست مجھ سے تو مرے گھر کا پتہ نہ مانگ

Post Box No. 9787, Jamia Nagar,
New Delhi-110025
Mobile : 9868123629
○○

اس ہفتے کی غزل

شازیہ نیازی

وحشت جب التجاؤں کے حصے میں آ گئی
زاری پھٹی رداؤں کے حصے میں آ گئی

اک شہر تیرے نام سے منسوب ہو گیا
تہذیب میرے گاؤں کے حصے میں آ گئی

ایڑی رگڑ کے ہار گئے آج کے عوام
اور جیت رہنماؤں کے حصے میں آ گئی

ناداں سپاہی جنگ میں دل ہار کر گیا
تلوار میرے پاؤں کے حصے میں آ گئی

اک بیج کے شکم میں جو بنیاد پڑ گئی
دولت وفا کی، ماؤں کے حصے میں آ گئی

shazianeyazi3@gmail.com
○○

لہو رنگ پنسل

”بچے نے اس لہو رنگ پنسل کو بغور دیکھا اور یہ کہہ کر بے التفاتی کے ساتھ واپس اپنے بابا کے ہاتھ میں تھما دی، ’بابا! کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہمارے اسکول میں نرسری کے بچوں کو لال روشنائی والی پنسل استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے؟‘“

فدا حسین بالہامی

گولیاں چلنے کی آواز اسکول کے صحن سے آنے لگی تو ایک بچہ دوسرے بچے سے مخاطب ہوا، ’شاید ہمارے اسکول پر حملہ ہوا ہے؟‘
یاسر کی بات کا جواب دیتے ہوئے فرحان بولا، ’ن، ن نہیں، یہ آتش بازی ہو رہی ہے... بھلا اسکول پر حملہ کون کرے گا؟‘
’ہاں بھائی، آخر ہم بچوں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟‘ یاسر نے کہا۔
تیسرے بچے نے ان دو بچوں کی گفتگو سنی تو اس نے کہا، ’لیکن تم دونوں یہ بھول رہے ہو کہ ہمارا اسکول ایک خاص نام سے موسوم ہے اور یہاں کے زیادہ تر بچے ایک خاص مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے بعید نہیں کہ یہ دہشت گردانہ حملہ ہو۔‘
اتنے میں چند ایک مسلح دہشت گرد اسی کلاس میں داخل ہوئے اور بے تحاشہ فائرنگ شروع کی۔
تھوڑی ہی دیر کے بعد بیشتر بچے خون سے لت پت یا تو زندگی کی جنگ ہار چکے تھے یا موت و حیات کی کشمکش میں ایڑیاں رگڑ رہے تھے۔ ایک کم سن بچے کی ٹانگ میں گولی لگی تھی۔ تھوڑی دیر اس پر غش کی حالت طاری رہی۔ دوبارہ ہوش میں آیا تو اس نے بمشکل آنکھیں کھولتے ہوئے ایک دراز ریش اور لمبے بالوں والے دیوہیکل ہتھیار بند شخص کو روبرو دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ بچے کو یہ محسوس ہوا کہ جیسے کوہ ہمالیہ اس کے اوپر آویزاں ہے اور اس پر گرنے ہی والا ہے۔ جب ہتھیار بند شخص نے دیکھا کہ بچہ ابھی زندہ ہے تو اس نے اس کی طرف کلاشنکوف کی نلی تان دی۔ وہ بے حد ڈر گیا مگر اس نے اپنے تمام حواس کو مجتمع کر کے اپنے آپ کو سراپا ملتجی روپ دے دیا اور اپنی توتلی زبان میں ہتھیار بند شخص سے یوں مخاطب ہوا، ’انکل... مجھے مت مارو۔‘
’انگریز کے بچے! انکل کے بجائے چاچا کہنے میں کیا شرم آ رہی ہے تمہیں؟‘ مسلح دہشت گرد نے کہا۔ اس پر ہیبت شخص کے گرجدار لہجے کے باوجود بچے کے دل میں بچنے کی امید جاگی۔ وہ ملتجی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا، ’معاف کر دیجیے چاچا جان۔ اب زندگی بھر اس غلطی کو نہیں دہراؤں گا۔ میری امی نے مجھے بہت ساری چیزیں دی ہیں۔‘ یہ کہتے ہوئے بچے نے لرزتے ہاتھوں سے اپنے بستے کو شتابانہ کھول کر الٹ دیا۔ کتابوں اور کاپیوں سمیت کچھ اور چیزیں بھی بستے سے باہر آ گئیں۔ وہ کتابوں میں سے کچھ چیزیں چن کر الگ کرنے لگا۔ جب یہ چیزیں الگ کر چکا تو اس شخص سے مخاطب ہوا، ’یہ چاکلیٹ ہے۔ یہ چپس کا پیکٹ ہے، برفی کی دو تین ٹکیاں بھی ہیں۔ لنچ بکس بھی رکھ لیں۔ یہ کتابیں کاپیاں، پنسل... نہیں نہیں، پورا بستہ رکھ لیں۔ میں گھر جا کر امی سے کہہ دوں گا کہ آج کے بعد اسکول نہیں جاؤں گا۔‘
حملہ آور دہشت گرد تلملا اٹھا، ’خبیث کی اولاد! اپنے جیسا نا سمجھ بچہ سمجھ کر ایک مجاہد کی توہین کرتا ہے؟‘
’نہیں نہیں، مجاہد چاچا آپ کو میں بچہ نہیں سمجھتا۔ یہ سب آپ کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے دے رہا ہوں۔‘ اس نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا، ’مجھے کلمہ بھی یاد ہے، اذان اور اقامت بھی۔‘ یہ کہتے ہوئے بچے کی زبان پر کلمہ لا الہ جاری ہوا۔ ابھی کلمہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ دہشت گرد نے کلاشنکوپ کا ٹریگر دبایا اور بچے کے سینے کو چھلنی کر دیا۔ بچہ دھڑام سے اپنی کتابوں پر جا گرا۔ اس کے خون سے سب چیزیں لہو رنگ ہو گئیں۔

’نہیں نہیں، مجاہد چاچا آپ کو میں بچہ نہیں سمجھتا۔ یہ سب آپ کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے دے رہا ہوں۔‘ اس نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا، ’مجھے کلمہ بھی یاد ہے، اذان اور اقامت بھی۔‘ یہ کہتے ہوئے بچے کی زبان پر کلمہ لا الہ جاری ہوا۔

دہشت گرد نے ان تمام چیزوں پر نظر دوڑائی اور دفعتاً اس کے ذہن میں یہ بات آ گئی کہ جہاد میں تو مال غنیمت کو سمیٹ کر لے جانا بھی ایک کار ثواب ہوتا ہے، بھلے ہی اس کی قیمت کچھ بھی نہ ہو۔ اس نے تازہ خون اگلتے ہوئے اس ننھے سے لاشے کو ایک طرف دھکیل دیا۔ ابھی اس نے ایک پنسل ہی اٹھائی تھی کہ باہر سے گولیاں چلنے کی آواز سے فضا گونج اٹھی۔ باقی چیزوں سے توجہ ہٹا کر وہ بھاگ نکلنے کی چارہ جوئی میں لگ گیا اور بالآخر اس کے تمام ساتھی مارے گئے اور وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔
بچتے بچاتے وہ شام کو اپنے گھر لوٹ آیا تو اس کے اپنے بچے اس وقت ہوم ورک کرنے میں مصروف تھے۔ اس نے اپنی جیب سے پنسل نکالی اور سب سے چھوٹے بیٹے کے ہاتھ میں تھما کر کہا، ’یہ لو، اپنے بابا کی جان... تمہارے لیے میں آج ایک خاص تحفہ لے کر آیا ہوں۔ اس پنسل کو ایسی ویسی پنسل نہ سمجھنا بلکہ یہ ایک خاص پنسل ہے۔ بس اتنا سمجھ لو کہ اسے تمہارے بابا نے جان کی بازی لگا کر حاصل کیا ہے۔‘
بچے نے اس لہو رنگ پنسل کو بغور دیکھا اور یہ کہہ کر بے التفاتی کے ساتھ واپس اپنے بابا کے ہاتھ میں تھما دی، ’بابا! کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ہمارے اسکول میں نرسری کے بچوں کو لال روشنائی والی پنسل استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے؟‘ ■

fidahussain007@gmail.com

غزلیں

عمران قمر

اجالے دھندلے پڑتے جا رہے ہیں
اندھیرے روشنی کو کھا رہے ہیں

شکاری جنگلوں تک آن پہنچے
پرندے شہر میں گھبرا رہے ہیں

مسلسل ساتھ اس کا مل رہا ہے
مسلسل دور ہوتے جا رہے ہیں

حصار دید میں آیا نہیں وہ
اگرچہ راستے سب وا رہے ہیں

قمر ہم عاشق صحرا نوردی
کہاں ویرانے سے گھبرا رہے ہیں

HN-551,Rukunpur
Shikohabad-283135
○○

ذکی طارق بارہ بنکوی

خواب میں خود کو جو ہم یوسف کنعاں دیکھیں
اس کا کیا راز ہے تعبیر میں پنہاں دیکھیں

مجھ سے ملنے کے لئے تجھ کو پریشاں دیکھیں
آرزو تھی سبھی ایسے تجھے جاناں دیکھیں

جان، حسرت ہے فقط اپنی دوانی پا کر
باقی کل دنیا سے ہم تم کو گریزاں دیکھیں

تم سے دوری کے اندھیروں میں کٹا دن سارا
ہوگئی رات چلو جشن چراغاں دیکھیں

انقلاب ایسا کیا پیدا عزائم نے مرے
جاں گسل تھا جو کبھی اب ہے نگہباں دیکھیں

Saadatganj
Barabanki-225206
○○

آتشزدگی سانحہ

وزیراعلیٰ کجریوال کی متاثرین سے ملاقات

حادثہ کو انتہائی دردناک اور افسوسناک بتایا، مجسٹریٹ جانچ کے احکامات

اظہار الحسن

نئی دہلی (ایس این بی)

وزیر اعلیٰ اروند کجریوال نے جمعہ کی شام کو پیش آنے والے المناک حادثے کے بعد آج صبح منڈکا میں ایک کثیر المنزلہ عمارت کا دورہ کیا۔ اس خوفناک آتشزدگی میں اپنی جانیں گنوانے والے لوگوں کے لیے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ انتہائی تکلیف دہ اور صدمہ پہنچانے والا ہے۔ اس کی مجسٹریٹ انکوائری کا حکم دیا گیا ہے۔ حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کو 10 لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50 ہزار روپے کا معاوضہ دیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ اروند کجریوال نے واضح کیا کہ اس حادثے کے قصورواروں کو بخشا نہیں جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ لاپتہ افراد کی مدد کے لیے ایک ہیلپ ڈیسک قائم کیا گیا ہے۔ کئی لاشیں اس قدر مسخ ہو چکی ہیں کہ ان کی شناخت تک نہیں ہو سکی۔ ڈی این اے ٹیسٹ مکمل ہونے کے بعد ہی مرنے والوں کی اصل تعداد معلوم ہو سکے گی۔ دریں اثنا نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا نے کہا کہ منڈکا میں پیش آیا واقعہ بہت افسوسناک ہے۔ اس حادثے میں کئی لوگ اپنے پیاروں کو کھو چکے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی دہلی کے منڈکا علاقے میں جمعہ کی شام ایک کثیر المنزلہ عمارت میں زبردست آگ لگ گئی۔ اس حادثے میں کئی لوگوں کی موت ہوگئی ہے، جب کہ کئی لوگ شدید زخمی ہیں اور اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وزیر اعلیٰ اروند کجریوال اور نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کے ساتھ وزیر صحت ستیندر جین نے بھی جائے وقوع کا دورہ کیا۔

جائے وقوع کا دورہ کرتے ہوئے اروند کجریوال ....(تصویر: این کے داس/ایس این بی)

میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ اروند کجریوال نے کہا کہ کل یہاں ایک بہت ہی دردناک حادثہ پیش آیا۔ عمارت کے اندر آگ لگ گئی۔ آگ بہت بھیانک تھی جس کی وجہ سے کئی افراد موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ کئی لاشیں اس قدر مسخ ہو چکی ہیں کہ ان کی شناخت تک نہیں ہو سکی۔ لاپتہ ہونے کی اطلاع دینے والوں کی مدد کے لیے، ہم نے یہاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جانب سے ایک ہیلپ ڈیسک بھی قائم کیا ہے۔ ایف ایس ایل کے ذریعے ڈی این اے کی جانچ کر کے آپ شناخت کر سکیں گے کہ لاش کس خاندان کی ہے۔

نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا نے جائے حادثہ کا دورہ کرنے کے بعد ٹوئٹ کیا اور کہا کہ منڈکا میں حادثہ بہت افسوسناک ہے۔ آج وزیر اعلیٰ اروند کجریوال کے ساتھ جائے حادثہ پر گئے اور متاثرین سے ملاقات کی۔ اس حادثے میں کئی لوگ اپنے پیاروں کو کھو چکے ہیں۔ دہلی حکومت مرنے والوں کے لواحقین کو 10 لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50 ہزار روپے کا معاوضہ دے گی۔ اسی وقت، وزیر صحت ستیندر جین نے ٹویٹ کیا کہ وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ کے ساتھ مونڈکا میں واقعہ کی جگہ کا دورہ کیا، جہاں زبردست آگ لگی تھی۔ دوسری جانب منڈکا آتشزدگی حادثہ کے متاثرین سے بی جے پی لیڈروں نے ملاقات کی اور انہیں دلاسہ دیتے ہوئے ان کی ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اس موقع پر بی جے پی پردیش صدر آدیش گپتا، اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر رام ویر سنگھ بدھوڑی، بی جے پی پردیش ترجمان شوبھیندر شیکھر اوستھی اور ضلع صدر بجرنگ شکلا و دیگر موجود تھے۔ منڈکا سانحہ کے بارے میں کارپوریشن بھی حرکت میں آگیا ہے۔ اس حادثہ کے سلسلے میں کارپوریشن کمشنر نے بھی جانچ کے احکامات جاری کر دیے ہیں اور افسران کو 10 دنوں کے اندر جانچ مکمل کرنے کی ہدایت دی ہے جبکہ فورنسک سائنس لیباریٹری کی ٹیم بھی صبح سے جائے وقوع پر موجود تھی اور شواہد جمع کرنے میں مصروف ہے۔ لاشیں مسخ ہونے سے شناخت مشکل ہو رہی ہے۔ اب تک 9 مہلوکین کی شناخت ہو چکی ہے۔

آتشزدگی کے بھیانک واقعات ماضی میں بھی ہو چکے ہیں

راجدھانی میں آگ لگنے کی اہم وجہ غیر قانونی عمارتیں اور فائر سیفٹی ضوابط پر عمل نہ کرنا ہے

نئی دہلی (ایس این بی)

ماضی میں بھی راجدھانی میں آتشزدگی کے واقعات میں کئی افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ غیر قانونی عمارتیں ہونے اور فائر سیفٹی اصولوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے دہلی میں آگ لگنے کے اکثر واقعات ہوتے رہے ہیں، جبکہ حالیہ برسوں میں آگ لگنے کے واقعات میں بہت سے لوگ اپنی جانیں گنوا چکے ہیں، جن میں جمعہ کو منڈکا میں آگ لگنے کا سب سے بڑا واقعہ ہے۔ اس سے قبل فلمستان اناج منڈی علاقہ میں ایک فیکٹری میں آگ لگنے کا واقعہ اور 1997 میں اپہار سینما کا حادثہ قابل ذکر ہے۔ حکام کے مطابق منڈکا فیکٹری میں آتشزدگی سے اب تک 27 افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ 29 افراد تاحال لاپتہ ہیں جبکہ 4 منزلہ عمارت میں آگ لگنے سے 12 افراد جھلس گئے۔

واضح رہے کہ عمارت میں صرف ایک ہی تنگ داخلی اور خارجی راستہ تھا جس کی وجہ سے لوگوں کا نکلنا مشکل تھا۔ منڈکا سے پہلے قومی راجدھانی آتشزدگی کے کئی واقعات گواہ رہے ہیں۔ اس سال مارچ میں گوکل پوری میں کئی جھونپڑیوں میں آگ لگنے سے 7 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ دسمبر 2019 میں اناج منڈی میں لگنے والی آگ نے 44 لوگوں کی جان لے لی تھی، جو اپہار سینما سانحہ کے بعد سے قومی راجدھانی کا آگ سے مرنے والوں کا سب سے بڑا سانحہ ہے۔ جون 1997 میں اپہار سینما میں آگ لگنے سے 59 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے اور 100 سے زائد زخمی ہوئے۔ 13 جون 1997 کو ریلیز ہونے والے دن سنی دیول کی فلم کو دیکھنے کے لیے گرین پارک علاقہ کے اپہار تھیٹر میں فلم 'بارڈر' کی اسکریننگ جاری تھی اور کئی کنبے وہاں موجود تھے لیکن سہ پہر 3 بجے دن کے شو کے دوران بھیانک آگ لگنے کی وجہ سے فلم کا پورا منظر ایک سانحہ میں بدل گیا۔ اناج منڈی آتشزدگی واقعہ کے چند دن بعد قومی راجدھانی میں آگ کا ایک اور سانحہ پیش آیا، جس میں 9 لوگوں کی جان چلی گئی تھی۔ باہری دہلی کے کراری علاقہ میں ایک 3 منزلہ رہائشی اور تجارتی عمارت میں زبردست آگ لگ گئی، جس میں 3 بچوں سمیت 9 افراد ہلاک ہوگئے۔ اپہار سانحہ کے 14 سال بعد نند نگری میں خواجہ سراؤں کے لیے منعقد ایک میٹنگ کے دوران آگ لگ گئی، جہاں تقریباً 10,000 لوگ جمع تھے۔ واقعہ میں 14 افراد ہلاک اور 30 کے قریب زخمی ہوئے تھے۔

جولائی 2017 میں دلشاد گارڈن علاقہ میں صبح سویرے ایک 4 منزلہ عمارت میں لگنے والی آگ سے بچنے کی کوشش کے دوران 2 بچوں سمیت ایک ہی کنبہ کے 4 افراد دم گھٹنے سے ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔ حادثہ سے ایک دن قبل اہل خانہ نے اپنی 12 سالہ بیٹی کی سالگرہ منائی۔ لڑکی کی موت اس وقت ہوئی جب وہ اپنے والد، دادا اور چھوٹے بھائی کے ساتھ آگ سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اگلے سال بوانہ میں پٹاخوں کی فیکٹری میں بھیانک آگ لگی تھی، جس میں 10 خواتین سمیت 17 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اسی سال شمال مغربی دہلی کے کوہاٹ انکلیو اور شاہدرہ کے مانسرو ور پارک میں 2 الگ الگ آتشزدگی کے حادثات میں 3 نابالغ سمیت 5 افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اپریل 2018 میں، کوہاٹ انکلیو میں ایک عمارت میں آگ لگ گئی، جس میں ایک جوڑا اور ان کے 2 بچے ہلاک ہوگئے۔

اس کے چند روز بعد شاہدرہ میں زبردست آگ لگنے سے 300 جھونپڑیاں جل گئیں اور ایک لڑکی کی جان کی بازی ہار گئی۔ نومبر 2018 میں، وسطی دہلی کے قرول باغ میں ایک فیکٹری میں آگ لگ گئی، جس میں 4 افراد ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ قرول باغ میں ایک 4 منزلہ ہوٹل میں فروری 2019 کے اوائل میں زبردست آگ لگ گئی، جس میں کم از کم 17 افراد ہلاک ہوگئے، جن میں 2 افراد ایسے بھی ہیں جنہوں نے خود کو بچانے کی کوشش میں عمارت سے چھلانگ لگا دی۔ اسی سال اگست میں جنوب مشرقی دہلی کے ذاکر نگر علاقہ میں صبح سویرے ایک عمارت میں زبردست آگ لگنے سے 3 بچوں سمیت 6 افراد ہلاک اور 13 زخمی ہو گئے تھے۔ نومبر 2019 میں نریلا میں جوتے کی ایک فیکٹری میں بھیانک آگ لگ گئی، جس میں ایک سیکورٹی گارڈ اور ایک مزدور ہلاک ہو گئے تھے۔ آگ بجھانے کے بعد سیکورٹی گارڈ کی لاش مل گئی، تاہم آگ لگنے کے 4 دن بعد ایک اور شخص کی جلی ہوئی لاش برآمد ہوئی۔

تعلیم، صحت اور بجلی کے میدان میں دہلی ماڈل کا بول بالا

'آپ' کی پنجاب حکومت کسانوں کی آمدنی بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے: اروند کجریوال

نئی دہلی (ایس این بی)

پنجاب میں مونگ کی کاشت میں ریکارڈ 77 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس بار ریاست تقریباً 4 لاکھ کوئنٹل مونگ پیدا کرنے کے لیے تیار ہے۔ مونگ کی اوسط پیداوار 4-5 کوئنٹل فی ایکڑ ہے۔ یہ پچھلے 5 سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔ مونگ کی پیداوار میں مثبت اضافہ کی وجہ وزیر اعلیٰ سردار بھگونت مان کی فصل کے ایم ایس پی کے اعلان کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ ترقی کے بارے میں بات کرتے ہوئے، عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اور دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کجریوال نے کہا کہ 'آپ' کی دہلی حکومت نے تعلیم، صحت اور بجلی کے میدان میں ملک کو ایک اچھا ماڈل دیا ہے اور 'آپ' کی پنجاب حکومت زراعت کو بہتر بنانے اور کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے کسانوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کے گزشتہ چند اعلانات کو پنجاب کے کسانوں کی حمایت حاصل ہے جس کے شاندار نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

اس موقع پر پنجاب کے زراعت کے ڈائریکٹر گوروندر سنگھ نے کہا کہ 9 مئی تک پنجاب میں اس موسم میں کل 38,900 ہیکٹر یعنی تقریباً 97,000 ایکڑ پر مونگ کی کاشت کی جا رہی ہے۔ گزشتہ ربیع میں یہ 22,000 ہیکٹر (55,000 ایکڑ) تھی۔ ریاستی حکومت مونگ کی کاشت کو فروغ دینے کے لیے مختلف آپشنز پر کام کر رہی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مانسا کا علاقہ 10,000 ہیکٹر پر مونگ کی کاشت کے ساتھ سرفہرست ہے۔ اس کے بعد موگا (5,000 ہیکٹر) اور لدھیانہ (4,000 ہیکٹر) کا نمبر آتا ہے۔ پنجاب میں گندم کی جلد کٹائی کے باعث مونگ کی کاشت بھی ممکن ہوگئی ہے۔ اس فصل نے کسانوں کو موجودہ دور میں مونگ کاشت کرنے کا کافی موقع فراہم کیا ہے۔ اس کی وجہ آپ حکومت کی پالیسی ہے، جس نے کسانوں کے ذہنوں میں یقین اور اعتماد پیدا کیا ہے۔ اگر کھیت دو ماہ سے زیادہ خالی رہتے ہیں، تو کسان گندم اور دھان کے چکر کے بیچ اضافی آمدنی کی توقع کر رہے ہیں۔

> ◄اس بار پنجاب میں تقریباً 4 لاکھ کوئنٹل مونگ پیدا کی جائے گی جس کی اوسط پیداوار 4-5 کوئنٹل فی ایکڑ ہے

کورونا سے 4 افراد کی موت

نئی دہلی (ایس این بی)

دہلی حکومت کی طرف سے جاری میڈیکل بلیٹن کے مطابق ہفتہ کو کورونا کے 673 نئے معاملے سامنے آئے۔ اس دوران 4 افراد کی کورونا سے موت ہوگئی۔

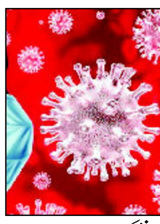

راحت کی خبر یہ ہے کہ اس دوران 1074 افراد صحت یاب بھی ہوئے۔ کورونا انفیکشن کی شرح 2.77 فیصد تھی۔ 24317 لوگوں کے کووڈ ٹیسٹ کیے گئے۔ راجدھانی میں ایکٹو معاملوں کی تعداد 3936 ریکارڈ کی گئی۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے بعد دارالحکومت میں کورونا متاثرین کی کل تعداد 1899745 ہوگئی ہے۔ ان میں سے 1869617 افراد صحت مند بھی ہو چکے ہیں۔ مرنے والوں کی کل تعداد 26192 ہوگئی ہے۔

راجدھانی میں آلودگی کے خلاف کجریوال حکومت کی مہم تیز

یکم جون سے دہلی سکریٹریٹ میں سنگل یوز پلاسٹک کی مصنوعات پر پابندی ہوگی: گوپال رائے

نئی دہلی (ایس این بی)

دہلی کے وزیر ماحولیات گوپال رائے نے آلودگی کے خلاف کجریوال حکومت کی مہم کے حوالے سے ایک اور اہم اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ یکم جون سے دہلی سکریٹریٹ میں سنگل یوز پلاسٹک کی مصنوعات پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔ اس کے تحت پہلے مرحلے میں دہلی سکریٹریٹ کے دفتر میں یوز اینڈ تھرو کی بوتلوں کے استعمال پر پابندی ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ کھانے کے لیے استعمال ہونے والے بینرز، پوسٹرز اور کٹلری پر بھی سنگل یوز پلاسٹک پر مکمل پابندی ہوگی۔

وزیر ماحولیات گوپال رائے نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ اروند کجریوال کی قیادت میں محکمۂ ماحولیات آلودگی کے خلاف تمام مناسب اقدامات کر رہا ہے۔

دہلی میں بڑھتی ہوئی آلودگی کے خلاف محکمہ کی جانب سے سمر ایکشن پلان بھی شروع کیا گیا ہے۔ ایسی صورتحال میں سنگل یوز پلاسٹک بھی آلودگی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ واحد استعمال شدہ پلاسٹک جیسے پلاسٹک کے دوبارہ کانٹے، اسٹرا، پولی تھین، پلاسٹک کے شیشے وغیرہ جنہیں پھینکنے پر دوبارہ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے میں کئی بار لوگ اسے زمین میں گاڑ کر یا جلا کر تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ ہوا، پانی اور زمینی آلودگی کے لیے بھی شدید خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ وزن میں ہلکا ہونے کی وجہ سے کئی بار دیکھا گیا ہے کہ یہ ادھر ادھر اڑتا ہے اور اردگرد کے سیوریج یا نکاسی آب کے نظام میں دم گھٹنے کا باعث بنتا ہے، جس سے پانی بھرنے کے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے مزید کہا کہ سنگل یوز پلاسٹک اشیا کے استعمال کو روکنے کے لیے آگاہی مہم ضروری ہے۔ اس سمت میں آگے بڑھتے ہوئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم جون سے دہلی سکریٹریٹ کے تمام دفاتر میں سنگل یوز پلاسٹک سے تیار ہونے والی تمام اشیا پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔ سنگل یوز پین اور پانی کی بوتلیں اور سنگل یوز پلاسٹک بینرز، پوسٹرز اور کھانے کے لیے استعمال ہونے والی کٹلری پر مکمل پابندی ہوگی۔ دھات، بانس، کاغذ، مٹی سے بنی اشیا کے استعمال پر زور دیا جائے گا۔ اس کے دیگر اختیارات کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے وزیر ماحولیات گوپال رائے نے مزید کہا کہ اب سے پانی کی بوتلوں اور کٹلری کے بجائے بانس، شیشے، دھات یا کاغذ سے بنی کٹلری کا استعمال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ پلاسٹک کے بینرز اور پوسٹرز کے بجائے اب صرف کپڑے یا کاغذ کے بینرز بنائے جائیں گے۔ وزیر ماحولیات گوپال رائے نے کہا کہ حکومت سنگل یوز پلاسٹک کی اشیا کے استعمال کو روکنے کے لیے دوسرے آپشنز پر بھی کام کر رہی ہے۔

شاہی عیدگاہ کی بازآبادکاری کیلئے مقامی باشندوں کی میٹنگ

17 مئی کو تاریخی عیدگاہ کی صفائی کرنے کا اعلان، مہم میں لوگوں سے شرکت کی اپیل

محمد غفران آفریدی

نئی دہلی (ایس این بی)

پرانی دہلی کی شاہی عیدگاہ قریش نگر کی بازآبادکاری کیلئے علاقائی باشندوں نے کمر کس لی ہے اور وہ خود ہی شاہی عیدگاہ میں ترقی یافتہ کام کرانے کیلئے سنجیدہ ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ اب ہمیں انتظامیہ سے کوئی توقع نہیں ہے، لہٰذا ہم خود ہی شاہی عیدگاہ کی دیکھ بھال کے ساتھ تمام انتظامی امور انجام دیں گے۔ اسی سلسلے کے تحت چمیلیان روڈ پر سوشل ورکر محمد ممتاز احمد انصاری (بھائی ببو) کی رہائش گاہ پر ایک میٹنگ منعقد کی گئی، جس میں بی جے پی کے اقلیتی مورچہ کے سینئر لیڈر مصطفیٰ قریشی، مومن کانفرنس دہلی کے سکریٹری جنرل محمد شاکر انصاری، جمعیۃ القریش دہلی کے سینئر نائب صدر ڈاکٹر محمد نفیس قریشی، عالمی امن کمیٹی کے سرپرست ماسٹر زاہد حسین، سماجی خدمتگار کمال الدین قریشی، محمد طاہر بھائی، محمد سمیع قریشی، محمد محسن قریشی، حاجی فرقان سمیت دیگر لوگوں نے شرکت کی۔

چمیلیان روڈ پر شاہی عیدگاہ میں ترقیاتی کاموں کیلئے میٹنگ کرتے ہوئے علاقائی باشندے ....(تصویر: ایس این بی)

اس دوران طے پایا کہ آنے والے 17 مئی بروز منگل کو 'شاہی عیدگاہ موومنٹ' کے بینر تلے شاہی عیدگاہ میں صفائی ابھیان چلایا جائے گا، کیونکہ گزشتہ کچھ سالوں سے تاریخی شاہی عیدگاہ کی حالت کافی خستہ ہے، حالانکہ شاہی عیدگاہ کا تقاضہ یہ ہے کہ اسے صاف ستھرا اور جنگلات سے پاک رکھا جائے نیز یہاں وہ تمام سہولیات مہیا کرائی جائیں جن سے لگتا کہ واقعی یہ تاریخی عیدگاہ ہے مگر افسوس پچھلے کچھ سالوں میں یہاں پر کسی بھی قسم کے ترقی یافتہ کام نہیں کئے گئے، جسکے سبب یہاں پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں۔ میٹنگ میں موجود سبھی نے علاقے کے آس پاس کے لوگوں سے اپیل کی کہ بڑی تعداد میں منگل کی صبح گھر سے جھاڑو لے کر نکلیں اور اپنی عیدگاہ کو پاک صاف وشفاف بنائیں، کیونکہ شاہی عیدگاہ و اسکے اطراف میں بے پناہ کوڑے کے ملبے ہیں، البتہ احاطے میں کئی ٹن کوڑا پڑا ہے اور پچھلے دنوں نماز عیدین پر لوگوں نے کوڑے کے ڈھیر پر نماز ادا کی تھی، جو ہمارے لئے شرم کی بات ہے، لہٰذا اب وقت کی ضرورت ہے کہ ہم خود ہی شاہی عیدگاہ کو کوڑے وگندگی سے پاک بنانے کا ہدف لیں۔ اس موقع پر میٹنگ کے شرکا نے یہ بھی کہا کہ ابھی یہ صرف شروعات ہے، آنے والے دنوں میں علاقے کے لوگوں کی طرف سے شاہی عیدگاہ (قصابپورہ) میں مزید کام کرائے جائیں گے۔ اختتام پر حافظ محمد غفران نقشبندی نے ملک وملت کی فلاح وبہبودگی کے ساتھ قوم میں اتحاد واتفاق کیلئے دعا کرائی۔

پرانی دہلی کے موتیا خان علاقہ میں بنیادی مسائل کا انبار

سڑکیں خستہ حال، گلیوں میں گندگی ہی گندگی، عوامی نمائندوں سے باشندے پریشان

نئی دہلی (ایس این بی)

وسطی دہلی کے پہاڑ گنج حلقہ میں واقع موتیا خان علاقہ میں مقامی نمائندگان کی غفلت کے سبب یہاں رہنے والے باشندے مختلف مسائل سے دوچار ہیں۔ دراصل موتیا خان علاقہ کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ بجلی، پانی، خستہ حال سڑک وگلیاں ساتھ ہی علاقے کے اطراف میں گندگی کے ڈھیر سے لوگوں کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔ مقامی افراد نے 'روزنامہ راشٹریہ سہارا' کو بتایا کہ مسائل کے حوالے سے انتظامیہ کو کئی بار آگاہ کیا ہے مگر صرف یقین دہانی کے علاوہ آج تک کچھ بھی نہیں کیا۔

مقامی آرڈبلیواے کے ممبران نے بتایا کہ علاقے میں بجلی کے تاروں کے زیادہ جال ہونے کے سبب کسی بھی وقت شارٹ سرکٹ ہونے کا خدشہ رہتا ہے اور علاقہ میں زیادہ تر بجلی کے کھمبے کی حالت خستہ ہے، جس سے کوئی بھی بڑا حادثہ ہوسکتا ہے۔ وہیں اس علاقہ کے قریب پارک بھی ہے جو پارک غیر سماجی عناصر کا آرامگاہ محسوس ہوتا ہے اور وہاں سے گزرنے والا ہر شخص وخاتون کو شرمندگی کی وجہ سے گردن نیچے کر کے گزرنا پڑتا ہے، ساتھ ہی بسا اوقات غیر سماجی عناصر خواتین پر فقرے بھی کستے دکھائی دیتے ہیں۔ حاجی ضمیر الدین اور نشانت کمار نے بتایا کہ علاقہ میں صفائی ملازمین پابندی سے نہیں آتے ہیں، جس سے ہر جانب کوڑا بکھرا ہوا رہتا ہے، کوڑے کے ڈھیر سے مچھروں کی افزائش بھی ہو رہی ہے، جو بیماریوں کو دعوت دے رہی ہیں، اسکے علاوہ علاقہ کی باہری سڑک پر ہمیشہ پانی کھڑا دیکھنے کو ملتا ہے، جس سے راہگیروں کو آمد ورفت میں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہیں بیشتر گلیاں خستہ حالت میں ہیں اور سیور جام کی بھی دقت ہے، نیز گلیوں میں گندہ پانی جمع ہونے سے مقامی لوگ پریشان نظر آتے ہیں۔

عمران احمد نے بتایا کہ کئی مہینوں سے سڑک کی مرمت نہیں ہوئی ہے، جس سے بڑے بڑے گڈھے بنے ہوئے ہیں یہی نہیں بیشتر گلیوں کی حالت بھی کئی مہینوں سے جوں کی توں ہے جو راہگیر وموٹر سواروں کیلئے پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے، وہیں پچھلے دنوں سے آنکھ مچولی اور پانی کی سپلائی متاثر ہونے سے بھی عوام پریشانیوں سے دوچار ہیں۔

الطاف بھائی کا کہنا ہے کہ گندگی تو علاقہ میں اہم مسئلہ ہے، وہیں گلیوں میں اسٹریٹ لائٹ کا بھی فقدان ہے، بیشتر گلیوں میں اسٹریٹ لائٹ نہ ہونے کے سبب راہگیروں کو بیحد پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ساتھ ہی جو کوڑا اٹھانے ملازمین علاقہ میں آتے ہیں ان کا بھی رویہ بیحد خراب ہوتا ہے وہ سیدھے منہ کبھی بات نہیں کرتے ہیں اور بسا اوقات گلیوں میں زیادہ کوڑا ہونے پر ہمیں پیسہ دے کر اٹھوانا پڑتا ہے۔

وکی کشور نے بتایا کہ پورے علاقے کے باشندگان دکانوں کے آگے لگائی جانے والی پٹریوں اور بڑی گاڑیوں کے داخلے سے بھی پریشان ہیں، ان کے مطابق دکانوں کے غیر قانونی قبضہ کی پہلے جگہ کم تھی لیکن آج پٹری والوں نے 2-2 فٹ جگہ بڑھا رکھی ہے جس سے آمد ورفت بیحد متاثر ہے۔ فہیم قریشی نے بتایا کہ رات کے اوقات میں پورے علاقے میں جھپٹ ماروں کا قبضہ رہتا ہے، جو راہگیروں سے موبائل ونقد لے کر فرار ہو جاتے ہیں اور شکایت کے باوجود بھی ایسے غنڈوں پر کارروائی نہیں ہوتی ہے، جس سے یہاں سے گزرنے والے مسافر ومقامی لوگ بھی پریشان ہیں۔

ایم پی نونیت رانا کا کناٹ پلیس کے مندر میں ادھو ٹھاکرے کے خلاف ہنومان چالیسہ

نئی دہلی (ایس این بی)

مہاراشٹر کے امراوتی سے لوک سبھا ممبر پارلیمنٹ نونیت رانا ہفتہ کے روز دہلی آئیں اور کناٹ پلیس کے مشہور ہنومان مندر میں اپنے شوہر اور مہاراشٹر کے ایم ایل اے روی رانا اور حامیوں کے ساتھ ہنومان چالیسہ کا ورد کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ شیوسینا کی شکل میں مہاراشٹر پر منڈلا رہے سب سے بڑے خطرے کو ٹالنے کے لیے دعا کی ہے۔ ہاتھ میں ہنومان چالیسہ لے کر اور زعفرانی ساڑی پہنے، نونیت رانا اپنے شوہر اور سیکڑوں حامیوں کے ساتھ اپنی نارتھ ایونیو کی رہائش گاہ سے کناٹ پلیس کے ہنومان مندر تک گئیں۔ نونیت نے مندر کے باہر نامہ نگاروں کو بتایا کہ ادھو ٹھاکرے مہاراشٹر کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔ میں مہاراشٹر کی اس لعنت سے نجات کی دعا کرنے آئی ہوں۔ رانا جوڑے نے مندر میں آرتی بھی کی۔ وہ ایک ایسے دن مندر گئے جب ٹھاکرے ممبئی میں ایک بڑی ریلی سے خطاب کرنے والے ہیں۔ اس دوران نونیت رانا نے شیوسینا پر مہاراشٹر میں اقتدار پر قبضہ کرنے کے لیے کانگریس اور این سی پی کے ساتھ ہاتھ ملا کر ہندوتوا کو ترک کرنے کا الزام لگایا۔ چلچلاتی دھوپ کے باوجود عقیدت مندوں میں زبردست جوش وخروش دیکھا گیا۔ اس موقع پر شری ہنومان مندر کے مہنت پنڈت سریش شرما نے کہا کہ یہاں ہر طبقہ کے لوگ اپنی ضرورت کے لیے آتے ہیں اور اپنی خواہشات اور نیک تمناؤں کی دعائیں کرتے ہیں۔

'دنت میڈیکل کیڈر' کی تشکیل کو دہلی سرکار کی منظوری

2 دہائیوں سے طبی خدمات دینے والے ڈنٹسٹ کے مستقل ہونے کی راہ ہموار

نئی دہلی (ایس این بی) کجریوال سرکار نے ڈینٹل سرجن سروس رولز کے لیے ایک کیڈر کی تشکیل کو منظوری دے دی ہے۔ ڈینٹل ہیلتھ سسٹم کو مضبوط بنانے کے لیے وزارت صحت نے ڈینٹل سرجنز کا ایک کیڈر تشکیل دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ دہلی میں ڈنٹسٹ کے لیے اس طرح کا یہ پہلا کیڈر ہے۔ کجریوال حکومت کے اس اقدام سے دہلی کے مختلف اسپتالوں میں گزشتہ 2 دہائیوں سے عارضی طور پر اپنی خدمات فراہم کرنے والے ڈنٹسٹ اب ریگولر ہو سکیں گے۔ اس سے کیڈر کی تشکیل کے بعد باقاعدہ بھرتی میں بھی مدد ملے گی۔ واضح رہے کہ ڈینٹل سرجن کئی سالوں سے کیڈر بنانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ سرجنوں کی بھرتی کے تقریباً 23 سال بعد ڈینٹل کیڈر رولز کا نوٹیفکیشن کیا گیا ہے۔ یہ ڈنٹسٹ 1998 میں عارضی طور پر تعینات کیے گئے تھے۔ تب سے وہ دہلی حکومت کے مختلف اسپتالوں میں اپنی خدمات دے رہے تھے۔ ان کے وفد نے ڈینٹل سرجن کیڈر کی تشکیل کے حوالے سے متعدد بار آواز اٹھائی لیکن ہر بار مایوسی دیکھنے کو ملی۔ دہلی میں کجریوال حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد وزیر صحت ستیندر جین نے ڈینٹل سرجنوں کے ایک وفد کے ساتھ میٹنگ کی اور

ان کے مطالبات کو تسلیم کیا۔ اس کے بعد 2018 میں وزیر صحت نے ڈینٹل ہیلتھ سروسز کو مضبوط بنانے کے لیے ایک کمیٹی بنانے کی ہدایت دی۔ کمیٹی کے مطالبے پر غور کرتے ہوئے کجریوال حکومت نے کیڈر کی تشکیل کو منظوری دے دی ہے۔ اس کمیٹی کے اہم ارکان میں شامل رہے ڈاکٹر ظاہر الدین، ڈاکٹر ہرپریت گریوال، ڈاکٹر انل متل اور ڈاکٹر ونکرانت موہنتی نے وزیر صحت ستیندر جین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی سرکار کے اس اقدام سے ڈینٹل سرجنوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ 23 سال تک عارضی طور پر کام کرنے کے بعد اب انہیں ریگولرائز کیا جائے گا۔ ڈینٹل سرجنوں کا کہنا ہے کہ دہلی ایلوپیتھک کیڈر رولز 2009 کی طرز پر دارالحکومت میں ڈینٹل ہیلتھ سسٹم کو مضبوط بنانے کے لیے ڈینٹل سرجن کیڈر بنانے کا فیصلہ انتہائی قابل ستائش ہے۔ فی الحال، مرکزی صحت خدمات کے ڈاکٹروں کو ریاستی حکومت کو درپیش مسائل کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ کیڈر کی تشکیل سے اس خلا کو پر کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ مرکزی اور ریاستی سطح پر تکنیکی قیادت اور انتظام میں بہتری آئے گی۔ کیڈر میں شامل ڈینٹل ماہرین صحت کی خدمات کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈنٹسٹ کی بھرتی بھی مستقبل میں براہ راست کی جائے گی۔

ڈینگو اور چکن گنیا کے خلاف عوام بیداری مہم

صدر بازار کے تاجر اور باشندے میرا کنبہ ہیں: جے پرکاش

نئی دہلی (ایس این بی) ڈینگو اور چکن گنیا سے بچاؤ کے بارے میں عوام بیداری مہم شمالی دہلی کے سابق میئر اور کونسلر جے پرکاش (جے پی) اور فیڈریشن آف صدر بازار ٹریڈرس نے مشترکہ طور پر صدر بازار علاقہ میں چلائی، جس کے تحت لوگوں کو ڈینگو اور چکن گنیا سے بچاؤ کے بارے میں آگاہ کیا گیا اور مچھروں سے بچاؤ کے لیے دواؤں کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ اس کے علاوہ پورے علاقہ میں صفائی مہم بھی چلائی گئی۔ اس موقع پر جے پرکاش جے پی، فیڈریشن کے چیئرمین پرمجیت سنگھ پما، صدر راکیش کمار یادو، جنرل سکریٹریز کمل کمار اور راجندر شرما کے علاوہ مقامی باشندے موجود تھے۔ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے پرمجیت سنگھ پما اور راکیش یادو نے کہا کہ جے پی بھائی نے جس طرح سے یہ کام شروع کیا ہے، وہ قابل ستائش ہے کیونکہ آنے والے وقت میں دیگر بیماریوں سے بچاؤ کے ساتھ ساتھ کورونا سے تاجر بھی بیدار ہوں گے۔ اس موقع پر جے پی بھائی نے کہا کہ صدر بازار کے تاجر اور اس کے باشندے میرا کنبہ ہیں، صفائی کا مکمل خیال رکھنا میرا فرض ہے، جس کے لیے میں میونسپل کارپوریشن کے ساتھ مل کر وقتاً فوقتاً ایسے کام کرتا رہتا ہوں۔

کینسر کو شکست دینے کیلئے اسکریننگ اور باقاعدہ چیک اپ ضروری

بہتر طرز زندگی کا انتخاب کرکے مہلک بیماری سے بچنا ممکن، دہلی حکومت کینسر سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے کیلئے مسلسل کوشاں: ستیندر جین

نئی دہلی (ایس این بی)

دہلی کے پی ایچ ڈی ہاؤس میں ہفتہ کو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر انسٹی ٹیوٹ روٹری کینسر اسپتال اور کینسر فاؤنڈیشن کے ذریعہ سنسیوا-2022 کے نام سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر دہلی کے وزیر صحت ستیندر جین نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور کینسر کی صحیح وقت پر تشخیص اور علاج کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ کینسر کا موثر اور سستا علاج فراہم کرنے سے متعلق دہلی حکومت کے کردار کے بارے میں بھی انہوں نے تفصیل سے بتایا۔ وزیر صحت ستیندر جین نے کہا کہ اس وقت کینسر ایک خوفناک بیماری کے طور پر ابھرا ہے۔ زیادہ تر لوگ ہر سال اس کی زد میں آتے ہیں اور زیادہ تر لوگ بروقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے بے وقت موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ ایک بیماری ہے جو کسی بھی عمر میں ہوسکتی ہے۔ اگرچہ کینسر کے بہت سے اقسام ہیں لیکن ان میں بریسٹ کینسر، سروائیکل کینسر، دماغ کا کینسر، ہڈیوں کا کینسر، مثانے کا کینسر، لبلبے کا کینسر، پروسٹیٹ کینسر، یوٹرن کینسر، گردے کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، جلد کا کینسر، پیٹ کا کینسر، تھائرائیڈ کینسر، منہ کا کینسر اور گلے کا کینسر اہم ہیں۔ اگر ہم ملک کو کینسر سے پاک قوم بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اس بیماری سے متعلق خرافات اور مسخ شدہ ذہنیت کے خاتمے کے لیے عوامی آگاہی کے پروگراموں کو تیز کرنا ہوگا۔ وزیر صحت ستیندر جین نے کہا کہ کینسر کے بارے میں جو اہم بات سامنے آرہی ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اس بیماری کو لے کر زیادہ سنجیدہ نہیں ہیں۔ کینسر کے علاج میں ہندوستان ترقی یافتہ ممالک سے کہیں پیچھے نہیں ہے، لیکن جب لوگوں کے پاس پیسہ ہوتا ہے تو وہ بہتر آپشنز تلاش کرتے ہیں، لیکن جو مریض صحیح علاج کرواتے ہیں، ان کے صحت یاب ہونے کے امکانات ترقی یافتہ ممالک کی طرح ہوتے ہیں۔ دہلی حکومت کینسر کے بارے میں لوگوں میں لاعلمی اور بے حسی کو کم کرنے اور انہیں اس بیماری سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنے، آگاہ کرنے، تعلیم دینے کیلئے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر انسٹی ٹیوٹ روٹری کینسر اسپتال کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کینسر کے علاج کیلئے عالمی معیار کی سہولیات کیساتھ ساتھ ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹروں کی ٹیم بھی موجود ہے۔ مختلف قسم کی جانچ کی سہولیات بھی ہیں۔ اسپتال میں انتہائی سستے نرخوں پر معیاری کینسر کے علاج کی دستیابی ملک کے دیگر طبی مراکز کیلئے ایک مثال ہے۔

وزیر صحت ستیندر جین نے کہا کہ اسکریننگ اور باقاعدگی سے چیک اپ کینسر کو شکست دینے میں کسی حد تک مدد کرسکتے ہیں۔ اگر ملک کے عوام چاہیں تو بہتر طرز زندگی کا انتخاب کرکے کینسر کو شکست دے سکتے ہیں۔ تمباکو اور الکحل کے بارے میں آگاہی پھیلانے کی ضرورت ہے، تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ چیزیں ٹشوز میں کینسر کا سبب بن سکتی ہیں۔ موٹاپا بھی کینسر کا ایک بڑا خطرہ ہے۔ آج کے دور میں ہمیں اپنے جسم کا باہر کے ساتھ ساتھ اندر سے بھی خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ جتنا ہم اندر سے پاکیزہ رہیں گے، ہمارے اندر اتنے ہی اچھے خیالات پیدا ہوں گے۔ آج کے طرز زندگی میں صحت مند رہنے کے لیے خوراک پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کینسر سے بچاؤ کے لیے پانچ قسم کے پھل اور پانچ قسم کی رنگ برنگی سبزیوں کا استعمال بہت ضروری ہے۔

ستیندر جین نے کہا کہ دہلی حکومت کا بنیادی مقصد دارالحکومت میں صحت کی خدمات کو مزید بہتر بنانا ہے تاکہ لوگوں کو معیاری علاج مفت مل سکے۔ اس وقت میڈیکل کالج کینسر کے متاثرین کے علاج میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، ایسے میں دہلی حکومت میڈیکل کالجوں کی تعمیر، ماہرین کی کمی کو پورا کرنے اور ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ جہاں ایک طرف حکومت نے دوارکا کے اندرا گاندھی اسپتال میں میڈیکل کالج کھولنے کی پہل کی ہے، اس کے ساتھ ساتھ، یہ کینسر کے مریضوں کے لیے ضروری ادویات اور مشاورتی خدمات کو یقینی بنانے میں بھی بھرپور تعاون کر رہا ہے۔ لوگوں کو کینسر کا سستا اور قابل رسائی علاج فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ روٹری فاؤنڈیشن کے سکریٹری جنرل اجے نارائن نے پروگرام میں کینسر فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔ اس کے علاوہ کینسر سے بچ جانے والی ریکھا گلابانی اور سمیتا سنگھ نے اپنے تجربات بتائے۔ ایمس کے شعبہ امراض نسواں اور امراض نسواں کے پروفیسر اور سربراہ، ڈاکٹر نیرجا بھٹلا نے سروائیکل کینسر اور اس کی روک تھام میں روٹری کے کردار کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ روٹری کینسر اسپتال کینسر کے علاج کا خصوصی مرکز ہے۔ یہ اس وقت ملک میں کینسر کے علاج کے قدیم ترین مراکز میں سے ایک ہے۔ ڈاکٹر این سبرانیم، میڈیکل کنسلٹنٹ اور سینئر کنسلٹنٹ یورولوجی، اپولو اسپتالوں نے کینسر کے علاج میں موجودہ رجحانات کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر بی آر امبیڈکر انسٹی ٹیوٹ روٹری کینسر اسپتال کے شعبہ آنکوانستھیزیا اینڈ پیلی ایٹو میڈیسن کی پروفیسر اور سربراہ ڈاکٹر سشما بھٹناگر نے چھاتی کے کینسر کے خطرے کو کم کرنے کے اقدامات کے بارے میں اطلاع دی۔

شدید گرمی کے دوران پانی و بجلی کی سپلائی متاثر

نئی دہلی (محمد اسلم /ایس این بی)

اس وقت دہلی میں شدید گرمی کا دور جاری ہے اور اس شدید گرمی کے دوران دہلی کے کئی علاقوں میں پانی و بجلی کی سپلائی بھی متاثر ہورہی ہے، جمنا پار میں بجلی سپلائی کرنے والی پرائیویٹ کمپنی بی ایس ای ایس جمنا پاور لمیٹیڈ کے نند نگری سرکل کے تحت آنے والی نند نگری، سندر نگری، جی ٹی بی انکلیو، ہرش وہار، بینک کالونی، راجیونگر، گنگا سہائے کالونی، بودھ وہار، سبولی، منڈولی ایکسٹینشن، سشیلا گارڈن، میت نگر، امر کالونی، چمن پارک، اندرا وہار و دیگر کالونیوں میں کل دن اور رات کے اوقات میں بجلی سپلائی بیحد زیادہ متاثر رہی، بجلی ہر 15 منٹ کے بعد ٹرپ مار رہی تھی اور اس کے سبب محکمہ کی جانب سے غیر اعلانیہ طور سے نصف اور ایک ایک گھنٹہ تک کی بجلی کٹوتی کی گئی، ان کالونیوں میں آباد باشندگان بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے سبب بیحد پریشان حال رہے۔ کل رات بجلی کمپنی کے علاقائی لائن مین وجے ای کو کئی مرتبہ شکایت کے بعد بجلی سپلائی بحال ہو پائی۔ یہی حال دہلی جل بورڈ کے پانی سپلائی کا ہے اور کئی کالونیوں میں پانی کی سپلائی کی بھی جارہی ہے لیکن گندے و بدبودار پانی کی سپلائی کی جارہی ہے۔ ہرش وہار وارڈ کی کالونیوں میں پانی کی سپلائی ہفتے میں صرف 3 روز اور شام کے وقت 3 گھنٹے کی جاتی ہے لیکن یہ سپلائی بھی صحیح طور سے نہیں کی جارہی ہے۔ دہلی جل بورڈ کے علاقائی جے ای پریانشو پانڈے سے جب اس سلسلے میں معلومات حاصل کی گئی تو انہوں نے کہا کہ پانی کی سپلائی کم پریشر کے ساتھ پیچھے سے ہی کی جارہی ہے جہاں تک بدبودار پانی سپلائی کی شکایت ہے اس کو چیک کرکے صاف پانی کی سپلائی کو بحال کیا جائے گا، جبکہ ڈی پاکٹ دلشاد گارڈن کے باشندوں نے بدبودار پانی سپلائی کے معاملے میں دہلی جل بورڈ کے خلاف مظاہرہ بھی کیا ہے۔

فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنے اور جمہوریت کی بقا کیلئے 2 روزہ کانفرنس 20 مئی سے

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے پروگرام ہال میں منعقد ملی جماعتوں کا مشترکہ پریس کانفرنس میں اعلان

(تصویر: این کے داس)

انوارالحق

نئی دہلی (ایس این بی)

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کی قیادت میں مجلس مشاورت کے پروگرام ہال ابوالفضل جامعہ نگر میں ملک میں بڑھتے نفرتی ماحول کو ختم کرنے، ملک کی گنگا جمنی تہذیب کی بقا، مسلمانوں کے وقار بڑھانے اور ان کی زبوں حالی کو دور کرنے سے متعلق غور وخوض کرنے کے لئے مسلم تنظیموں کے سربراہان نے آج ایک مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ پریس کانفرنس میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن ڈاکٹر قاسم رسول الیاس، مسلم مجلس مشاورت کے صدر نوید حامد، جماعت اسلامی ہند کے امیر انجینئر سعادت اللہ حسینی، جماعت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغر امام مہدی سلفی اور معروف عالم دین مولانا عبدالحمید نعمانی نے حصہ لیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پریس کانفرنس کے دوران آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے تمام ملی جماعتوں کے قائدین کے ساتھ 20 اور 21 مئی 2022 کو 2 روزہ عمومی کانفرنس انعقاد کرنے کا اعلان کیا جس کی تمام شریک ملی تنظیموں نے بھرپور حمایت کی۔ کانفرنس کا افتتاحی اجلاس 20 مئی بروز جمعہ 3:30 بجے انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں منعقد ہوگا۔

اس موقع پر مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن اور ویلفیئر پارٹی آف انڈیا کے قومی صدر ڈاکٹر قاسم رسول الیاس نے کہا کہ ہمارا ملک اپنی تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہا ہے۔ ملک کے شہریوں کے سامنے سب سے بڑا چیلنج دستوری بالادستی کو بچانا، تاریخی و ثقافتی شناخت کو باقی رکھنا اور سماج کے مختلف فرقوں کے درمیان فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج ہے، جس کے لیے ملی تنظیمیں متحد ہوکر اس پر کام کریں گی۔ جماعت اسلامی ہند کے امیر سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ ایسے ماحول میں اس طرح کی پریس کانفرنس بہت ضروری ہے، اس کانفرنس کی حمایت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت نے جو قدم اٹھایا ہے وہ ماحول کے حساب سے کافی اہم ہے۔ جماعت اہل حدیث کے امیر مولانا اصغر امام مہدی سلفی نے بھی منعقد ہونے والی 2 روزہ کانفرنس کی حمایت کی اور کہا کہ اس طرح کی میٹنگ سے کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکلے گا۔ آل انڈیا مجلس مشاورت کے قومی صدر نوید حامد نے کہا کہ اس وقت ملک کے شہریوں کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ اقتصادی بدحالی ہے، جس کے نتیجہ میں ملک میں بیروزگاری کی شرح خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ جمہوری ادارے اپنی معنویت اور افادیت کھوتے جارہے ہیں اور اس بات کا خطرہ بڑھ گیا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت فسطائیت کا لبادہ نہ اوڑھ لیں۔ حکمراں طبقہ اپنی پارلیمانی اکثریت کا غلط استعمال کرتے ہوئے ایسے قوانین وضع کر رہے ہیں جس کے ذریعہ مسلمانوں کی شہریت پر سوال کھڑا کرنا مذہبی آزادی کو سلب کرنا اور کلچرل نیشنلزم کے ایجنڈے کو نافذ کرنا اس کے لیے آسان ہوتا جارہا ہے۔ پُر امن اختلاف کا حق جو ملک کے دستور سے ماخوذ ہے ختم کیا جارہا ہے، بلکہ جمہوری طریقہ سے اٹھنے والی اختلافی آوازوں کو طاقت سے دبانے کی کوشش کی جارہی ہے اور حکومت کے ناقدین کو کالے قوانین کے ذریعہ جیلوں میں بند کیا جارہا ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا حالات پر غور وخوض کرنے کے لیے ملت کا وفاقی ادارہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت، مسلمانوں کی دینی وملی جماعتوں بشمول جماعت اسلامی ہند، مرکزی جمعیت اہل حدیث، آل انڈیا مومن کانفرنس، انڈین یونین مسلم لیگ، اتحاد ملت کانفرنس، کل ہند مسلم پسماندہ طبقات کی تنظیموں، تعمیر ملت حیدرآباد، علماء بورڈ ممبئی، مسلم منیترا کژگم تامل ناڈو کے ساتھ مل کر 21,20 مئی 2020ء کو 2 روزہ کنونشن دہلی میں منعقد کررہی ہے۔ اس کانفرس میں ملک کے گوشہ گوشہ سے ملت کے متعدد قائدین، مقتدر علماء اہم پارلیمانی نمائندے، سابق سفراء، سابق بیوروکریٹس، ماہرین قانون اور منتخب صحافیوں نے اپنی شرکت کی یقین دہانی کراچکے ہیں۔

غالب کی شاعری آزاد انسان کی روح سے ابھرتی ہے: خلیل مامون

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اور محمود ایاز میموریل ٹرسٹ کے اشتراک سے 2 روزہ قومی سمینار کا انعقاد

تصویر میں دائیں سے بائیں: ڈاکٹر شائستہ یوسف، این ڈی ملا، عزیز اللہ بیگ، اختر الواسع، سرور الہدیٰ، ادریس احمد، مائک پر خلیل مامون۔

نئی دہلی/ بنگلور (پریس ریلیز)

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بہ اشتراک محمود ایاز میموریل ٹرسٹ دوروزہ قومی سمینار بعنوان 'غالب اور عالمی انسانی قدریں' کا افتتاحی اجلاس حسنات کالج آڈیٹوریم ڈیکنسن روڈ میں ہوا۔ سمینار کا کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے اردو کے معروف دانشور خلیل مامون نے کہا کہ غالب کی شاعری ایک غیر متعصب غیر منضبط آزاد انسان کی روح سے ابھرتی ہے، جو اپنی تمام روحانی اور جسمانی زنجیروں کو توڑ کر باہر نکلتی ہے۔ غالب نے اپنی اردو غزل میں پرانی قدروں کو توڑ کر جمالیاتی حقائق کو جنم دیا ہے۔ سمینار کا افتتاح پروفیسر اختر الواسع (سابق صدر مالانا آزاد یونیورسٹی، ادے پور) نے کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں کہا غالب انسٹی ٹیوٹ اردو کا ایسا ادارہ ہے جس نے اردو دنیا میں اپنی ممتاز شناخت قائم کی ہے۔ محمود ایاز میموریل ٹرسٹ کے ذمہ داران قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے غالب انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ اشتراک کیا اور ایک اہم موضوع پر سمینار کا انعقاد کیا۔ آپ لوگوں کے جذبے اور مقالہ نگاروں کی فہرست کو دیکھتے ہی میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک کامیاب سمینار ہوگا اور جب یہ مقالے کتابی شکل میں میں شائع ہوں گے تو غالبیات میں ایک اہم گوشے کا اضافہ ہوگا۔

عزیز اللہ بیگ (صدر محمود ایاز میموریل ٹرسٹ) نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ محمود ایاز نے ادب اور ادبی صحافت میں اپنی منفرد شناخت قائم کی، وہ بہت مصروف انسان تھے اس کے باوجود ان کا مطالعہ قابل رشک تھا۔ 'سوغات' نے پوری اردو دنیا میں جو اعتبار حاصل کیا وہ ادبی صحافت کی دنیا میں ایک واقعہ ہے۔ مجھے خیال تھا کہ بنگلور کی سرزمین پر غالب کے تعلق سے ایک معیاری سمینار کا انعقاد کیا جائے جس کا کوئی رشتہ محمود ایاز سے بھی قائم ہو۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ محمود ایاز کی یاد میں قائم اس ادارے اور غالب انسٹی ٹیوٹ کے درمیان اشتراک سے یہ سمینار منعقد ہو رہا ہے اور ملک کے مختلف گوشوں سے اہل علم اس سمینار میں اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ ہم مستقبل میں بھی ایسے ہی ادبی اجلاس منعقد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس اجلاس کے مہمان خصوصی این ڈی ملا (سابق ڈپٹی کمشنر آف پولیس) نے کہا غالب انسٹی ٹیوٹ اور محمود ایاز میموریل ٹرسٹ کے ذمہ داران قابل مبارک باد ہیں کہ انھوں نے غالب کی یاد میں ایسے سمینار کا انعقاد کیا جس کا موضوع ہی اتنا پرکشش اور معنی خیز ہے۔ غالب کے یہاں انسانی اقدار کا احساس اتنی فنکارانہ ادبی بصیرت کے ساتھ ظاہر ہوا ہے جس کی مثال غالب سے قبل نظر نہیں آتی۔ تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے اردو کے جدید ممتاز ناقد پروفیسر سرور الہدیٰ نے کہا کہ بنگلور کی ادبی زندگی کا خیال محمود ایاز کے بغیر نہیں آتا۔ انھوں نے ادب میں جو سلسلہ قائم کیا تھا وہ آج اس صورت میں نہ بھی ہو لیکن وہ کسی نہ کسی شکل میں باقی ضرور ہے کسی لمحے میں وہ توسیع کے ساتھ ظاہر ہوگی۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ اردو کا ایک فعال ادارہ ہے اس ادارے نے اب تک تقریباً تین سو کتابیں شائع کی ہیں اور تقریباً دو سو سمینار کا انعقاد بھی کیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی ایک خوبصورت روایت یہ بھی ہے کہ ہم سال میں دو سمینار دہلی سے باہر کرتے ہیں۔ اب تک ملک کے مختلف گوشوں میں نہایت کامیاب سمینار کرچکے ہیں جن کی روداد بھی کتابی شکل میں شائع ہوچکی ہے۔ مجھے عرصے سے یہ احساس تھا کہ جنوبی ہندستان میں اب تک اس طرح کا سمینار منعقد نہیں ہوسکا۔ عزیز اللہ بیگ اور محترمہ شائستہ یوسف جن کی سرپرستی میں محمود ایاز میموریل ٹرسٹ خدمات انجام دے رہا ہے، جب ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے اپنے خواہش کا اظہار کیا اور انھوں نے نہ صرف اس تجویز کو پسند کیا بلکہ اپنے اشتراک سے اس سمینار کا خاکہ تیار کیا۔ دوران ملاقات میں نے محسوس کیا کہ وہ اردو اور محمود ایاز میموریل ٹرسٹ کی ترقی کے سلسلے میں بہت فعال ہیں۔ محترمہ شائستہ یوسف نے کہا کہ آج کے اس کامیاب افتتاح کے بعد سمینار کا ایک رخ متعین ہوگیا ہے کل پورے دن مقالے پیش کیے جائیں گے جس کے بعد کتابی شکل میں بھی شائع ہوں گے۔ میں غالب انسٹی ٹیوٹ اور تمام شرکا کی شکرگزار ہوں کہ انھوں نے اس سمینار میں شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس کے بعد شام غزل کا اہتمام کیا گیا جس میں محترمی کھنک جوشی نے اپنے خوبصورت آواز میں غالب اور دوسرے اہم شاعروں کی غزل پیش کی جسے سامعین نے بہت پسند کیا۔ شام غزل کی نظامت ڈاکٹر صبیحہ زبیر نے کی۔

دہلی کے نریلا میں پلاسٹک فیکٹری میں لگی آگ

نئی دہلی (ایس این بی) دہلی میں منڈکا کی آگ ابھی بجھی بھی نہیں تھی کہ راجدھانی کے نریلا میں آگ لگنے کا ایک اور واقعہ پیش آیا۔ نریلا میں پلاسٹک فیکٹری میں آگ لگنے پر فائر بریگیڈ کی 27 گاڑیوں کو آگ پر قابو پانے کیلئے لگایا گیا۔ آگ لگنے کی وجہ آخری خبر لکھے جانے تک معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ آگ بہت شدید ہے جس کی وجہ سے موقع پر خوف وہراس پھیل گیا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے موصولہ رپورٹ کے مطابق فیکٹری کے اندر مزدوروں کے پھنسے ہونے کا امکان ہے۔ اس لیے ایمبولینسیں بھی موقع پر پہنچ گئی ہیں۔ نریلا میں آگ لگنے سے ٹھیک ایک دن پہلے منڈکا کے میٹرو اسٹیشن کے قریب ایک 4 منزلہ عمارت میں آگ لگ گئی تھی۔

مولانا رحمت اللہ فاروقی کا انتقال صحافت کا زبردست خسارہ

اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے زیر اہتمام تعزیتی نشست کا انعقاد

نئی دہلی (پریس ریلیز) روزنامہ قومی آواز کے سابق سینئر سب ایڈیٹر مولانا رحمت اللہ فاروقی کے انتقال پر سینئر صحافی جلال الدین اسلم کی صدارت میں تعزیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں متعدد صحافیوں کی جانب سے مرحوم کی اردو خدمات کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ جلال الدین اسلم نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ مولانا رحمت اللہ فاروقی کا انتقال اردو زبان اور اردو صحافت کا ایسا خسارہ ہے جس کا جلد پر ہونا ممکن نہیں ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ ایک بہت اچھے صحافی اور مترجم تھے بلکہ اردو زبان کے سچے شیدائی اور عاشق بھی تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے لیے وقف کردی تھی۔ انھوں نے اپنی جیب خاص سے خرچ کرکے سیکڑوں لوگوں کو اردو سکھائی پڑھائی۔ وہ خاص طور پر جھگیوں میں رہنے والے بچوں کو اردو پڑھاتے تھے۔ ان کا انتقال میرے لیے ایک ذاتی سانحہ بھی ہے۔ سینئر صحافی سہیل انجم نے قومی آواز میں ان کے ساتھ گزارے ہوئے ایام کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ جہاں ایک بہت اچھے صحافی تھے وہیں وہ بہت اچھے انسان بھی تھے۔ جب تک قومی آواز نکلتا رہا وہ اس سے وابستہ رہے اور اپنی ڈیوٹی سے زیادہ کام کرتے رہے۔ اردو کے علاوہ فارسی پر بھی انھیں عبور حاصل تھا۔ عربی کی بھی شد بد رکھتے تھے۔ ہندی بھی بہت اچھی جانتے تھے۔ لیکن وہ اردو زبان پر جان چھڑکتے تھے۔ انتقال سے چند گھنٹے قبل بھی وہ بچوں کو اردو پڑھاتے رہے۔ اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے روح رواں ڈاکٹر سید احمد خاں نے کہا کہ مولانا رحمت اللہ فاروقی ان کے ہر پروگرام میں شریک ہوتے تھے خواہ ان کی طبیعت ہی ناساز کیوں نہ ہو۔ وہ بہت بزلہ سنج بھی تھے اور پرلطف جملوں کی ادائیگی میں ان کو مہارت حاصل تھی۔ اردو زبان کی ترویج کے لیے وہ ہر آزمائش سے گزرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ دہلی میں ان کے سیکڑوں شاگرد ہیں۔ سینئر صحافی ظفر انور شکرپوری نے کہا کہ مولانا رحمت اللہ فاروقی دہلی کے اہل علم میں ایک باعزت مقام رکھتے تھے۔ انھوں نے بہت سے صحافیوں کے ساتھ کام کیا تھا جس کی وجہ سے انھیں صحافت کا زبردست تجربہ حاصل ہوا جس کا اظہار ان کی تحریروں میں ہوتا تھا۔ دوسرے مقررین نے کہا کہ مولانا رحمت اللہ فاروقی نے کبھی کسی کی تنقیص نہیں کی بلکہ مثبت فکر کے ساتھ وہ اپنی ذات سے فائدہ پہنچاتے رہے۔ وہ ہر ضرورت مند کی مدد کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ ان کی صحافتی و انسانی خوبیاں انھیں تادیر زندہ رکھیں گی۔ اظہار خیال کرنے والوں میں اردو بک ریویو کے ایڈیٹر محمد عارف اقبال، معصوم مرادآبادی، ڈاکٹر ابوزید، ڈاکٹر قمرالدین ذاکر، مولانا محمد انور علی قاسمی، سیّد نیاز احمد راجہ، مولانا گوہر قاسمی، مولانا نثار احمد نقشبندی، حافظ شفیق احمد، عبدالمنان، ظفر اللہ اور حکیم عطاء الرحمٰن اجملی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

قوم میں تعلیمی، سیاسی وسماجی بیداری وقت کی اہم ضرورت: سہیل سیفی

نئی دہلی (ایس این بی) دہلی حکومت کی بڑی تعداد میں فلاحی اسکیمیں جاری ہیں لیکن لوگوں کو ان اسکیموں کی پوری طرح سے جانکاری نہ ہونے کے سبب لوگ فائدہ نہیں اٹھا پاتے ہیں، خصوصی طور پر مسلم سماج ان حکومتی اسکیموں سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جاتا ہے اس لیے قوم میں تعلیمی، سیاسی وسماجی بیداری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار صوفیہ این جی او کے بانی و ڈائریکٹر سہیل سیفی نیو مصطفیٰ آباد میں جی سر کوچنگ سینٹر اور ویلفیئر سوسائٹی کے کوچنگ سینٹر کے اوپننگ پروگرام کے موقع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے کررہے تھے۔ اس موقع پر جی سر کوچنگ سینٹر کے منیجر سہیل سیفی نے صوفیہ این جی او ڈائریکٹر کا پھولوں کے بکے سے استقبال کرتے ہوئے سینٹر کے تعلیمی نظام کی تفصیلی اطلاع دی اور شرکت کرنے والے تمام مہمانان کے تئیں اظہار تشکر پیش کیا۔ کوچنگ سینٹر کے اوپننگ پروگرام میں سینٹر کی ڈائریکٹر شبنم سیفی، سرپرست رحیم الدین سیفی، مفتی عظیم الدین، یوسف سیفی، حافظ قمرالدین سیفی، معین سیفی، ڈاکٹر نصیر الدین گوری، نواب پیانوی، اصغر علی سیفی، اسلم سیفی، اختر سیفی، عتیق سیفی، پرویز سیفی، سونو عالم سیفی، شعیب سیفی، قدیر سیفی، احمد سعید انصاری، ایاز انصاری، سلیم سیفی، نعیم سیفی، شمس الدین سیفی، یونس سیفی، خلیل سیفی، نور الدین، اقبال سیفی، فہیم الدین چودھری ٹھیکیدار، اسلم ٹھیکیدار، اکبر ٹھیکیدار، اختر ٹھیکیدار، اختر سیفی، ابرار انصاری، شہزاد انصاری، غیور حسن ملک، رحمت سیفی، ارشد سیفی، فہیم سیفی، امان سیفی و دیگر نے شرکت کی۔

پورووتر ریلوے

ای-ٹینڈرنگ ٹینڈر نوٹس نمبر: 23/2022

ہندوستان کے صدر جمہوریہ کی جانب سے اور ان کے لئے ڈویژنل ریل منیجر (انجینئر)، پورووتر ریلوے، عزت نگر درج ذیل کام کے لئے آن لائن (ای-ٹینڈرنگ) کے ذریعہ سے "اوپن" ٹینڈر طلب کرتے ہیں۔ کام کی تفصیل: کانپور-انورگنج۔ متھرا ڈویژن میں کل 13 ٹنگ بغیر پہریدار والی ریل ایل ایچ ایس کے تعمیر کے منظوری کام کے خلاف ایل ایچ ایس نمبر 214، 207 اور 218 کا باقی کام۔ تخمینہ لاگت: روپے میں روپے 4,97,09,856.77 بیعانہ کی رقم: روپے 3,98,600/- ٹینڈر فارم کی قیمت: روپے 0.00۔ منظوری فارم جاری ہونے کی تاریخ سے کام مکمل کرنے کی مدت: 06 ماہ۔ نوٹ: (1) ای-ٹینڈر تاریخ 06-06-2022 کو 15.00 بجے تک آن لائن جمع کرسکیں گے۔ (2) ای-ٹینڈر کو پیش کرنے سے قبل مکمل تفصیل بھارتیہ ریل کی IREPS ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دیکھیں۔

ڈویژنل ریل منیجر (انجینئر)، عزت نگر

CPRO/W-37

مسافروں کی سہولت سے متعلق شکایت کے لئے موبائل نمبر 09794845955 پر ایس ایم ایس کریں

"ٹرینوں کی چھتوں اور پائدان پر ہرگز سفر نہ کریں۔"

فلیٹ برائے فروخت

ذاکر باغ میں واقع 2BHK گراؤنڈ فلور فلیٹ، بالمقابل سوریا ہوٹل، فیسنگ ایشور نگر نئی دہلی میں بہترین حالت میں DDA فری ہولڈ، مناسب قیمت میں فروخت کے لئے دستیاب ہے۔ مالک سے رابطہ کریں۔

اسد اللہ

8826292177

ضرورت ہے

ایک خاتون گرافک ڈیزائنر کی۔ جسے ہندی، اردو اور انگلش سمیت سوشل میڈیا کی بہتر معلومات ہو۔

مقام: وزیر آباد، گلی نمبر 9، دہلی 84

واٹس ایپ رابطہ شخص:

9911853902

ضرورت رشتہ

سنی مسلم، بزنس مین، 41 سالہ لڑکا، رنگ صاف، تعلیم بی اے اکنومکس، ایم بی اے، ماہانہ انکم ایک لاکھ روپے (تقریباً)، والدہ سرکاری اسکول سے ریٹائرڈ پرنسپل، والد سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ، طلاق شدہ لڑکے کے لئے خوبصورت تعلیم یافتہ لڑکی سے رشتہ درکار ہے۔ رابطہ کریں۔

8506979304

انڈسٹری کمشنر دفتر

قومی راجدھانی خطہ دہلی سرکار

ادیوگ سدن، پلاٹ نمبر 419، ایف آئی ای

پٹپڑگنج انڈسٹریل ایریا، دہلی -110092

2021 کے لیے فنکاروں کا ریاستی ایوارڈ

قومی راجدھانی خطہ دہلی میں گزشتہ 5 سالوں سے رہائش پذیر بہترین دستکار فنکاروں سے سال 2021 کے لیے ریاستی ایوارڈ کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست مقررہ فارم میں ہونا چاہیے جسے محکمہ کی ویب سائٹ industries.delhigovt.nic.in سے ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ سبھی کام کے دنوں میں صبح 10:00 سے شام 04:00 تک سینٹرل ادیوگ محکمہ، قومی راجدھانی خطہ دہلی سرکار کے ہینڈلوم و ہینڈی کرافٹ برانچ، چوتھی منزل، ادیوگ سدن، پلاٹ نمبر 419 ایف آئی ای، پٹپڑگنج، انڈسٹریل ایریا، دہلی-110092 میں بھی دستیاب ہے۔

سبھی طرح کی مکمل درخواستوں کے ساتھ درخواست گزار کے گزشتہ 5 سالوں سے دہلی میں رہائش کا سرٹیفکیٹ، حلف نامہ اور کام کے دو آئٹمس رفنکاری کے نمونے اس کے فوٹو گراف سمیت مورخہ: 28.07.2022 تک یا اس سے پہلے ادیوگ محکمہ، قومی راجدھانی خطہ، دہلی سرکار کے ہینڈلوم و ہینڈی کرافٹ برانچ، چوتھی منزل، ادیوگ سدن، پلاٹ نمبر 419، ایف آئی ای، پٹپڑگنج، انڈسٹریل ایریا، دہلی-110092، میں جمع کرنا چاہیے۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصولہ درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

DIP/Shabdarth/0083/22-23

(دستخط) ادیوگ ڈپٹی کمشنر

فصیل بند شہر میں تقریبات کا انعقاد مشکل ترین امر، نمائندگان سے شادی ہال تعمیر کرانے کا مطالبہ

حاجی محمد ادریس احمد | محمد عاقل قریشی | محمد عمران خان | چودھری محمد مظہر حسن قریشی | عبداللہ خباب | ناصر علی انصاری

محمد غفران آفریدی

نئی دہلی (ایس این بی)

پچھلے کچھ سالوں سے پرانی دہلی کے مختلف علاقوں میں کثیر آبادی کے سبب تقریبات کرنا لمحہ فکریہ بنا ہوا ہے، البتہ پہلے تو آبادی کم ہوا کرتی تھی، جس کی وجہ سے سڑکوں اور میدانوں میں شامیانہ (ٹینٹ) لگا کر کسی بھی قسم کی تقریبات کو انجام دیا جاسکتا تھا مگر اب ممکن نہیں ہے، حالانکہ بینکویٹ ہالوں کی تعداد بھی مستقل بڑھتی جارہی ہے، مگر اس کے ریٹ یعنی بکنگ کافی مہنگی ہوتی ہے، جس کے سبب متوسط طبقے کے افراد کو شادی وغیرہ کرنے میں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دراصل شادی یا دیگر تقریبات کے لیے مہنگے بینکویٹ ہال وغیرہ بک کرانا لازمی ہوچکا ہے نیز عوام کے لیے کوئی اور دوسرا راستہ بھی نہیں ہے۔ وہیں لوگوں کو کمیونٹی ہال بک کرانے کے لیے کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حالانکہ متوسط طبقہ کی شادی کرنے کے لیے مناسب ریٹ لینے والے کمیونٹی ہال کی تعداد بھی کافی کم ہے اور جو کمیونٹی ہال ہیں بھی تو ان کے پیسوں کی ڈیمانڈ زیادہ ہے یا وہ ایسے علاقوں میں ہیں جو غیر محفوظ ہیں وہاں عوام کا جانا مناسب نہیں ہے، حالانکہ جو فصیل بند شہر کے اطراف میں بیشتر شادی ہالوں میں بنیادی سہولتوں کا بھی فقدان ہے، حالانکہ علاقائی لوگوں کو مستقل بینکویٹ ہال کے حوالے سے شکوہ رہتا ہے۔ مقامی باشندوں کی جانب سے علاقائی سیاسی نمائندوں سے بھی شکایت کی جاتی رہی ہے، مگر مسئلہ کا حل نہیں نکلتا ہے۔ پرانی دہلی کے دریا گنج، جامع مسجد، حوض قاضی، سیتارام بازار، ترکمان گیٹ، دہلی گیٹ، چاندنی چوک، بلیماران، لال کنواں، فراشخانہ، صدر بازار، باڑہ ہندوراؤ، اندر لوک، آزاد مارکیٹ، برف خانہ وغیرہ علاقوں میں کئی سالوں سے شادی ہال کا مسئلہ برقرار رہے، حالانکہ پچھلے کچھ سالوں میں کمرشل ہال تعمیر بھی ہوئے ہیں مگر اُنکی بکنگ قیمت بہت زیادہ ہے۔ بینکویٹ ہال مسئلے کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے بزرگ سماجی خدمتگار حاجی محمد ادریس احمد اور چودھری محمد مظہر حسن قریشی نے افسوس کے ساتھ کہا کہ پرانی دہلی میں سرکاری بینکویٹ ہالوں کی تعداد کافی کم ہے، چونکہ پہلے تو آبادی کم ہونے کے سبب شادی بھی کم ہوتی تھی لیکن آج شادیوں کی بھرمار رہتی ہے اور اس معاملے میں سیاسی نمائندوں کی ہی غفلت دیکھی جاتی ہے، حالانکہ شادی ہال تعمیر کا لوگوں کا بارہا مطالبہ رہا کرتا ہے، لیکن سیاسی نمائندگان کی اس طرف کوئی توجہ نہیں ہورہی ہے۔ محمد عاقل قریشی اور محمد ناصر علی انصاری نے مشترکہ طور پر بتایا کہ پرانی دہلی میں کچھ مقامات پر کمیونٹی ہال ہیں جو کافی اندر گلیوں میں ہیں، جس کے سبب دور دراز علاقوں کے باشندوں کو جگہ تلاش کرنے میں مزید پریشانی اٹھانی پڑتی ہے اور کافی چھوٹے بھی ہیں نیز بک کرانے میں کافی دقت اٹھانی پڑتی ہے، مقامی نمائندوں کو بینکویٹ ہال کی جگہ کشادہ بنانے کی ضرورت ہے۔ عبداللہ خباب نے بتایا کہ پرانی دہلی میں مقامی ممبر اسمبلی نے مسلمانوں سے کافی دھوکا کیا ہے، کوئی بھی بنیادی سہولیات فراہم نہیں کرائی، حالانکہ مستقل بینکویٹ ہال کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے لیکن سیاسی نمائندے کی لاپروائی کا عالم یہ ہے کہ کوئی فرق نہیں پڑتا، سوئیوالان، پھاٹک دوجانہ ہاؤس، ڈی سی ایم (باڑہ ہندوراؤ) اور بلیماران کی چھوٹی بارہ دری و دیگر شادی ہالوں کی حالت خستہ ہے اور صفائی کا بھی معقول انتظام نہیں ہے۔ محمد عمران خان نے بتایا کہ چمیلیان روڈ باڑہ ہندوراؤ میں واقع شادی ہال ہے جو کافی چھوٹا ہے، اس کے باوجود اس شادی ہال کی ایک منزل کورین بسیرا بنا دیا گیا ہے، جبکہ پوری عمارت شادی ہال کے لیے وقف ہونی چاہیے، حالانکہ سیاسی نمائندوں سے اس جانب مداخلت کرنے کے لیے کہا تھا لیکن کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا اور اب ہمارا مطالبہ ہے کہ پرانی دہلی میں کمیونٹی ہال کی تعداد میں مزید اضافہ کیا جائے اور موجودہ شادی ہال کو بہتر سہولیات سے آراستہ کیا جائے۔

دہلی میں سی این جی 2 روپے مہنگی

نئی دہلی (ایجنسیاں) مہنگائی ایک بار پھر عام آدمی کی جیب پر پڑنے والی ہے۔ سی این جی کی قیمت میں 2 روپے فی کلو اضافہ کیا گیا ہے جس کا اطلاق اتوار سے ہوگا۔ سی این جی کی قیمتوں میں اضافے کے بعد اب دہلی میں ایک کلو کمپریسڈ نیچرل گیس (سی این جی) 73.61 روپے میں ملے گی۔

لکھنؤ کی نظر راجستھان کو شکست دے کر پلے آف پر

رائلزاور سپر جائنٹس کا مقابلہ کھلاڑیوں کے لیے ہوگا نیا چیلنج

ممبئی (ایجنسیاں)
آئی پی ایل 2022 کا سفر اب تیزی سے اپنے موڑ کے قریب پہنچ رہا ہے۔ اس سیزن کا آخری ڈبل ہیڈر

◀ میچ شام 7.30 بجے سے

اتوار 15 مئی کو کھیلا جائے گا۔ جس کے دوسرے میچ میں لکھنؤ سپر جائنٹس اور راجستھان رائلز ٹکرانے والے ہیں۔ ان دونوں ٹیموں نے اس سال اب تک شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کی وجہ سے، لکھنؤ اور راجستھان پوائنٹس ٹیبل میں بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ دونوں ٹیمیں گزشتہ میچ ہارنے کے بعد آمنے سامنے ہونے والی ہیں۔ آخری میچ میں لکھنؤ کو ٹیبل ٹاپر گجرات ٹائٹنز نے شکست دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی راجستھان کو دہلی کیپٹلس کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اب اگر ان دونوں ٹیموں کو پلے آف سے پہلے اپنی رفتار دوبارہ حاصل کرنی ہے تو ایک دوسرے کو ہرانے کی ہر ممکن کوشش کرنی ہوگی۔

آئی پی ایل 2022 میں تمام ٹیموں کی کارکردگی کے مطابق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ گجرات کے علاوہ کسی بھی ٹیم کی ٹاپ 4 میں جگہ یقینی ہے۔ اگرچہ لکھنؤ سپر جائنٹس 16 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے اور راجستھان رائلز 14 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں، لیکن نچلے درجے کی ٹیمیں مشکلات پیدا کرتی رہیں ہے۔

لکھنؤ سپر جائنٹس کی بات کریں تو اس ٹیم کو گزشتہ میچ میں گجرات ٹائٹنز کے ہاتھوں شرمناک شکست ہوئی تھی۔ اس میچ میں لکھنؤ کی مضبوط بیٹنگ آرڈر 145 رنز کے تعاقب میں صرف 82 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ ظاہر ہے، کے ایل راہل کی کپتانی میں اس ٹیم کو اس بری کارکردگی کو بھول کر جلد از جلد مضبوط واپسی کرنی ہوگی۔

دوسری طرف، راجستھان رائلز نے دہلی کے خلاف آخری میچ میں اپنے فارم میں موجود بلے باز شمرون ہیٹمائر کی کمی محسوس کی۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے رائلز نے صرف 160 رنز بنائے جو دہلی کو روکنے کے لیے کافی نہیں تھے۔ اس میچ میں راجستھان کا مضبوط بولنگ آرڈر پوری طرح سے بے اثر ثابت ہوا۔ اس کے ساتھ بیٹنگ میں جوس بٹلر کے فلاپ ہونے کے بعد اس ٹیم پر زیادہ بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر رائلز کو پلے آف میں اپنی جگہ مضبوط کرنی ہے تو لکھنؤ کے خلاف ان تمام پریشانیوں کو دور کرنا ہوگا۔

لکھنؤ سپر جائنٹس اور راجستھان رائلز کے درمیان ہونے والے مقابلے کے بارے میں بات کرتے ہوئے، یہ دونوں ٹیمیں اس سیزن میں دوسری بار آمنے سامنے ہوں گی۔ اس سے قبل دونوں ٹیموں کے درمیان لیگ کے 20ویں میچ میں زبردست مقابلہ ہوا، جس کے آخر میں راجستھان نے سنسنی خیز انداز میں 3 رنز سے فتح حاصل کی۔ اس کے ساتھ ہی اس سیزن میں دونوں فرنچائزز کی اب تک کی کارکردگی کے مطابق کے ایل راہل کی کپتانی میں لکھنؤ کا ہاتھ اوپر دکھائی دے رہا ہے۔ کیونکہ اس سیزن میں لکھنؤ راجستھان سے زیادہ مستقل اور متوازن ٹیم ہے۔

لکھنؤ سپر جائنٹس اور راجستھان رائلز کے درمیان اتوار کو ہونے والی لڑائی کھلاڑیوں کے لیے ایک نیا چیلنج لے کر آنے والی ہے۔ شام کے اس میچ میں موسم بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ تاہم گرمی کی وجہ سے کھلاڑیوں کی حالت بہت خراب ہونے جا رہی ہے۔ کیونکہ مہاراشٹر میں گرمی اب بھیانک شکل اختیار کرنے والی ہے۔

گجرات کے سامنے ٹاپ 2 پوزیشن کو پکی کرنے کا ہدف

پلے آف سے باہر ہوچکی چنئی سپر کنگز کے سامنے ساکھ بچانے کا چیلنج

ممبئی (ایجنسیاں)
آئی پی ایل 2022 میں پلے آف میں جگہ پکی کر چکی گجرات ٹائٹنز کی ٹیم اتوار کو ٹورنامنٹ سے باہر ہوچکی چنئی سپر کنگز

◀ میچ سہ پہر 3.30 بجے سے

کے خلاف میچ میں اترے گی تو اس کے سامنے ٹاپ ٹو پوزیشن کو پکی کرنے کا ہدف ہوگا۔ ہارد ک پانڈیا کی کپتانی میں گجرات نے توقع سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور دو میچ باقی رہ کر پلے آف میں جگہ یقینی بنائی۔ ٹائٹنز 12 میچوں میں 18 پوائنٹس کے ساتھ سرفہرست ہے اور اتوار کو جیت تقریباً ٹاپ ٹو میں جگہ یقینی بنائے گی جس کا مطلب ہے کہ ٹیم کو فائنل میں جگہ بنانے کا اضافی موقع ملے گا۔ دفاعی چمپئن سپر کنگز، جو 10 ٹیموں کے ٹیبل میں نویں نمبر پر ہیں، پلے آف کی دوڑ سے باہر ہیں اور وہ اپنی ساکھ بچانے کے مقصد کے ساتھ بقیہ دو میچ کھیلیں گی۔

ٹائٹنز نے اپنے پچھلے میچ میں لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف 62 رنز کی جیت کے ساتھ پلے آف میں جگہ بنائی تھی، جبکہ سپر کنگز کو اپنے پچھلے میچ میں ممبئی انڈینز کے خلاف پانچ وکٹوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ نوجوان اوپنرز شبھمن گل، کپتان ہارد ک پانڈیا، ڈیوڈ ملر، ریدھیمان ساہا اور راہل تیوتیا نے سیزن کے دوران ٹائٹنز کے لیے اچھی بلے بازی کی اور وہ سپر کنگز کے خلاف رفتار کو جاری رکھنا چاہیں گے۔ تاہم پچھلے چند میچوں میں ٹائٹنز کے بلے باز توقعات کے مطابق کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پائے ہیں اور ہارد ک کو اپنے بلے بازوں سے مستقل مزاجی کی امید رہے گی۔

پچھلے میچ میں صرف گل (63 ناٹ آؤٹ) کریز پر بیٹنگ کرنے میں کامیاب رہے اور پوری اننگز میں ناٹ آؤٹ رہے کیونکہ ٹائٹنز نے چار وکٹوں پر 144 رنز کا مسابقتی اسکور بنایا اور پھر آسانی کے ساتھ اس کا دفاع کیا۔ ٹائٹنز کی ٹیم انتظامیہ کو بھی امید ہے کہ ہارد ک، ملر اور تیوتیا کو دوبارہ بلے بازی ملے گی۔ ٹائٹنز کا مضبوط پہلو اگرچہ ان کا باؤلنگ اٹیک ہے جس میں محمد شامی، لوکی فرگوسن اور راشد خان جیسے ورلڈ کلاس بولرز شامل ہیں۔ شامی 16 وکٹوں کے ساتھ ٹیم کے سب سے کامیاب بولر ہیں جب کہ فرگوسن اپنی طوفانی بولنگ سے کسی بھی بیٹنگ آرڈر کو پریشان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ راشد نے بھی سست آغاز کے بعد دوبارہ رفتار حاصل کی ہے اور گزشتہ میچ میں چار وکٹیں حاصل کی تھیں۔ یش دیال نے بھی وکٹیں حاصل کیں جبکہ آرسائی کشور نے اپنے پہلے ہی میچ میں دو وکٹیں حاصل کیں۔

دوسری طرف موجودہ سیزن سپر کنگز کے لیے ایک ڈراؤنے خواب کی طرح رہا ہے اور شروع سے ہی کچھ بھی ان کے حق میں نہیں جا رہا ہے۔ مہندر سنگھ دھونی کی جگہ رویندرا جدیجا کو کپتان بنانے کا فیصلہ غلط ثابت ہوا اور آل راؤنڈر کبھی بھی کپتان کے کردار میں آرام دہ نظر نہیں آئے جس کی وجہ سے تجربہ کار وکٹ کیپر کو دوبارہ ٹیم کی باگ ڈور سنبھالنی پڑی۔ اگرچہ یہ کافی نہیں تھا تو پھر سپر کنگز اور جدیجہ کے درمیان رسہ کشی کی قیاس آرائیاں بھی منظر عام پر آ گئیں۔ جدیجا پسلی کی چوٹ کی وجہ سے آخری میچ سے پہلے ہی وطن واپس لوٹے تھے۔ ڈیون کونوے نے محدود مواقع ملنے کے باوجود سپر کنگز کی جانب سے بلے بازی کے ساتھ شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا جبکہ شیوم دوبے اور روتو راج گائیکواڈ بھی اچھی اننگز کھیلنے کے خواہاں ہوں گے۔ دیپک چاہر اور ایڈم ملنے کی غیر موجودگی میں سپر کنگز کے گیند باز بھی توقع کے مطابق کارکردگی نہیں دکھا سکے۔ مکیش چودھری اور سمرن جیت سنگھ نے متاثر کیا لیکن معیاری نئے گیند بازوں کی کمی کے علاوہ معین علی اور مہیش ٹیکشنا بھی اسپن کے شعبے میں توقع کے مطابق کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے۔ اس سب کے باوجود آئی پی ایل کا یہ میچ دلچسپ ہونے کا امکان ہے اور چنئی کی کوشش ہوگی کہ وہ اپنے باقی میچ جیت کر اپنی ساکھ بچائے۔

گیند اسٹمپ سے ٹکرانے پر بلے باز کو آؤٹ دیا جائے: چہل

ممبئی (یو این آئی)
لیگ اسپنر یزویندر چہل سابق کرکٹر اور اب کمنٹیٹر سنجے مانجریکر کے اس دعوے سے پوری طرح اتفاق کرتے ہیں کہ اگر گیند اسٹمپ سے ٹکراتی ہے اور بیلز کی لائٹ جلتی ہے لیکن وہ گرتی نہیں تب بھی بلے باز کو آؤٹ دیا جانا چاہیے۔ ایسی صورت حال دہلی کیپٹلز کے خلاف راجستھان رائلز کے آخری میچ میں اس وقت پیش آئی جب چہل کے پہلے اوور کی آخری گیند پر ڈیوڈ وارنر لیگ بریک سے چکما کھا گئے تھے اور گیند براہ راست اسٹمپ پر جا لگی تھی۔ تاہم بیلز نہیں گریں اور وارنر نے 52 رنوں کی اننگ کھیلی۔ جس وقت یہ واقعہ ہوا اس وقت وارنر 22 رن کے ذاتی اسکور پر کھیل رہے تھے۔ چہل نے جمعرات کو ای ایس پی این کرک انفو کے ساتھ اس معاملے پر بات کرتے ہوئے کہا، "چونکہ میرے ساتھ ایسا پہلی بار ہوا تھا، اس لئے میں یہ دیکھ کر حیران تھا کہ گیند اسٹمپ سے ٹکرانے کے بعد بھی بیل نہیں گری۔ اگر میچ کے نازک موڑ پر ایسا ہوتا ہے وہ بھی اس وقت جب وارنر جیسا بلے باز سامنے ہو، جو خود زیادہ موقع نہیں دیتے۔ اگر وہ آؤٹ ہوتے تو یقیناً میچ کا نتیجہ مختلف ہو سکتا تھا۔ منصوبہ کام کر گیا تھا، چہل اور سنجو سیمسن نے جشن منانا بھی شروع کر دیا تھا لیکن جلد ہی انہیں مجبوراً اپنا جشن روکنا پڑا۔ میچ آفیشلز تین پوزیشنوں میں ایل ای ڈی اسٹمپ تکنیک کا استعمال کرتے ہیں، بولڈ، رن آؤٹ اور اسٹمپ آؤٹ۔ موجودہ ضوابط کے مطابق کسی بلے باز کو آؤٹ قرار دینے کے لیے بیلز کا اسٹمپ سے گرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ایل ای ڈی لائٹس اسی وقت چمکتی ہیں جب ایک یا دونوں بیلز پر دونوں اسپائیگوٹس جگہ سے ہٹ جاتے ہیں، لیکن وہ واپس اسٹمپ پر بیٹھ بھی سکتے ہیں۔ بدھ کو کچھ ایسا ہی ہوا، بائیں گلی اسٹمپس کی نالی سے باہر نکل آئی، چند لمحوں کے لیے لائٹ بھی جلی لیکن وہ واپس بیٹھ گئی۔ وارنر نے میچ کے بعد مذاق میں کہا کہ قسمت ان کے ساتھ تھی۔ انہوں نے کہا، "آپ ٹریننگ کے دوران سخت محنت کرتے ہو اور آپ اپنی قسمت خود بناتے ہیں اور آج قسمت میرے ساتھ تھی۔ چہل نے کہا کہ وہ ضوابط کا احترام کرتے ہیں، لیکن ساتھ ہی وہ اسے تبدیل کرنے کے حق میں ہیں"۔

وراٹ کوہلی آئی پی ایل میں 6500 رن بنانے والے پہلے بلے باز بنے

ممبئی (یو این آئی)
رائل چیلنجرز بنگلور کے سابق کپتان وراٹ کوہلی اگرچہ مشکل حالات سے گزر رہے ہیں لیکن انہوں نے جمعہ کو تاریخ رقم کرتے ہوئے آئی پی ایل میں اپنے 6500 رن مکمل کئے۔ وہ ایسا کرنے والے پہلے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ کوہلی کے بالکل پیچھے پنجاب کنگز کے شکھر دھون ہیں جنہوں نے آئی پی ایل میں 6186 رن بنائے ہیں۔ اس سیزن سے پہلے کوہلی کو یہ ریکارڈ بنانے کے لیے 217 رنز درکار تھے۔ خراب فارم سے جوجھ رہے کنگ کوہلی کو یہ رن بنانے میں کل 13 میچ لگے۔ کوہلی اس سیزن میں تین بار پہلی گیند پر آؤٹ ہو چکے ہیں۔ 2010 سے اب تک کوہلی نے ہر آئی پی ایل سیزن میں +300 رن بنائے ہیں۔ ان کی بہترین کارکردگی 2016 میں آئی جب انہوں نے چار سنچریوں کی مدد سے 973 رن بنا کر آرسی بی کو پانچ سال بعد فائنل میں پہنچایا تھا۔

رائیڈو نے پہلے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا، پھر ٹوئٹ ڈیلیٹ کر دیا

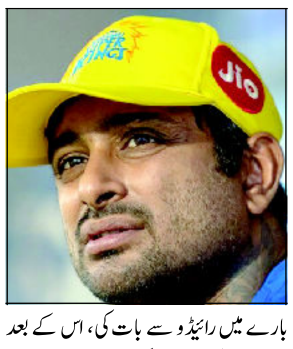

ممبئی (یو این آئی)
ہفتہ کو ٹویٹر پر چنئی سپر کنگز کے بلے باز امباتی رائیڈو نے پہلے آئی پی ایل کیریئر سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا اور پھر اس ٹویٹ کو ڈیلیٹ کر دیا۔ ٹویٹ میں رائیڈو نے کہا تھا کہ یہ ان کا آخری آئی پی ایل سیزن ہوگا اور وہ لیگ کے باقی دو میچوں کو کھیل کر آئی پی ایل کو الوداع کہہ دیں گے۔ اس ٹویٹ میں رائیڈو نے لکھا تھا، "مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ یہ میرا آخری آئی پی ایل ہوگا۔ دو ٹیموں کے ساتھ 13 سال گزارنا بہت اچھا تھا۔ میں اس شاندار سفر کے لیے ممبئی انڈینز اور چنئی سپر کنگز کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" تاہم اس ٹویٹ کو 30 منٹ کے اندر ہی ڈیلیٹ کر دیا گیا۔ ای ایس پی این کرک انفو کو معلوم ہوا ہے کہ چنئی سپر کنگز کی انتظامیہ نے اس بارے میں رائیڈو سے بات کی، اس کے بعد انہوں نے ٹویٹ ڈیلیٹ کر دیا۔

تب تک کئی سابق کھلاڑی ان کے لئے مبارکباد کے پیغامات لکھ چکے تھے۔ عرفان پٹھان نے لکھا کہ وہ ہمیشہ سے رائیڈو کی بیٹنگ اور میدان میں ان کی توانائی کے مداح رہے ہیں۔

یہ پہلا موقع نہیں ہے جب رائیڈو نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا ہو۔ 2019 میں بھی رائیڈو نے کچھ ایسا ہی کیا تھا اور پھر ریٹائرمنٹ سے واپس بھی آئے تھے۔ رائیڈو نے ممبئی اور چنئی کے ساتھ مجموعی طور پر پانچ آئی پی ایل ٹرافیاں جیتی ہیں۔ ان سے آگے صرف روہت شرما ہیں جن کے نام چھ آئی پی ایل ٹائٹل ہیں۔ رائیڈو نے 2013، 2015 اور 2017 میں ممبئی کے ساتھ رہتے ہوئے آئی پی ایل پر قبضہ کیا تھا، جبکہ 2018 اور 2021 میں انہوں نے چنئی کے ساتھ اہم خطاب جیتا تھا۔ باغی انڈین کرکٹ لیگ (آئی سی ایل) کا حصہ ہونے کی وجہ سے، وہ 2008 اور 2009 میں آئی پی ایل کا حصہ نہیں تھے۔ رائیڈو نے 187 آئی پی ایل میچوں میں 22 نصف سنچریوں اور ایک سنچری کی مدد سے 4187 رن بنائے ہیں۔

پوجا رانی کوارٹر فائنل میں پہنچیں

راؤنڈ 16 میں لولینا کی شکست

نئی دہلی (یو این آئی)
دو بار کی ایشیائی چمپئن ہندوستان کی پوجا رانی نے جمعہ کو ترکی کے استنبول میں جاری آئی بی اے خواتین کی عالمی باکسنگ چمپئن شپ کے 12ویں ایڈیشن کو یکطرفہ انداز میں جیت کے ساتھ کوارٹر فائنل میں داخلہ حاصل کر لیا جبکہ ٹوکیو اولمپک کی برونز میڈلسٹ ہندوستانی باکسر لولینا بورگوہین (70 کلوگرام) کا سفر تاہم پری کوارٹر فائنل میں ختم ہوگیا۔ پوجا نے جہاں 81 کلوگرام وزن کے زمرے کے پری کوارٹر فائنل میچ میں ہنگری کی تیمیا نا گی کو 0-5 سے شکست دی، وہیں لولینا کو فیئر چانس ٹیم کی سنڈی نگامبا کے ہاتھوں 1-4 سے غیر متوقع شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس چمپئن شپ میں اس سال ہندوستان کی یہ پہلی شکست ہے۔ پوجا نے اپنی فطرت کے مطابق محتاط انداز میں آغاز کیا اور صحیح مواقع پر درست مکے لگاتے ہوئے پہلے راؤنڈ میں تمام ججوں کو متاثر کیا۔ دوسرے راؤنڈ میں بھی پوجا نے اپنی اچھی کارکردگی کو جاری رکھا اور ایک بار پھر پورے پوائنٹس کے ساتھ آگے آئیں۔ پوجا پیر کو کوارٹر فائنل میں آسٹریلیا کی جیسیکا باگلی سے مقابلہ کریں گی، جو بائی حاصل کر کے پہلے ہی آخری 8 میں پہنچ چکی ہیں۔ یہ میچ جیت کر پوجا ملک کے لیے کم از کم کانسے کا تمغہ یقینی بنا سکتی ہیں۔ اس سے قبل لولینا پہلے راؤنڈ میں مسلسل رنگ میں گھومتی نظر آئیں اور اس دوران انہوں نے کچھ درست پنچ مارے۔ وہ باؤٹ کی رفتار طے کرتی نظر آ رہی تھیں اور لمبی پہنچ کا سمجھداری سے استعمال کر رہی تھی لیکن اس کے باوجود نگامبا نے اس راؤنڈ میں بازی مار لی۔ دوسرے راؤنڈ میں بھی نگامبا نے گزشتہ پیر کو پہلے راؤنڈ میں سابق عالمی چمپئن چن نین چن کو شکست دینے والی لولینا کو حاوی نہیں ہونے دیا اور ایک بار پھر ججوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہیں۔ لولینا نے تیسرے راؤنڈ میں واپسی کی بھرپور کوشش کی لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ ہفتہ کو ہندوستان کے دو میچ ہوں گے۔ 2017 کی ورلڈ یوتھ چمپئن نیتو (48 کلوگرام) اور 2019 ایشین چمپئن شپ کی برونز میڈلسٹ منیشا (57 کلوگرام) اس دن اپنے اپنے پری کوارٹر فائنل مقابلے کھیلیں گی۔

مڈل آرڈر اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرے تو ائیر آزادانہ بلے بازی کر سکتے ہیں: گواسکر

کولکاتہ (یو این آئی)
ہندوستان کے سابق کپتان سنیل گواسکر کا خیال ہے کہ کولکاتہ نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کے کپتان شریاس ائیر اب کھل کر بلے بازی کر سکتے ہیں کیونکہ ٹیم کے مڈل آرڈر نے اپنا حصہ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ آئی پی ایل کے سب سے دلچسپ سیزن میں کے کے آر کے لیے رنکو سنگھ اور نتیش رانا رن بنانے شروع کر دیے ہیں۔ سلامی بلے باز وینکٹیش ائیر نے بھی ممبئی انڈینز کے خلاف پچھلے میچ میں رن جوڑے تھے۔ گواسکر کا خیال ہے کہ شریاس ائیر کو اس کا فائدہ اٹھا کر آزادی کے ساتھ بلے بازی کرنی چاہیے۔

اسٹار اسپورٹس کے کرکٹ لائیو پروگرام میں بات کرتے ہوئے، گاوسکر نے کہا، "شریاس ائیر کے کے آر کے ایک اہم کھلاڑی ہیں۔ وہ جس بھی ٹیم کے لیے کھیلے ہیں اس کے لئے اہم رہے ہیں۔ یہ دیکھنا اچھا ہے کہ بلے بازی کا سارا بوجھ شریاس پر نہیں ہے۔ نتیش رانا اور رنکو سنگھ کی حالیہ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے، وہ آزادانہ بلے بازی کر سکتے ہیں اور بڑے شاٹس مار سکتے ہیں۔"

ہندوستان کے سابق کرکٹر محمد کیف نے کہا کہ کولکاتہ کے کپتان دباؤ کو ہینڈل کرنا جانتے ہیں اور کے کے آر کو صحیح سمت میں لے جا سکتے ہیں۔ کرکٹ لائیو پر بات کرتے ہوئے، کیف نے کہا، "شریاس ائیر ایک اعلیٰ درجے کے بلے باز ہیں۔ وہ دباؤ میں کھیلنا پسند کرتے ہیں اور مسلسل رن بنانا جانتے ہیں۔ وہ لمبی اور موثر اننگز کھیل سکتے ہیں۔ وہ ایک بہترین کپتان ہیں اور اپنی بلے بازی سے کے کے آر کو صحیح سمت میں رکھ سکتے ہیں۔ کیف نے اس دوران لیگ اسپن بولنگ کے خلاف ائیر کی پریشانیوں کے بارے میں بھی بات کی۔ کیف نے کہا "شریاس کی ایک کمزوری ہے۔ وہ لیگ اسپن کو بہت اچھا نہیں کھیلتے اور فلائٹ میں پھنس جاتے ہیں۔ لیگ اسپن کے خلاف ایک ہندوستانی بلے باز کو مسلسل جوجھتے ہوئے دیکھنا حیرت انگیز ہے"۔

اس سیزن میں بھی انہیں کئی بار لیگ اسپنر نے آؤٹ کیا ہے۔ وہ چاہے روی بشنوئی ہوں، راہل چہر یا کلدیپ یادو، سبھی نے انہیں پریشان کیا ہے لیکن وہ کبھی ان کے اوور نکالنے کے بارے میں نہیں سوچتے۔ اس کے بجائے وہ بڑا شاٹ کھیلنے کے چکر میں اپنا وکٹ گنوا دیتے ہیں۔ میرے خیال میں انہیں اس جگہ بہت بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے برعکس شریاس میں بہت سی خوبیاں ہیں جو انہیں ایک اچھا بلے باز بناتی ہیں۔

رسل کی طوفانی اننگز سے کولکاتا کی جیت، امیدیں برقرار

پونے (یو این آئی) آندرے رسل نے 28 گیندوں پر چار چھکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 49 رنوں کی طوفانی اننگز اور 22 رن پر تین وکٹوں کی شاندار گیند بازی کی بدولت کولکاتا نائٹ رائیڈرز نے سن رائزرز حیدرآباد کو آئی پی ایل میں کرویا مروکے میچ میں ہفتہ کے روز 54 رن سے شکست دے کر پلے آف میں پہنچنے کی اپنی امیدوں کو برقرار رکھا۔ کولکاتا نے 20 اووروں میں 6 وکٹ پر 177 کا چیلنجنگ اسکور بنایا اور حیدرآباد کو 8 وکٹ پر 123 رن پر روک دیا۔ کولکاتہ کی 13 میچوں میں یہ چھٹی جیت ہے اور اس کے 12 پوائنٹس ہو گئے ہیں اور وہ چھٹے نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ دوسری جانب حیدرآباد کو 12 میچوں میں ساتویں شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے اور وہ آٹھویں نمبر پر کھسک گئی ہے۔ ساتویں نمبر پر کھیلنے آئے رسل نے 28 گیندوں پر تین چوکوں اور چار چھکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 49 رن بنائے اور کولکاتا کو ایک لڑنے قابل اسکور تک پہنچایا جو آخر میں میچ فاتح ثابت ہوا۔ رسل نے اپنے چار میں سے تین چھکے آف اسپنر واشنگٹن سندر کی اننگز کے آخری اوور میں لگائے۔ انہوں نے اننگز کی آخری گیند پر چھکا لگا کر اننگز کا خاتمہ کیا۔ رسل نے سیم بلنگز کے ساتھ چھٹی وکٹ کے لیے 63 رن کی شراکت داری کی۔ بلنگز نے 29 گیندوں پر 34 رن میں تین چوکے اور ایک چھکا لگایا۔ اوپنر اجنکیا رہانے نے 24 گیندوں میں تین چھکوں کی مدد سے 28 اور نتیش رانا نے 16 گیندوں میں تین چھکوں کی مدد سے 26 رنز بنائے۔ کپتان شریاس ایر نے 9 گیندوں میں دو چوکوں کی مدد سے 15 رن بنائے۔ کولکاتا کی جانب سے تیز گیند باز عمران ملک نے 33 رن دے کر تین وکٹیں حاصل کیں۔

میں ہر کردار میں ٹیم کی کسوٹی پر کھرا اترا: بیرسٹو

ممبئی (یو این آئی)
رائل چیلنجرز بنگلور کے خلاف میچ میں آنے سے قبل جونی بیرسٹو کے آئی پی ایل 2022 کے اعداد وشمار آٹھ اننگز میں 136 رنز تھے جب کہ ان کا اسٹرائیک ریٹ محض 117.24 کا تھا۔ ان اعداد وشمار کو دیکھ کر، آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ بیرسٹو کے لیے یہ ٹورنامنٹ شاید خراب جا رہا ہے۔ لیکن یہ بلے باز خود ایسا نہیں سوچتا۔ بنگلورو کے خلاف میچ میں 29 گیندوں پر 66 رن کی میچ ونگ اننگ کھیلنے والے بیرسٹو نے کہا، "بے غرض ہونے اور خراب فارم میں فرق ہوتا ہے۔ میں اس بات سے خوش ہوں کہ مجھے جو بھی کردار دیا گیا، میں اس پر ٹیم کے لئے کھرا اترا۔ پہلے مجھے فنشر بنایا گیا اور اب میں ٹیم کے لیے اوپننگ کر کے خوش ہوں۔ میں ہمیشہ ٹاپ پر بیٹنگ کرنا پسند کرتا ہوں۔" بیرسٹو نے جمعہ کو جو کیا وہ کسی سنسنی سے کم نہیں ہے۔ انہوں نے پاور پلے میں 59 رن بنائے اور بنگلورو کے اہم گیند باز جوش ہیزل ووڈ کو نشانہ بنایا۔ بیرسٹو نے کہا، "جب آپ کو اپنے سلاٹ میں گیند ملتی ہے تو آپ کو اس کا فائدہ اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر آپ باونڈری لائن پر کیچ ہوتے ہیں یا پھر باہری کنارہ دے کر پویلین لوٹتے ہیں، تو بھی کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کا اچھا دن ہوتا ہے، تو خراب دن بھی ہوتا ہے۔ آج اچھا دن تھا اور مجھے خوشی ہے کہ ہم پاور پلے کا فائدہ اٹھا سکے۔" انہوں نے مزید کہا، "ہمارے پاس ٹورنامنٹ میں آگے بڑھنے کا طریقہ مختلف ہے۔ گرچہ ہمارے وکٹ مسلسل گچھوں میں گر رہے ہوں لیکن ہم ہمیشہ اٹیک کے لیے جاتے ہیں۔ ایسا ہمیشہ نہیں ہو پاتا، لیکن ٹورنامنٹ کے ایک بڑے حصے کے دوران ہم نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کوئی ایک یا دو بلے باز بھی چل جاتا ہے تو ہماری اننگ بڑی ہو جاتی ہے۔ بیرسٹو کے ہم وطن اور پنجاب کے ساتھی بلے باز لیام لیونگسٹن بھی اس سے متفق نظر آتے ہیں۔ جمعہ کو انہوں نے بھی 42 گیندوں میں 70 رنز بنائے۔

سنچری کے بغیر فرسٹ کلاس میں زیادہ رنز کا عالمی ریکارڈ قائم

لندن (ایجنسیاں)
کاؤنٹی چمپئن شپ کے ایک میچ میں سرے نے کینٹ کے خلاف بنا سنچری کے اننگ میں 671 رنز کا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ میچ میں سرے کا کوئی بیٹسمین سنچری اسکور نہ کر سکا، سرے نے 9 وکٹوں کے نقصان پر 671 رنز بنائے۔ سرے کے افتتاحی بلے باز اولی پوپ اور ریان پٹیل نے پہلے دن بالترتیب 96 اور 76 رنز بنائے تھے، جیمی اوورٹن نے 92 گیندوں پر 93، بین فوکس نے 91، سیم کرن نے 78، کولن ڈی گرینڈ ہوم نے 66 اور جارڈن کلارک نے ناٹ آؤٹ 54 رنز بنائے۔ ڈین ورل نے بھی ناقابل شکست 44 رنز بنائے۔ جوابی اننگ میں کینٹ نے کھیل ختم ہونے تک ایک وکٹ کے نقصان پر 45 رنز بنا لئے ہیں، کینٹ کو اب بھی 626 رنز کے خسارے کا سامنا کرنا ہے۔ اس عالمی ریکارڈ کے بنانے میں سرے کی آخری وکٹ کی شراکت کا بھی اہم کردار رہا ہے، آخری دونوں بلے بازوں کلارک اور ورال نے اس عالمی ریکارڈ کو اپنی ٹیم کے نام کیا جو نمیبیا نے 2010 میں یوگنڈا کے خلاف 609 رنز کے ساتھ بنایا تھا۔ کینٹ کی اننگ میں آؤٹ ہونے والے واحد بیٹسمین کرولی تھے جو 11 ویں اوور میں وکٹوں کے عقب میں آؤٹ ہوئے۔

جوکووچ اوگر الیسیم کو شکست دے کر پہلی پوزیشن پر لوٹے

روم (یو این آئی)
سربیا کے ٹینس کھلاڑی نوواک جوکووچ اطالوی اوپن کے کوارٹر فائنل میں کینیڈا کے فیلکس اوگر-الیسیم کو شکست دے کر اے ٹی پی لائیو رینکنگ میں پہلے مقام پر واپس آ گئے ہیں۔ جوکووچ نے جمعہ کو اوگر الیسیم کو 5-7, (1)6-7 سے شکست دے کر 370 ویں ہفتے کے لیے مردوں کے ٹینس میں سرفہرست مقام حاصل کیا۔ جوکووچ نے کوارٹر فائنل جیتنے کے بعد کہا ''میں نے سوچا کہ یہ ایک اعلیٰ سطح کا میچ ہے۔ انہوں نے کھیل کی سطح کو بلند کیا اور مجھے مسلسل اچھا کھیل کھیلنا پڑا۔ میں نے سوچا تھا کہ میں میچ بہت جلد ختم کردوں گا، لیکن میچ میں واپسی کا کریڈٹ انہیں دینا ہوگا۔'' جوکووچ اس ہفتے کے شروع میں 600 پوائنٹس کھسک کر لائیو رینکنگ چارٹ پر دفاعی یو ایس اوپن چمپئن روس کے ڈینیل میدویدیف کے پیچھے دوسرے نمبر پر آ گئے تھے۔ اطالوی دارالحکومت میں سیمی فائنل میں پہنچنے کے لیے جوکووچ نے 360 پوائنٹس کا اضافہ کرتے ہوئے اب دوبارہ ٹاپ پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ ہفتہ کو جوکووچ سیمی فائنل میں ناروے کے کیسپر روڈ کے خلاف اپنی 1000 ویں ٹور لیول جیت کی کوشش کریں گے۔

چین ایشین کپ فٹبال کی میزبانی سے بھی دستبردار

بیجنگ (ایجنسیاں)
کورونا وائرس کا ملک سے مکمل خاتمہ کرنے کیلئے پرعزم چین ایشین کپ فٹبال ٹورنامنٹ کی میزبانی سے بھی دستبردار ہوگیا ہے۔ ایشین فٹبال کنفیڈریشن کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ چین کورونا وائرس کی وجہ سے 2023 میں شیڈول ایشین کپ کی میزبانی سے دستبردار ہوگیا ہے۔ ایشین کپ میں 24 ٹیموں نے حصہ لینا تھا اور اس کے میچز 10 مختلف شہروں میں شیڈول تھے۔ نئے میزبان ملک کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ خیال رہے کہ ایشین کپ ہر چار سال بعد منعقد ہوتا ہے اور 2019 کے ٹورنامنٹ میں قطر نے کامیابی حاصل کی تھی۔ چین کو دوسری بار ایشین کپ کی میزبانی ملی تھی، اس سے قبل چین 2004 میں اس ایونٹ کی میزبانی کر چکا ہے اور فائنل میں اسے جاپان سے 1-3 سے شکست ہوئی تھی۔ چین میں کورونا وائرس کی صورتحال اس وقت زیادہ سنگین تو نہیں ہے لیکن وہ اپنے ملک سے کورونا وائرس کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے پرعزم ہے، یہی وجہ ہے کہ چین نے بین الاقوامی ایونٹس کی میزبانی سے معذرت کی ہے اور اس کی پوری توجہ کورونا وائرس کے مکمل خاتمے پر ہے۔

اس مقصد کے حصول کیلئے چین میں اب بھی مختلف شہروں میں لاک ڈاؤن اور بڑے پیمانے پر کورونا ٹیسٹنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ دنیا کے دیگر ممالک میں کورونا پابندیاں تقریباً ختم کر دی گئی ہیں تاہم چین زیرو کورونا پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ خیال رہے کہ ایشین کپ سے قبل چین کھیلوں کے ایک اور بڑے ایونٹ ایشین گیمز کی میزبانی سے بھی دستبردار ہو چکا ہے جس کا انعقاد رواں برس ستمبر میں ہینگ ژو میں ہونا تھا۔

فن خطاطی پر ایک طبیب کی دسترس

جے پی ترپاٹھی

اگرچہ فن (خطاطی) اور طب میں کوئی تعلق نہیں ہے لیکن فن کی تخیل اور طب کی خدمات بنیاد ہے لیکن جب ایک ماہر ڈاکٹر بھی فن میں مہارت رکھتا ہو تو پھر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی تخلیقی کتنی شاندار تخلیقی کاوش ہوگی۔ ڈاکٹر زویا نے اپنے شوق کو بے مثال بنا دیا ہے۔ جیسا کہ ان کے نام سے پتہ چلتا ہے، فنکاری، اردو خطاطی اور غزل کے الفاظ کو مصوری کو شکل دینے کے لیے

ایک اچھے خاندان میں پیدا ہونے والی زویا ترقی پسند خیالات اور انسانی خصوصیات کے ساتھ ایک معروف خاتون ڈاکٹر ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی بصیرت میں بھی وسعت آتی ہے اور تخلیقی صلاحیتیں بھی میسر آتی ہیں۔ اس کی تصویروں کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف تصویر ہی نہیں بلکہ اپنی دنیا بنا رہی ہے۔

شاندار طریقے سے استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں اس عظیم شخصیت سے بھر پور فنکار کا تعارف کرایا گیا ہے جس کا پورا نام زویا زیدی ہے۔ ان کی 16 پینٹنگز کی نمائش ان دنوں دہلی کی آر کے جی آرٹ گیلری میں جاری ہے۔

ڈاکٹر زویا زیدی

مصوری اور غزل دو مختلف اصناف ہیں لیکن ڈاکٹر زویا زیدی کو جو شہرت بطور ڈاکٹر، بطور مصور ملی وہ ان کی جھلک تخلیقات میں بھی نظر آتی ہے۔ زویا جو خطاطی میں مسلسل کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے نئے تجربات اور تخلیقی امتزاج سے اسے مزید تقویت بخشی ہے۔ اردو خطاطی اور غزل کے الفاظ کے بہانے انہوں نے اپنی فنی صلاحیت سے ایک ایسا رشتہ پیدا کیا ہے جو اپنے اظہار کے ذریعہ تخیل جہت پر ہر آواز کو اور اونچا اٹھاتا ہے۔ زویا واقعی اپنی فنی دور اندیشی سے خطاطی کے فن سے رجوع کرنا چاہتی ہے۔ وہ اردو خطاطی کے اثر انگیز استعمال تک پہنچنے کی کوشش میں کامیاب رہی ہے۔ خطاطی کے ساتھ

شخصیت

غزل کا تجربہ فن خطاطی کے ذریعہ فنکار اور غزل کے مختلف پہلوؤں کا تعارف کرواتا ہے جو اس کے کام کی تشکیل کرتے ہیں، جو لوگ یا تو انہیں قریب سے جانتے ہیں یا ان کے فن کا مطالعہ کرتے ہیں وہ ان کے ہنر کو سمجھتے ہیں۔

آرٹسٹ زویا بہت حساس ہے۔ انہوں نے غزل کے تاثرات کو پیش کرنا اپنا نصب العین بنایا، جس میں رنگوں کے بہاؤ اور خطاطی کے اعداد و شمار کا گہرا مطالعہ ہے۔ دہلی کی آر کے جی آرٹ گیلری میں معروف مصور قاضی ایم راغب کی طرف سے منعقد کی گئی اس نمائش کا افتتاح معروف ٹی وی اینکر سلمیٰ سلطان نے کیا۔

اگر فن شناس کو اردو یا غزل سمجھ نہیں آتی پھر بھی وہ رنگوں اور گیت کی لکیروں کو ٹھیک طرح سے سمجھ سکتا ہے۔

زویا کا پورٹریٹ معاصر فنکاروں پر دستک دیتا ہے دنیا اور اس کے اندر موجود فن کی حساسیت کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ روح کے کتنی قریب رہی ہوگی۔ ایک تصویر صرف تخیل سے نہیں بلکہ نئے تجربے سے جانی جاتی ہے جسے مصور اور معالج زویا نے اچھی طرح سمجھا اور کاغذ پر اتارا، ویسے تو بہت سے خطاط ہیں لیکن زویا نے جو خطاطی تخلیق کی ہے، وہ صرف تصوراتی فکری تخلیقی فنکار ہی کرتے ہیں جو اپنے اندر سچائی کا شعور رکھتے ہیں وہ فنکار کو اپنے اندر پہچاننے اور اس کا اظہار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک اچھے خاندان میں پیدا ہونے والی زویا ترقی پسند خیالات اور انسانی خصوصیات کے ساتھ ایک معروف خاتون ڈاکٹر ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی بصیرت میں بھی وسعت آتی ہے اور تخلیقی صلاحیتیں بھی میسر آتی ہیں۔ اس کی تصویروں کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف تصویر ہی نہیں بلکہ اپنی دنیا بنا رہی ہے۔ زویا نے اپنے انداز میں ہر تصویر کو کچھ رنگوں کے امتزاج سے اس طرح کندہ کیا ہے کہ اس تجربے میں غزل کی لکیروں اور اس کے معنی کو بالکل ٹھیک دکھایا جا سکے جس میں وہ کامیاب رہی ہیں، جسے اردو خطاطی میں مرتب کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

اب اس بات کو ایک طرف رکھتے ہوئے میں آپ کی توجہ ایک خاص پہلو کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم مصور کے ہنر کو صرف اس وقت تک سمجھتے ہیں جب تک کہ وہ مصور کی پینٹنگز تک ہی محدود نہ رہے، لیکن آج کے دور میں دنیا کے عصری جدید فنکاروں نے وہ اپنی فنکارانہ صلاحیتوں کو شکلوں میں ظاہر کرتے ہیں، جن میں سے ایک مصور زویا ہے۔ جن لوگوں نے فنی خطاطی اور رنگوں کے ذریعہ اپنے جذبات کا اظہار کرنے کی کوشش کی ہے انہوں نے اظہار کے دونوں طریقوں کو بڑی آسانی کے ساتھ ملا کر اپنی تخلیقات کو خوبصورت شکل دی ہے۔ ❑

بغیر شور اور ہنگامہ کے سیکولر لیڈروں کی حمایت کی جائے

ڈاکٹر نسیم اختر

ماضی قریب میں امن و آشتی اور عوامی بھائی چارے کی مثال کہلائے جانے والے ہمارے ملک نے ایک نئی کروٹ لی ہے، جہاں امن کی جگہ بے امنی اور بھائی چارے کی جگہ فرقہ پرستی، نفرت اور لاقانونی نے لے لی ہے۔ آج کی سیاست نے سماج میں نفرت اور تعصب کے ایسے بیج بو دیے ہیں کہ فرقہ پرست طاقتوں اور سماج دشمن عناصر کو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف کچھ بھی کہنے اور کرنے کی چھوٹ دے دی گئی اور یہ نوکر شاہی قانون کی بالادستی قائم کرنے کے بجائے خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ اکثریت کے ساتھ قانونی رویہ کچھ اور ہے، اقلیت کے ساتھ کچھ اور۔ یہ حالات اچانک اپنے آپ نہیں ہوگئے بلکہ اس میں ہمارا بھی بہت بڑا قصور ہے۔ میری نظر میں اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

آج ساری دنیا میں مسلمان سب سے زیادہ انتشار کا شکار ہے۔ چودہ سو سال پہلے جب ہم ایک تھے ہم میں اتحاد تھا تو دنیا ہمارے قدموں میں تھی۔ آج ہم بکھرے ہوئے ہیں تو دنیا ہمارے سر پر مسلط ہے تمام دنیا کے حالات کا تقاضہ ہے کہ مسلمان متحد ہوں۔ اگر یہ متحد نہ ہوئے تو جس طرح دوسری قوموں کو اللہ نے مٹا دیا ان کے صرف نشان باقی ہیں اسی طرح ایک دن موجود مسلم قوم بھی مٹ جائے اور صرف نشانیاں باقی رہ جائیں اس کا امکان ہے۔

زبان خلق

ہمارے زوال کا سبب تعلیمی فقدان ہے۔ تعلیمی اعتبار سے آج مسلمان دوسری تمام قوموں یہاں تک کہ دلتوں سے بھی پچھڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے پاس نہ دینی تعلیم ہے اور نہ دنیاوی۔ آج دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ تعلیم ہمیں صلاحیت، ہنر اور فیصلہ سازی کی قوت دیتی ہے۔ سماج میں عزت و مقام ملتا ہے۔ اللہ نے اپنے محبوب رسولؐ پر سب سے پہلی وحی میں جو فرمایا وہ تھا 'اقراء' پڑھو۔ ہمارے پیارے آقاؐ نے فرمایا علم حاصل کرو۔

غور کیجئے کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کی کتنی بے قدری کی ہے۔

مسلمانوں کو ملک میں اپنی حیثیت ثابت کرنے کے لیے سیاست میں اثر و رسوخ حاصل کرنا ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اپنا نمائندہ بنائیں جو سیکولرزم کے علم بردار ہوں، باصلاحیت نیک اور سیکولر امیدوار کی بغیر کسی شور شرابے کے بھر پور حمایت کی جائے۔ اپنے ساتھ تمام اقلیتوں، دبے کچلوں اور مظلوم طبقات کو اپنے مخلصانہ عمل سے جوڑا جائے یا ان سے جڑا جائے۔ فرقہ پرست طاقتوں کے خلاف اپنے سیکولر غیر مسلم بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر جدوجہد کریں۔

سیاسی شعور نہ ہونا بھی ہمارے زوال کا سبب ہے۔ مسلمان سیاسی سطح پر بہت کمزور ہیں۔ مختلف خانوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ نیز جو مسلم ایم ایل اے۔ ایم پی۔ جو ایوان بالا میں پہنچتے ہیں ان کے لیے اپنا ذاتی مفاد سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے جس قوم کا نمائندہ بنا کر انہیں بھیجا گیا وہ اسی قوم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ہندوستان میں 20 فیصد آبادی مسلمانوں کی ہے لیکن ان کی نام نہاد نمائندگی صرف چند لیڈر ہی کرتے ہیں جو کہ نہ کے برابر ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم میں سیاسی تدبر کم اور جذبات زیادہ ہیں، ہمیں چاہیے کہ اپنے ووٹوں کا منظّم طریقے سے استعمال کریں، سیاسی شعور اپنے اندر پیدا کریں۔ مسلمانوں کو ملک میں اپنی حیثیت ثابت کرنے کے لیے سیاست میں اثر و رسوخ حاصل کرنا ہوگا۔ ایسے لوگوں کو اپنا نمائندہ بنائیں جو سیکولرزم کے علم بردار ہوں، باصلاحیت نیک اور سیکولر امیدوار کی بغیر کسی شور شرابے کے بھر پور حمایت کی جائے۔ اپنے ساتھ تمام اقلیتوں، دبے کچلوں اور مظلوم طبقات کو اپنے مخلصانہ عمل سے جوڑا جائے یا ان سے جڑا جائے۔ فرقہ پرست طاقتوں کے خلاف اپنے سیکولر غیر مسلم بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر جدوجہد کریں۔ اپنی وہ حیثیت قائم کریں کہ کوئی بھی پالیسی بناتے وقت مسلمانوں کا لحاظ و خیال رکھا جائے۔

اسی طرح مسلمانوں کے لیے دیگر شعبوں میں بھی موثر نمائندگی کرنا بے حد ضروری ہے لیکن یہ سب تبھی ہوگا جب ہم اپنی جملہ کوتاہیوں اور کمیوں پر غور کر کے انہیں دور کریں۔ قوم کے ہمدردوں کو سب سے پہلے مسلمانوں کے دل و دماغ سے خوف، سراسیمگی، مایوسی کو دور کر کے ان میں دینی، سیاسی، سماجی، تعلیمی شعور پیدا کرنا چاہیے۔ مسلمانوں کو محنت، سادگی، کفایت شعاری کو اپنانا ہوگا۔ ایک اچھا اور سچا تعلیم یافتہ مسلمان بن کر اپنے غیر دینی بھائیوں کے دلوں کو جیتنا ہوگا۔ اپنے ملک کی عزت اور وقار کی خاطر اپنے ملکی بھائیوں کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر اپنی جان و مال کی قربانی کی تاریخ ماضی کی طرح پھر رقم کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سبھی باتوں پر عمل کرنے کی ہدایت دے۔ ہمارا راستہ آسان فرمائے، ہمیں ہمارے مستقبل اور ہمارے ملک کو روشن اور تابناک بنائے۔ ❑

(مضمون نگار نجیب آباد کی اہم شخصیت ہیں)

منگول حکمراں چنگیز خان

تیرہویں صدی عیسوی میں چنگیز خاں نے جو مظالم کیے اور تباہی مچائی اس کے زبردست شواہد تاریخ میں درج ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق چنگیز خاں نے دنیا کی تاریخ میں بدترین مظالم کیے اس سے زیادہ مظالم کسی نے نہیں کیے۔ اس کے دور اقتدار اور اس کے بعد کے ایام میں اس کے مظالم کی وجہ سے یورپ اور ایشیا کے علاقوں میں دنیا کی 11 فیصد آبادی کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ جس کو یورو پ ایشیا (Eurasia) کہا جاتا ہے، تقریباً 38 سے 60 ملین کے درمیان لوگ تو اس علاقے میں مار دیے گئے تھے۔

جب چنگیز خان کا انتقال ہوا تو مرنے کے بعد اس کی لاش کو چھکڑے میں لاد کر صحرائے گوبی کے پار اس کے مرکزی شہر لایا گیا راستے میں جس جگہ سے چنگیز خاں کی لاش گزرتی ان راستوں پر جو بھی قافلہ یا مسافر ملتا اسے قتل کر دیا جاتا تاکہ کسی کو یہ خبر نہیں ہو سکے کہ چنگیز خاں مر گیا ہے۔ چنگیز خاں کی لاش جب

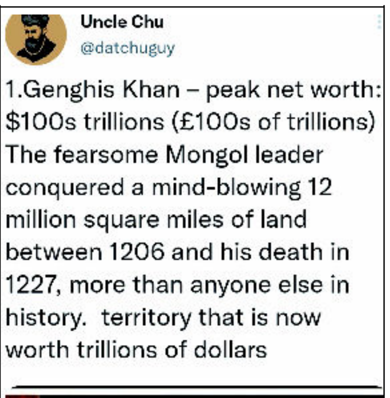

اس کے مرکزی شہر لائی گئی تو اسے دفن کرنے کے لیے صلاح و مشورہ ہوا، منگولوں کے ایک سردار کو چنگیز خان نے بتا دیا تھا کہ جب وہ مرجائے تو اسے شہر کے سب سے بڑے صنوبر کے درخت کے نیچے دفن کیا جائے۔ یہ درخت بہت اونچا اور بڑا تھا، اس درخت کو دیکھ کر چنگیز خاں اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ اس کا سایہ بوڑھے کے لیے بڑے آرام کی جگہ ہے، اس درخت کے اردگرد صنوبر کے اور بھی چھوٹے چھوٹے درخت تھے۔ جنھوں نے ایک طرح سے ایک بڑے صنوبر کے درخت کو گھیر رکھا تھا، بہر حال صنوبر کے اس درخت کے سائے تلے ایک بہت بڑی قبر کھودی گئی اس کے بعد چنگیز خاں کے اس گھوڑے کو مار دیا گیا جس پر اس نے آخری دنوں میں سواری کی تھی اور اس کی ہڈیاں علیحدہ کر کے ان ہڈیوں کو جلا کر خشک اور صاف کر لیا گیا۔ قبر میں پکا ہوا گوشت، اناج، ایک کمان ایک تلوار اور اس کے گھوڑے کی ہڈیاں رکھ دی گئیں۔ اس کے بعد اس کی قبر میں چنگیز خاں کو دفن کر دیا گیا جب تک اس کی قبر کے اردگرد چھوٹے درخت نہیں اگ آئے اس وقت تک لوگ باری باری چنگیز خاں کی قبر پر پہرہ دیتے رہتے۔ یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا تھا تاکہ کسی کو اس کی قبر کا پتہ نہ چلے، بہرحال چنگیز خاں جو دشمنوں کو شکست دے کر ان کے سروں کے مینار تعمیر کرنے کا شوقین تھا اور دشمنوں کی کھوپڑیوں کے پیالے بنا کر اس میں شراب پینے کا عادی تھا ایک دن وہ بھی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ چنگیز خاں جس کی دولت کئی سوٹریلین تھی، اس نے 12 ہزار ملین مربع میٹر زمین کو فتح کیا تھا، چنگیز خاں نے 1206 سے 1227 کے درمیان یہ غیر معمولی فتوحات کی تھیں، اس سے لوگ خوف کھاتے تھے، یہ اس زمانے تک کی سب سے بڑی فتوحات تھیں۔

تیرہویں صدی عیسوی میں چنگیز خاں نے جو مظالم کیے اور تباہی مچائی اس کے زبردست شواہد تاریخ میں درج ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق چنگیز خاں نے دنیا کی تاریخ میں بدترین مظالم کیے اس سے زیادہ مظالم کسی نے نہیں کیے۔ اس کے دور اقتدار اور اس کے بعد کے ایام میں اس کے مظالم کی وجہ سے یورپ اور ایشیا کے علاقوں میں دنیا کی 11 فیصد آبادی کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ جس کو یورو پ ایشیا (Eurasia) کہا جاتا ہے، تقریباً 38 سے 60 ملین کے درمیان لوگ تو اس علاقے میں مار دیے گئے تھے۔ اولیسو چانسلر نے جو تفتیش اور تحقیق کی ہے اس کے مطابق سینٹرل ایشیا اور ایسٹرن ایشیا میں منگولوں نے عوام میں زبردست خوف ہراس پیدا کر رکھا تھا۔ اس نے جو مظالم ڈھائے تھے اس سے پہلے اتنی تباہی کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔

چنگیز خاں کے مظالم کی وجہ سے ایشیا میں آبادی کا توازن بگڑ گیا ایرانی تاریخ داں اشہر الدین طیب (1247-1318) کے مطابق منگولوں نے 700,000 افراد کو صرف سینٹرل ایشیا کے چند شہروں میں ہی موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ منگولوں کے قتل عام اور خون خرابے کی وجہ سے ایسا پلیگ پھیل گیا تھا جس کو Black Death کہتے ہیں اس کے اثر میں سینٹرل ایشیا یورپ، مغربی افریقہ میں 25 سے 200 ملین اموات ہوئیں تھیں، یہ پلیگ دنیا کے بدترین بلیگوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ❑

تاریخ میں آج کا دن

ہندوستان اور عالمی تاریخ میں 15 مئی کے چند اہم ترین واقعات:-

- 1610 پیرس کی پارلیمنٹ نے لوئس XIII کو فرانس کا بادشاہ مقرر کیا۔
- 1796 فرانسیسی فوجیوں نے اطالوی شہر میلان پر قبضہ کیا۔
- 1811 پیراگوئے نے اسپین سے آزادی کا اعلان کیا۔
- 1817 سماجی مصلح دیوبندر ناتھ ٹیگور کی پیدائش۔
- 1905 امریکہ نیواڈا میں لاس ویگاس کا قیام۔
- 1907 خود کو ہنستے ہوئے پھانسی پر لٹکنے والے سکھ دیو کی پیدائش۔
- 1918 امریکہ میں پہلی فضائی پوسٹل سروس شروع ہوئی۔
- 1933 ہندوستان کے سابق چیف الیکشن کمشنر ٹی این سیشن کی پیدائش۔
- 1940 کیلیفورنیا میں میک اور ڈک میکڈونلڈ بھائیوں نے میک ڈونلڈز ریسٹورنٹس شروع کیا۔
- 1958 سوویت یونین نے اسپوتنک III راکٹ لانچ کیا۔
- 1958 ہندوستان میں گفٹ ٹیکس شروع ہوا۔
- 1967 بالی ووڈ اداکارہ مادھوری ڈکشت کی پیدائش۔
- 1988 سوویت یونین نے افغانستان سے ایک لاکھ 15 ہزار فوجیوں کا انخلاء شروع کیا۔
- 1993 فیلڈ مارشل کے ایم کریپا کا انتقال۔
- 1993 اقوام متحدہ نے 15 مئی کو خاندانوں کے عالمی دن کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا۔
- 1995 لیپ نور پی آر سی میں چین کا جوہری تجربہ۔
- 1995 آکسیجن کے بغیر ایلیسن گارگریز نا سیلیڈن ایورسٹ کی چوٹی پر پہنچنے والی پہلی خاتون بن گئیں۔
- 1999 کویتی حکومت نے خواتین کو پارلیمانی انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا حق دیا۔
- 2001 اٹلی میں دائیں بازو کے اتحاد کی اکثریت۔
- 2002 اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے عراق پر پابندیوں کی منظوری دی۔
- 2008 سری لنکا کی حکومت نے دہشت گرد تنظیم LTTE ایل ٹی ٹی اے پر پابندی میں دو سال کی توسیع کی۔
- 2008 کیلیفورنیا میساچوسٹس کے بعد دوسری امریکی ریاست بن گئی جس نے ہم جنس شادیوں کو قانونی حیثیت دی۔
- 2010 بھیرون سنگھ شیخاوت راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور نائب صدر ہند کا انتقال۔

(یو این آئی)

سوشل میڈیا

Amrita Ghosh
@doctorpoco

امریتا گھوش نے بنگلہ کی عظیم ترین شخصیت رابندر ناتھ ٹیگور اور انگریزی کے رومانٹک شاعر یاٹس Yeats کی تحقیقات کے موازنے پر مبنی کتاب Tagore and yeats: A Postcolonail Reenvisionig only دکھاتے ہوئے اپنی تصویر شیئر کی ہے۔

India Muslim History
@Syedurahman

دنیا کے عظیم شاہکار تاج محل میں داخل ہونے والا گیٹ بہت خوبصورت ہے اور ہندوستان میں کوئی بھی عمارت ایسی نہیں ہے جو پوری دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچ سکے۔ سمندر پار لوگ بھی اس عمارت کو دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔

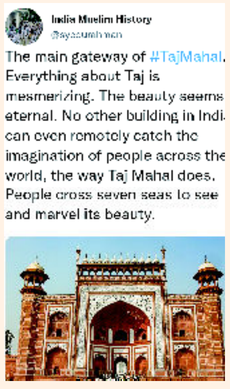

Millitary History
@Mil Hist Now

1986 میں آج ہی کے دن امریکہ نے میکسیکو کے خلاف جنگ کا اعلان کیا۔ دونوں ملکوں کے درمیان ٹیکساس پر ملکیت کو لے کر دعویداری تھی۔ یہ جنگ 649 دن تک چلتی رہی اور امریکہ نے 529000 مربع میل زمین پر قبضہ کرلیا۔ یہ زمین کولوراڈو سے کیلیفورنیا تک پھیلی ہوئی تھی۔

ANI@ANI

پنجاب کانگریس کے سابق صدر اور ممبر پارلیمنٹ سنیل جاکھڑ نے فیس بک لائیو میں کانگریس سے اپنے استعفیٰ کا اعلان کیا ہے۔ اے این آئی نے اس بابت ٹویٹ کرکے خبر نشر کی ہے۔

Indian Historypic
@Indian Historypic

1975 میں جب اندرا گاندھی نے ایمرجنسی کا اعلان کیا تب انہوں نے اس وقت کے صدر فخرالدین علی احمد سے اس وقت دستخط کرائے تھے جب وہ غسل خانے میں نہا رہے تھے۔ اس کارٹون میں فخرالدین علی احمد کی مجبوری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

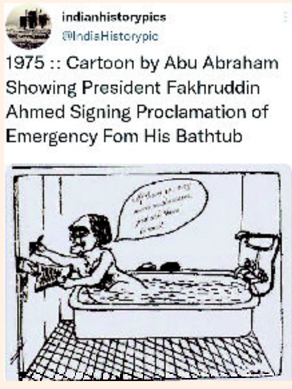

2166 لوگ گرفتار کئے ہیں، ان گرفتار شدگان میں 224 بچے اور 16 خواتین بھی شامل ہیں۔

Diana Bittu@Diana Bittu

ڈائنا بٹو نے شیریں کے جنازے کو لے کر جاری وین پر لگے فلسطینی جھنڈوں کو ہٹاتے ہوئے ایک ویڈیو کو شیئر کیا ہے۔ اس ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ جس خاتون کو انہوں نے قتل کیا اس کے کفن پر لگے پرچم کو لے کر دھمکایا جارہا ہے۔

Sheren Falah Saab@Falah Saab

شیریں فلاح صاب نے رامی عبدہ کا ٹویٹ ٹیگ کیا ہے اور کہا ہے کہ اس ویڈیو جس میں شیریں کے کفن کے ساتھ بے حرمتی کے مناظر دکھائے گئے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ قابض افواج بغیر تھکے ہوئے مرنے سے پہلے اور مرنے کے بعد فلسطینیوں کا بہانہ بنا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

Al Jazeera English
@Aj English

الجزیرہ نے بتایا ہے کہ اسرائیل کی فوج جنازے کے جلوس میں لوگوں سے پوچھ رہی تھی کہ کیا تم عیسائی ہو یا مسلمان اگر تم مسلمان ہو تو تم کو اس کے جنازے میں شریک ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

الجزیرہ کی صحافی شیریں ابوعقیلہ جس کو اسرائیلی فوج نے قتل کر دیا تھا۔ یروشلم میں اس کے گھر پر اسرائیلی حکام نے ریڈ کی اور اس کے بھائی کو طلب کر کے ان کو متنبہ کیا کہ وہ جنازے کے دوران فلسطینی پرچم نہ لہرائیں اور نہ فلسطینیوں کے حق میں نعرے لگائیں۔

DAYS OF PALESTINE
@Days of pal

2022 سال رواں کی ابتدا سے اب تک اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے پر 2979 چھاپے مارے، ان چھاپوں میں

emily Widler@vv1ider

ایملی واڈلر نے اسرائیل کی افواج اور حکام کی کرتوتوں پر بنائی گئی فلم 5 Broken Cameras دیکھنے کی سفارش کی ہے۔ اس فلم میں اسرائیل کی فوج کے ذریعہ کی جارہی کارروائیوں کو پانچ کیمروں کے ذریعہ دکھایا گیا ہے، جن کو اسرائیل کے فوجیوں نے تباہ کر دیا تھا تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ پریس کی آزادی پر (وہاں) کس طرح حملے ہو رہے ہیں۔

لینة
@Lina therella

جنازے کی بے حرمتی کے ویڈیو کو شیئر کیا ہے اور اس کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے۔

Richard Burden
@RichardBurden27

برطانوی سیاستداں رچرڈ برڈن نے اسرائیلی فوج کے بعد شیریں کی لاش کی بے حرمتی پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج کے اس سفاکانہ عمل نے پوری دنیا بشمول حکومت برطانیہ کو مذمت کرنی چاہئے اور اس کی ذمہ داری طے کرنی چاہئے۔ انہوں نے سب سے اپیل کی ہے کہ وہ جہاں بھی ہیں (بر بریت) اس کے خلاف آواز بلند کریں۔

Wafa News Agancy -English

فلسطین نیوز ایجنسی وفا نے ڈنمارک کی راجدھانی کو پنہگن کی دیوار پر بنی شیریں کی تصویر شیئر کی ہے۔ جو شیریں کے قتل پر عالمی برادری کے کرب سے واقف کراتی ہے۔ وفا نے جنازے اور تدفین کے دوران بیت المقدس کے امام اور ایک عیسائی راہبہ کی شرکت کی ایک تصویر ٹیگ کی ہے۔

اس کے ساتھ وفا نے برطانیہ کی لیبر پارٹی کے سینئر سیاستداں اینڈے میک ڈونالڈ نے شیرین کے قتل کے بعد

Hanan Ashrawi
@Dr.Hanan Ashrawi

فلسطین کی نمائندہ اور مذاکرات حنان اشروی نے اپنے منفرد انداز میں شیریں کے جنازے کے مناظر کو شیئر کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

Palestine Info Center
@Palinfoew

فلسطین انفارمیشن سینٹر نے فلسطین کا نقشہ شیئر کرتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ یہ ہمیشہ فلسطین ہے اور فلسطین رہے گا۔

یوکرین جنگ، خوراک وتوانائی کے عالمی بحران کا سبب

جی-7 ممالک کا انتباہ، غریب ممالک کو سب سے زیادہ نقصان پہنچنے کا خدشہ

برلن (ایجنسیاں)

دنیا کی سات مضبوط ترین معیشتوں پر مشتمل ممالک کے گروپ جی-7 نے خبردار کیا ہے کہ یوکرین میں جاری جنگ خوراک اور توانائی کے ایک عالمی بحران کو جنم دے رہی ہے جس کا سب سے زیادہ نقصان غریب ممالک کو پہنچنے کا خدشہ ہے۔ جی سیون ممالک نے یوکرین میں موجود اناج کے ذخائر کی روسی ناکہ بندی ختم کرنے کے لئے فوری اقدامات اٹھانے پر زور دیا ہے۔

جرمنی کے بحیرہ بالٹک کے ساحل پر منعقدہ 3 روزہ کانفرنس کے اختتامی اعلامیے میں جی سیون ممالک نے چین سے بین الاقوامی پابندیوں کا احترام کرتے ہوئے یوکرین جنگ کے معاملے پر روس کا ساتھ نہ دینے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

اعلامیے کے مطابق 'روس کی جارحانہ جنگ نے حالیہ تاریخ کے خوراک اور توانائی کے بدترین بحران کو پیدا کر دیا ہے جس سے اب دنیا کے غریب ترین ممالک کو خطرات درپیش ہیں'۔

اس اعلامیے میں مزید کہا گیا ہے کہ 'ہم دنیا میں خوراک کی سلامتی کے بحران کو روکنے کے لیے ایک منظم کثیر الجہتی ردعمل میں تیزی لانے کے لئے پرعزم ہیں اور اس سلسلے میں اپنے کمزور شراکت داروں کے ساتھ کھڑے ہوں گے'۔

جی-7 ممالک نے بیجنگ حکومت پر زور دیا کہ وہ یوکرین کی خودمختاری اور آزادی کی حمایت کرے اور 'روسی جارحیت میں اس کی مدد نہ کرے'۔

جی سیون گروپ برطانیہ، کینیڈا، فرانس، جرمنی، اٹلی، جاپان اور امریکہ پر مشتمل ہے۔ گروپ کے حالیہ اجلاس کو رکن ممالک کے لیے یوکرین جنگ کے وسیع سیاسی و جغرافیائی اثرات، خوراک اور توانائی کی سیکورٹی اور دنیا بھر میں جاری ماحولیاتی بحران اور کورونا وبا سے نمٹنے کے لیے تبادلہ خیال کا ایک اہم موقع تصور کیا گیا ہے۔

اختتامی بیانات کے ایک سلسلے میں ان ممالک کے نمائندوں نے افغانستان سے لے کر مشرق وسطی تک کی صورتحال سمیت وسیع عالمی امور سے متعلق بات کی ہے۔

روس کا فن لینڈ کو بجلی کی فراہمی معطل کرنے کا اعلان

فن لینڈ کی ناٹو میں شمولیت کی کوششوں کے بعد ماسکو کا سخت قدم، مزید کشیدگی کا اندیشہ

ماسکو (ایجنسیاں)

ایک سپلائی کمپنی نے جمعہ کو اعلان کیا کہ یوکرین میں روسی فوجی آپریشن کے پس منظر میں ناٹو میں شمولیت کی فن لینڈ کی کوششوں پر کشیدگی بڑھنے کے بعد ماسکو اس ہفتے کے آخر میں ہیلسنکی کو بجلی کی فراہمی معطل کر دے گا۔ گروپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہیلسنکی میں قائم روسی ریاستی توانائی ہولڈنگ کمپنی انٹر راؤ کی ذیلی کمپنی راؤ نورڈک نے 6 مئی سے فن لینڈ کو فراہم کی جانے والی بجلی کی کوئی ادائیگی نہیں کی ہے۔ گروپ کا کہنا ہے کہ روس کو بجلی کے بل ادا کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ گروپ نے مزید کہا کہ یہ صورتحال غیر معمولی ہے اور 20 سال سے زائد عرصے میں پہلی بار ہو رہی ہے۔ ہم 14 مئی سے بجلی کی فراہمی معطل کرنے پر مجبور ہیں، کمپنی نے مزید کہا کہ امید ہے کہ صورتحال جلد بہتر ہوجائے گی اور روس سے ترسیل دوبارہ شروع ہوجائے گی۔

دوسری طرف فن لینڈ کی بجلی کی کمپنی 'فنگرڈ' نے اس اقدام کے اثرات پر بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ ہم اس کے لیے پہلے ہی تیاری کر رہے تھے۔ کمپنی کے آپریشنز آفیسر ٹیمو کوونن نے اے ایف پی کو بتایا کہ ہم اس کے لیے تیار تھے اور یہ مشکل نہیں ہوگا۔ ہم سویڈن اور ناروے سے درآمدات میں تھوڑا سا اضافہ کر کے اس سے نمٹ سکتے ہیں۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب فن لینڈ کے صدر اور وزیر اعظم نے جمعرات کو اعلان کیا کہ وہ ناٹو میں شمولیت کی حمایت کرتے ہیں اور یہ کہ اس ہفتے کے آخر میں باضابطہ فیصلہ کیا جائے گا۔ یورپی ملکوں کی طرف سے ناٹو اتحاد میں شمولیت میں تیزی یوکرین پر روسی فوج کے وسیع آپریشن کا حصہ ہے۔

اے ایف پی کے مطابق فن لینڈ کے صدر ساؤلی نینیستو اور وزیر اعظم سانا مارین نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ فن لینڈ کو بلا تاخیر ناٹو میں شمولیت کے لیے درخواست دینی چاہیے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ 'ناٹو کی رکنیت سے فن لینڈ کی سلامتی میں اضافہ ہوگا۔ ناٹو میں شامل ہونے سے فن لینڈ پورے دفاعی اتحاد کی طاقت میں اضافہ کرے گا۔

روس کے موقف میں کوئی لچک نہیں دکھائی دے رہی

ماسکو کو 11 مہینے میں افغانستان جنگ سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے: جرمن چانسلر کا دعویٰ

برلن (ایجنسیاں)

جرمن چانسلر نے کہا ہے کہ یوکرینی جنگ کے حوالے سے روسی موقف میں کوئی لچک دیکھائی نہیں دے رہی ہے۔ ادھر روس نے خبردار کر دیا ہے کہ اگر ناٹو روسی سرحدوں کے قریب جوہری ہتھیار نصب کرے گا تو جوابی کارروائی کی جائے گی۔ جرمن چانسلر اولاف شولس نے یوکرین جنگ کو 'پاگل پن' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ 11 ماہ گزرنے کے بعد بھی روسی صدر ولادیمیر پوتن کے موقف میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آ رہی ہے۔ اتوار کے دن ایک آن لائن نیوز ایجنسی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں شولس نے کہا کہ روس ابھی تک یوکرین میں اپنے مطلوبہ اہداف حاصل نہیں کر سکا ہے۔ روس کی طرف سے یوکرین پر حملے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ یوکرین کے کچھ علاقوں پر قبضہ کر کے اسے روس اور مغربی دفاعی اتحاد ناٹو کی فورسز کے مابین ایک بفرزون قائم کرلیا جائے۔ تاہم 24 فروری کو شروع ہونے والی اس جنگ میں ابھی تک روس اپنی ان کوششوں میں ناکام ہی رہا ہے۔ جرمن چانسلر نے مزید کہا کہ ناٹو فورسز پیچھے نہیں ہٹی ہیں بلکہ مشرقی سرحدوں پر واقع اتحادی ممالک میں اس کی توجہ زیادہ ہوگئی ہے۔ ان کے بقول یوکرین جنگ کی وجہ سے ناٹو اتحاد میں ایک نئی توانائی آئی ہے۔

یاد رہے کہ روس کا کہنا ہے کہ اس کی سرحدوں کے قریب ناٹو فورسز کی تعیناتی اس کی قومی سلامتی کے منافی ہے۔ روس کا کہنا ہے کہ یورپ کی مشرقی سرحدوں کی طرف ناٹو کی توسیع برداشت نہیں کی جائے گی۔ اپنے تازہ انٹرویو میں شولس کا یہ بھی کہنا تھا کہ یوکرین جنگ میں روسی افواج کو ہونے والا نقصان بہت زیادہ ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ سوویت یونین اور افغانستان کی ایک دہائی سے زیادہ عرصے تک جاری رہنے والی جنگ میں اسے اتنا نقصان نہیں ہوا تھا جتنا روس کو ان 11 مہینوں میں ہو چکا ہے۔

جارجیا: روس میں شمولیت کیلئے جنوبی اوشیتیا کا ریفرنڈم کرانے کا اعلان

تبلیسی (ایجنسیاں)

ایک ایسے وقت جب یوکرین پر روسی حملے کی وجہ سے ماسکو کو عالمی سطح پر الگ تھلگ کرنے کی کوششیں جاری ہیں، یوروپی ملک جارجیا کے جنوبی علاقے اوشیتیا کی ری پبلک نے روس میں شمولیت کے لیے ریفرینڈم کرانے کا اعلان کیا ہے۔ یوروپی ملک جارجیا کے علیحدگی پسند علاقے جنوبی اوشیتیا میں اناتولی بیبلوف کی قیادت والی حکومت نے 13 مئی جمعہ کے روز اعلان کیا کہ وہ روس میں شمولیت اختیار کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں ریفرینڈم کرانے جا رہی ہے۔ اس حوالے سے ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ، 'چونکہ عوام تاریخی طور پر روس میں شمولیت کے خواہش مند رہے ہیں اسی لیے اناتولی بیبلوف نے جمہوریہ جنوبی اوشیتیا میں ریفرینڈم منعقد کرنے کے لیے ایک حکم نامے پر دستخط کردیے ہیں۔'' حکومت کا کہنا ہے کہ یہ ریفرنڈم 17 جولائی کو ہونے والا ہے۔ بیبلوف نے میسیجنگ ایپ ٹیلی گرام پر لکھا، 'ہم گھر واپس آ رہے ہیں۔ اب ایک ہی بار ہمیشہ کے لیے متحد ہونے کا وقت آ گیا ہے۔' انہوں نے مزید کہا، 'اب جنوبی اوسیتیا اور روس ایک ساتھ ہوں گے۔ یہ ایک بڑی اور نئی کہانی کا آغاز ہے۔'

روس کے ایک چھوٹے پہاڑی سلسلوں پر مشتمل علاقے کی سرحد شمالی اوشیتیا کے ساتھ ملتی ہے، جس کی آبادی تقریباً 60 ہزار ہے۔

اگست سن 2008 میں جنوبی اوسیتیا میں روس نواز علیحدگی پسندوں کا جارجیا کے ساتھ تنازعہ شروع ہوا تھا اور اس وقت روس نے اس میں مداخلت کرتے ہوئے علیحدگی پسند ملیشیا کی مدد کی تھی۔

پھر یوروپی یونین کی ثالثی میں ہونے والی بات چیت کے بعد جنگ بندی ہوئی اور تنازع ختم ہوگیا تھا۔ تاہم جنگ بندی تک 700 سے زیادہ لوگ مارے جا چکے تھے اور دسیوں ہزار جارجیائی نسل کے لوگ بے گھر ہو گئے تھے۔ سن 2008 میں ماسکو کی اسی فوجی مداخلت کے بعد جنوبی اوسیتیا ایک الگ ریپبلک بن کر ابھرا تھا۔

جارجیا نے ماضی میں کئی بار خبردار کیا ہے کہ روس میں شامل ہونے کے لیے جنوبی اوشیتیا کا کسی بھی طرح کے ووٹ کے انعقاد کا کوئی بھی منصوبہ 'ناقابل قبول' مانا جائے گا۔ لیکن ماسکو پہلے ہی، سن 2008 میں جارجیا کے ساتھ جنگ لڑنے کے بعد، جنوبی اوشیتیا اور ابخازیا کے ساحلی علاقوں کو آزاد تسلیم کر چکا ہے اور انہیں مالی امداد بھی فراہم کرتا رہا ہے۔

روس کی جوابی کارروائی
رومانیا کے 10 سفارت کار ملک بدر

دبئی (ایجنسیاں)

بخارسٹ کی جانب سے روسی سفیروں کو نکالے جانے کے جواب میں روس نے جمعہ کو ماسکو اور مغرب کے درمیان سفارتی جنگ کے ایک حصے کے طور پر رومانیا سے 10 سفارت کاروں کو بے دخل کر دیا۔ روسی وزارت خارجہ نے کہا کہ اس نے یوکرین میں مبینہ جنگی جرائم کا ذمہ دار ماسکو کو ٹھہرانے کی رومانیا کی کوششوں کو مسترد کر دیا ہے۔ رائٹرز کے مطابق وزارت خارجہ نے ایک الگ بیان میں کہا کہ بلغاریہ کے سفارت خانے کے ایک ملازم کو بھی نکال دیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ گزشتہ اپریل کے آخر میں رومانیہ کی وزارت خارجہ نے 10 روسی سفارت کاروں کو ملک بدر کرنے کا اعلان کیا تھا۔ رومانیہ کا کہنا تھا کہ روسی سفارت کاروں نے بین الاقوامی قوانین کے مطابق کام نہیں کیا۔ یہ اقدام یوکرین کے بوچا میں اجتماعی قبروں کی دریافت اور قصبے سے روسی فوجیوں کے انخلا کے بعد شہریوں کے قتل کی خبروں پر پورے یورپی براعظم کے غم وغصے کا نتیجہ ہے۔

سری لنکا کے نو منتخب پی ایم کا ہندوستان دورہ جلد

کولمبو/نئی دہلی (یو این آئی)

سری لنکا کے نئے مقرر کردہ وزیر اعظم رانل وکرماسنگھے کے اس ماہ ہندوستان کا دورہ کرنے اور وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی توقع ہے۔ یہ اطلاع ایک میڈیا رپورٹ میں دی گئی ہے۔ 'نیوز کٹر' نے سری لنکا کے وزیر اعظم کے قریبی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ 'دورے کے دوران مسٹر وکرماسنگھے کی ہندوستانی وزیر اعظم اور دیگر اعلیٰ سطحی شخصیات سے بھی ملاقات متوقع ہے۔' دونوں رہنماؤں کے درمیان ملاقات میں غیر معمولی معاشی بحران کا شکار سری لنکا کو مالی امداد دینے کے حوالے سے بات چیت ہوگی۔ ہندوستان جون میں سری لنکا کو مزید 500 ملین امریکی ڈالر کی لائن آف کریڈٹ منتقل کرنے کی بھی توقع ہے۔

سال کے آخر تک ہوجائے گا روس جنگ کا خاتمہ: یوکرین

کیف (یو این آئی)

یوکرین نے دعویٰ کیا ہے کہ روس کے خلاف اس کی جنگ اگست کے وسط تک ایک اہم موڑ پر پہنچ جائے گی اور سال کے آخر تک ختم ہوجائے گی۔ 'اسکائی نیوز' نے یہ بات یوکرین کے ملٹری انٹیلی جنس چیف میجر جنرل کرلو بڈانوف کے حوالے سے اپنی رپورٹ میں کہی ہے۔ رپورٹ میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ روسی صدر ولادی میر پیوٹن کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں اور ان کے خلاف بغاوت کی کوشش پہلے ہی سے جاری ہے۔ جنرل بڈانوف نے کہا کہ وہ جنگ کے خاتمے کے بعد یوکرائنی طاقت کو اپنے تمام علاقوں بشمول ڈونباس اور کریمیا میں 'دوبارہ زندہ' کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے دشمن کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپ روس کو ایک بڑے خطرے کے طور پر دیکھتا ہے۔ روس کی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم آٹھ سال سے روس سے لڑ رہے ہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ روسی طاقت کی یہ انتہائی تشہیر محض ایک افسانہ ہے۔ وہ اتنا طاقتور نہیں ہے بلکہ ہتھیاروں سے لیس لوگوں کا ہجوم ہے۔'

کیرین جین پیئر وائٹ ہاؤس کی پہلی سیاہ فام پریس سکریٹری مقرر

واشنگٹن (یو این آئی)

امریکی صدر جو بائیڈن نے کیرین جین پیئر کو وائٹ ہاؤس کی پریس سکریٹری مقرر کیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب کسی سیاہ فام کو یہ اہم عہدہ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ پہلی شخصیت ہیں جسے ہم جنس پرست قرار دیا گیا ہے۔ مسز پیئر (44) نے محترمہ جین ساکی کی جگہ لی ہے۔ خیال رہے وائٹ ہاؤس کے پریس سکریٹری روزانہ صحافیوں کو انتظامیہ سے متعلق اقدامات اور اعلانات سے آگاہ کرتے ہیں جو ایک بہت ہی ذمہ دارانہ پوسٹ ہے۔ مسز ساکی نے ٹویٹر پر محترمہ کیرین کو مبارکباد دی ہے۔ مسز ساکی نے جمعہ کو ایک جذباتی الوداعی تقریر کی۔ انہوں نے صدر جو بائیڈن، ان کے معاونین اور وائٹ ہاؤس کے پریس اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے صحافیوں کو بتایا 'جب میں اس عہدہ پر تھی، مجھے بھی چیلنجز کا سامنا تھا اور آپ لوگ مجھے آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔ اس دوران، ہم کسی نہ کسی معاملے پر بات کرنے پر کئی بار اختلاف کر چکے ہیں۔ اسے ہی جمہوریت کہتے ہیں۔'

پوتن سرطان کے مریض ہیں، ٹرننگ پوائنٹ اگست میں آئے گا: یوکرینی انٹلیجنس

دبئی (ایجنسیاں): یوکرین میں روسی فوج کے آپریشن کا آج 80 واں روز ہے۔ یوکرین کی ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کیریلو بودانوف نے غالب گمان ظاہر کیا ہے کہ 2022 کے اختتام تک لڑائی کی تمام کارروائیاں رک جائیں گی۔ آج ہفتے کے روز برطانوی ٹی وی 'اسکائی نیوز' سے گفتگو میں ان کا کہنا تھا کہ روس کے ساتھ تنازع کا ٹرننگ پوائنٹ آئندہ اگست میں سامنے آئے گا۔ بودانوف کے مطابق ٹرننگ پوائنٹ کے نتیجے میں روسی قیادت میں تبدیلی واقع ہوگی۔ یوکرینی ذمے دار نے دعویٰ کیا کہ روسی صدر ولادی میر پوتن کی نفسیاتی اور جسمانی حالت نہایت خراب ہے اور وہ سرطان کے مرض میں مبتلا ہیں۔ بودانوف کے مطابق ماسکو میں روسی صدر کا تختہ الٹنے کے لیے بغاوت کی کوشش کی جا چکی ہے۔ البتہ پوتین کی صحت کے حوالے سے بودانوف کے بیان کی کسی سرکاری موقف سے تصدیق نہیں ہوئی۔ یوکرین کی ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ نے اپنے ملک کے مستقبل کے حوالے سے نیک گمان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ روس کو اس جنگ میں بھاری نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بودانوف نے زور دے کر کہا کہ یوکرین کی افواج اپنے ہاتھ سے نکل جانے والی یا روسی فوج کے قبضے میں آنے والی تمام اراضی واپس لے لی گی۔ ان میں دونباس اور جزیرہ نما قرم شامل ہے۔ واضح رہے کہ یوکرین کے صدر ولودی میر زیلنسکی نے جمعہ کی شب جاری بیان میں کہا تھا کہ اس وقت کوئی بھی یہ خبر نہیں دے سکتا کہ 'جنگ' کا اختتام کب ہوگا!

جنازے پر اسرائیلی بربریت کی یوروپی یونین نے کی مذمت

بروسلز (یواین آئی)

یوروپی یونین نے 'الجزیرہ' کی مقتول خاتون صحافی کے جنازے کے جلوس پر اسرائیلی بربریت کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ یوروپین یونین کی جانب سے خارجہ امور کے سربراہ جوزپ بوریل نے کہا کہ یوروپین یونین مقبوضہ مشرقی یروشلم میں امریکی فلسطینی صحافی شیریں ابوالعاقلہ کے جنازے کے جلوس کے دوران سامنے آنے والے مناظر سے حیران ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوروپین یونین ماتمی جلوس کے شرکاء کے خلاف طاقت کے غیر مناسب استعمال اور اسرائیلی پولیس کی طرف سے ہتک آمیز رویہ کی مذمت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'کسی جنازے کو پرامن الوداع کی اجازت نہ دینا اور سوگواروں کو بغیر کسی ایذاء اور تذلیل کے سکون سے غمگین نہ ہونے دینا، کم سے کم انسانی احترام ہے'۔

یوروپین خارجہ امور کے سربراہ جوزپ بوریل نے اس موقع پر یونین کی جانب سے مطالبہ کیا کہ ''یوروپین یونین اسرائیل سے ایک مکمل اور آزادانہ تحقیقات کے اپنے مطالبے کا اعادہ کرتی ہے کہ شیریں ابوالعاقلہ کی موت کی تحقیقات کر کے ان کے قتل کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے'۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں صحافی کے قتل کی مذمت

اقوام متحدہ (یو این آئی/شنہوا)

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے مغربی کنارے میں الجزیرہ کی فلسطینی نژاد امریکی صحافی شیرین ابو العاقلہ کے قتل اور جنین میں ایک اور صحافی کے زخمی ہونے کی شدید مذمت کی ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ارکان نے جمعہ کو ایک بیان جاری کیا جس میں متاثرہ خاندان کے ساتھ ہمدردی اور گہرے تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ اس نے مسز عاقلہ کے قتل کی فوری، مکمل، شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا اور احتساب کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ کونسل کے ارکان نے اس بات کا اعادہ کیا کہ صحافیوں کو بطور شہری تحفظ فراہم کیا جائے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ وہ صورتحال پر گہری نظر رکھیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ مسز ابوالعاقلہ کو بدھ کے روز اس وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جب وہ جنین میں اسرائیلی سکیورٹی فورسز کے آپریشن کی کوریج کر رہی تھیں۔ اس واقعہ میں ایک دیگر صحافی زخمی ہوا۔

نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم جسنڈا آرڈرن کورونا وائرس سے متاثر

ویلنگٹن (یو این آئی/ژنہوا)

نیوزی لینڈ کی وزیر اعظم جسنڈا آرڈرن نے ہفتہ کو کہا کہ ان کا کووڈ 19- کا ٹسٹ مثبت آیا ہے۔ مسز آرڈرن نے آج صبح سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا'' میری بہترین کوششوں کے باوجود بدقسمتی سے میں اپنے خاندان کے باقی افراد کے ساتھ شامل ہوگئی ہوں اور میں کووڈ 19- سے متاثر ہوں'۔ مسز آرڈرن اتوار سے اپنے خاندان کے ساتھ گھر میں الگ تھلگ تھیں۔ مسز آرڈرن نے اپنے منگیتر کلارک گیفورڈ کے کورونا مثبت پائے جانے کے بعد خود کو الگ تھلگ کرلیا تھا۔ انہوں نے کہا'' ہم اتوار کے بعد سے تنہائی میں ہیں، جب مسٹر کلارک کو پہلی بار کورونا مثبت پایا گیا تھا۔

نئے ہاؤسنگ یونٹس 2 ریاستی حل میں مزید مشکلات پیدا کریں گے

فلسطینیوں کے مکان خالی کرا کر اسرائیلیوں کیلئے 4000 مکانات بنانے پر یوروپی یونین کی شدید تشویش

بروسلز (یواین آئی)

یوروپی یونین کے 14 ممالک نے اسرائیل کی جانب سے مقبوضہ فلسطین کے مغربی کنارے میں فلسطینیوں کے مکان زبردستی خالی کرا کر گرانے اور وہاں 4000 نئے گھر بنانے پر شدید تشویش ظاہر کی ہے۔ اس حوالے سے آج یوروپی یونین کے 14 ممالک فرانس، بلجیم، ڈنمارک، فن لینڈ، جرمنی، یونان آئرلینڈ، اٹلی، لکسمبرگ، مالٹا، نیدرلینڈز، ناروے، اسپین اور سویڈن نے ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا ہے۔ ان تمام ممالک کی جانب سے بلجیئم کی وزارت خارجہ نے جو اعلامیہ جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ 'ہمیں اسرائیلی ہائر پلاننگ کونسل کی جانب سے ویسٹ بینک کے علاقے میں 4000 نئے گھروں کی تعمیر کو آگے بڑھانے کے فیصلے پر شدید تشویش ہے۔' یہ نئے ہاؤسنگ یونٹس دو ریاستی حل میں مزید مشکلات پیدا کریں گے۔

- 14 ممالک فرانس، بلجیم، ڈنمارک، فن لینڈ، جرمنی، یونان آئرلینڈ، اٹلی، لکسمبرگ، مالٹا، نیدرلینڈز، ناروے، اسپین اور سویڈن کی جانب سے مشترکہ اعلامیہ جاری
- نئی اسرائیلی آبادکاری بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی

اعلامیہ کے مطابق نئی اسرائیلی آبادکاری نہ صرف بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہیں بلکہ یہ فلسطین اور اسرائیل کے درمیان جامع اور پائیدار امن کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ ان ممالک نے مزید کہا کہ تعمیرات اور فلسطینیوں کے مکانات کو گرا کر ان کی بے دخلی مشرقی یروشلم اور سی ایریا میں فلسطینیوں کی آبادی کو جان بوجھ کر کم کرنے اور اس کے نتیجے میں مستقبل میں ایک فلسطینی ریاست کے قیام کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ان یوروپی ممالک نے اپنے اس اعلامیہ کے آخر میں اسرائیل پر زور دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اسرائیلی حکام عمارتوں کو گرانے اور فلسطینیوں کی بے دخلی اور نئی تعمیرات کے فیصلے سے باز رہیں۔

ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے والی یوکرینی مہم جو کا سیاسی پیغام

کیف (ایجنسیاں)

ماؤنٹ ایورسٹ کو حال ہی میں سر کرنے والے کئی مہم جوؤں میں ایک یوکرینی کوہ پیما بھی تھیں۔ اس خاتون کوہ پیما کے سفر کو نہایت جذباتی قرار دیا گیا اور انہوں نے اس کامیابی پر اقوام عالم کو ایک سیاسی پیغام بھی دیا۔ دنیا کی بلند ترین چوٹی کو سر کرنے کا رواں برس کا کچھ ہفتوں پر مشتمل سیزن شروع ہو گیا ہے۔ اس کی شروعات پر درجنوں افراد نے چوٹی کی بلندی تک پہنچنے میں کامیابی حاصل کی۔ ان میں ایک انتونینا سموئلوا بھی شامل تھیں۔ انہوں نے جب چوٹی سر کی تو ان کی پشت پر بیگ کے ساتھ یوکرینی جھنڈا لہرا رہا تھا۔

ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندی 8849 میٹر ہے۔ اس کے پہاڑی سفر کو شروع کرنے سے قبل انتونینا سموئلوا نے انسٹاگرام پر ایک پیغام بھی چھوڑا تھا۔ اس پیغام میں 33 برس کی خاتون کوہ پیما نے کہا کہ دنیا کے لیے واضح کرنا چاہتی ہوں کہ یوکرین ابھی تک جنگ میں مصروف ہے اور وہ جنگ جیتنے تک حالت جنگ میں رہیں گے۔

ابھی مزید 317 کوہ پیما دنیا کی بلند ترین چوٹی کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان کو ایسا کرنے کا اجازت نامہ جاری کیا جا چکا ہے۔

انتونینا سموئلوا وہ واحد یوکرینی کوہ پیما ہیں، جنہیں نیپالی حکومت نے ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے کی اجازت دی ہے۔

کئی یوکرینی کوہ پیماؤں نے ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرنے کے منصوبے کو ختم کر دیا ہے کیونکہ ان کا ملک اس وقت روس کی نافذ کردہ جنگ میں مصروف ہے۔ روسی کوہ پیما بھی مہم جوئی میں اس سال بھی نیپال پہنچیں گے۔ سن 2022 میں مجموعی طور پر نیپالی حکومت نے 408 کوہ پیماؤں کو اجازت نامے جاری کیے ہیں حالانکہ اس ملک کے کچھ علاقوں میں کووڈ-19 کی وبا کا پھیلاؤ بھی دوبارہ ہو چکا ہے۔ رواں برس کے کوہ پیمائی کے سیزن سے قبل مختلف حلقوں نے کھٹمنڈو حکومت سے کہا تھا کہ وہ روسی کوہ پیماؤں کو بلند پہاڑی چوٹیوں کو سر کرنے سے روک دے کیونکہ بہت سارے دوسرے کھیلوں میں ایسا کیا جا چکا ہے۔ نیپالی حکومت نے ایسے مطالبات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرنے والے ماضی میں کئی مرتبہ سیاسی اور سماجی نوعیت کے پیغامات بھی دے چکے ہیں اور ان کی پذیرائی بھی ہوئی۔ ماہرین کے مطابق دنیا کی بلند ترین چوٹی ہر وقت انسانی ذہن میں رہتی ہے اور اس کے سر کرنے والوں کا پیغام بھی ان کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہتا ہے۔ اس بلند ترین چوٹی کو سب سے پہلے سن 1953 میں نیوزی لینڈ کے معروف کوہ پیما ایڈمنڈ ہیلری اور نیپالی شرپا تین زنگ نورگے نے سر کیا تھا۔ اس کے بعد اب تک 10 ہزار افراد اس چوٹی کی بلندی تک پہنچنے میں کامیاب رہے ہیں۔

ٹوئٹر کے ساتھ سودا ہولڈ پر: ایلن مسک

واشنگٹن (یو این آئی)

ٹیسلا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) ایلون مسک کے ٹوئٹر کے ساتھ سودا ہولڈ رکھے جانے سے متعلق ٹویٹ کے بعد اب یہ قیاس آرائیاں تیز ہوگئی ہیں کہ آیا ان کی 44 ارب ڈالر کی یہ ڈیل مکمل ہو جائے گی۔ قبل ازیں مسٹر مسک نے گزشتہ ماہ ٹوئٹر کو خریدنے کے لیے 44 ارب ڈالر کی ڈیل کا اعلان کیا تھا۔ مسک نے جمعہ کو ایک ٹویٹ میں کہا 'ٹوئٹر نے عارضی طور پر زیر التوا تفصیلات کو ہولڈ پر رکھا ہے جو اس حساب کتاب کی حمایت کرتے ہیں کہ اسپیم /فرضی اکاؤنٹس دراصل پانچ فیصد سے بھی کم صارفین کی نمائندگی کرتے ہیں'۔ تاہم، انہوں نے بعد میں کہا کہ وہ اب بھی ٹوئٹر کے حصول کے لیے پرعزم ہیں۔ اس ٹویٹ کے سامنے آنے کے بعد ٹوئٹر کے شیئر بازار میں 10 فیصد سے زیادہ گر گئے، جو 54.20 ڈالر فی شیئر کی معمولی حصولی قیمت سے 14 پوائنٹس کم ہے۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا
ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA
ہر صبح ہر جگہ دستیاب
ہندوستان میں صحت مند صحافت کا امین و پاسبان اور آپ کا سب سے پسندیدہ اردو اخبار
اب ہر گلی، ہر محلہ اور ہر اسٹال پر ہر صبح موجود
اگر آپ کے شہر، قصبہ یا محلہ میں روزنامہ راشٹریہ سہارا دستیاب نہیں ہے یا اسے حاصل کرنے میں کوئی پریشانی درپیش ہے تو ہمیں لکھیں یا کال کریں اور اپنا پتہ و فون نمبر لکھوائیں۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ آپ کا محبوب ترین اخبار ہر صبح آپ کے دروازے تک پہنچے۔ اشتہارات سے متعلق بھی آپ درج ذیل نمبروں پر رابطہ کر سکتے ہیں۔
رابطہ کریں
سرکولیشن: 0120-2598419، 7827385912
اشتہار: 9711050868، 9899452476، 9891773434
روزنامہ راشٹریہ سہارا، سہارا انڈیا کمپلیکس، C-2,3,4، سیکٹر-11، نوئیڈا (اترپردیش)-201301